نزع سے لے کر تدفین تک کے مراحل اور احکام سیکھنے کے لیے بہترین کتاب

تجہیز و تکفین کا طریقہ

جنّت البقیع

نزع سے لے کر تدفین تک کے مراحل اور احکام
سیکھنے کے لیے بہترین کتاب

تجہیز و تکفین کا طریقہ

پیش کش

مجلس تجہیز و تکفین

اور

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ　　　وعلٰی اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب : تجہیز و تکفین کا طریقہ

پیش کش : مجلس تجہیز و تکفین اور المدینۃ العلمیۃ

پہلی بار : رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ، جون 2016ء تعداد: 10000 (دس ہزار)

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۰ ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ　　　حوالہ: 206

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلٰی اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"تجہیز و تکفین کا طریقہ"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

22-12-2015

E.mail:ilmia@dawateislami.net
www.dawateislami.net

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

”تجہیز و تکفین کورس کیجئے“ کے بیس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”20 نیتیں“

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔“

(جامع صغیر للسیوطی، ص۵۵۷، حدیث ۹۳۲۶)

دو مَدَنی پھول: ﴿1﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿2﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا ﴿6﴾ حَتَّی الْاِمکان اس کا باوُضو اور ﴿7﴾ قبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿11﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ ”فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۴۳﴾ (پ ۱۴، النحل: ۴۳) ترجَمۂ کنز الایمان: تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“ پر عمل کرتے ہوئے عُلَما سے رجوع کروں گا ﴿13﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ”یادداشت“ والے

صَفْحہ پر ضَروری نکات لکھوں گا ﴿14﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنْدَالضَّرورت (یعنی ضرورتاً) خاص خاص مقامات پر اَنڈر لائن کروں گا ﴿15﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿16﴾ اس حدیث پاک ''تَھَادَوْا تَحَابُّوْا'' ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں مَحبت بڑھے گی (مؤطا امام مالك، ۲/۴۰۷، حديث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق تعداد میں) یہ کتابیں خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿17﴾ جن کو دوں گا حتّی الامکان انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے (مثلاً41) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لیجئے ﴿18﴾ اس کتاب کے مطالعے کا ساری امت کو ایصال ثواب کروں گا ﴿19﴾ ہر سال ایک بار یہ کتاب پوری پڑھا کروں گا ﴿20﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (ناشرین ومصنف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اچھی اچھی نیتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے، امیرِاہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا سُنّتوں بھرا بیان ''نِیَّت کا پھل'' اور نِیَّتوں سے متعلق آپ کا مُرتَّب کردہ رسالہ ''ثواب بڑھانے کے نسخے'' مکتبۃ المدینہ سے ہَدِیَّۃً طلب فرمائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال، محمد الیاس عطّار قادِری رضوی، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتَعَدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس " المدینۃ العلمیۃ " بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

﴿1﴾ شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ﴿2﴾ شعبۂ درسی کُتُب

﴿3﴾ شعبۂ اصلاحی کُتُب ﴿4﴾ شعبۂ تراجمِ کُتُب

﴿5﴾ شعبۂ تفتیشِ کتب ﴿6﴾ شعبۂ تخریج [1]

---

1 ..... تادمِ تحریر (ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ) 10 شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات وصالحات (11) شعبہ امیرِ اہلسنّت (12) فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (13) فیضانِ اولیا و علما (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) عربی تراجم۔ (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

" المدینۃ العلمیۃ " کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیٔ سنت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیش لفظ

موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا کوئی کتنا ہی جی لے آخر مرنا ہی پڑے گا، خوش نصیب ہیں وہ جو مرنے سے پہلے اپنی موت اور قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول رہتے ہیں اور رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سُرخُروئی (کامیابی، عزت) پاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنی موت اور آخرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جب مرنے والا اس دارِ فانی سے رخصت ہو جاتا ہے تو اَب لواحقین اور عزیز و اَقارِب پر اس کی تجہیز و تکفین یعنی غسل اور کفن دفن کی ذمہ داری آن پڑتی ہے لیکن مشاہدہ یہی ہے کہ تجہیز و تکفین کے شرعی احکام اور صحیح طریقۂ کار سے نابلد ہونے کی وجہ سے لوگ پریشان ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے بعض تو یوں کرتے ہیں کہ اپنی برادری و خاندانی رسم و رواج کے مطابق غسل اور کَفَن دفن کا اپنے تئیں انتظام کر لیتے ہیں، بعض کسی پیشہ ور غسّال سے بطورِ اُجرت تجہیز و تکفین کی خدمت لے لیتے ہیں نیز بعضوں کو تو اس موقع پر کچھ سوجھائی نہیں دیتا ایک دوسرے کو غسل میت کا کہہ رہے ہوتے ہیں کیونکہ انہوں نے نہ تو کبھی کسی مردے کو غسل دیا ہوتا ہے اور نہ ہی انہیں کفن دفن کا طریقہ آتا ہے بلکہ ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں میت نہلانا تو دَر کنار اس کے قریب جانے میں بھی ایک وحشت سی محسوس ہوتی ہے۔ ایسی تمام صورتحال میں نتیجہ یہ نکلتا ہے

کہ بیچارے مُردے کو بڑی بے دردی کے ساتھ جیسے تیسے غسل دے کر جان چھڑالی جاتی ہے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسا کرنے میں مَیِّت کی شدید حق تلفی اور ایذا رسانی ہے یاد رکھیے جن چیزوں سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے انہی سے مردے کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے مُردے کی بے بسی میں شرح الصدور کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: حضرت سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ مرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے حَتّٰی کہ غسل دینے والے سے کہتا ہے کہ تجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم ہے تو غسل میں میرے ساتھ نرمی کر۔

(شرح الصدور، باب معرفة المیت...الخ، ص ۹۵)

لٰہذا اپنے عزیزوں اور دیگر مسلمانوں کی خیر خواہی کیجئے اور اُن کی سنت کے مطابق تجہیز و تکفین کی ترکیب کیجئے۔ اس کے لیے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ تجہیز و تکفین اور اس سے متعلق مسائل سیکھ لیجئے اس طرح کسی عزیز وغیرہ کے انتقال ہو جانے پر آپ خود آگے بڑھ کر ان کی تجہیز و تکفین کے معاملات سنت کے مطابق کر سکیں گے۔ کیا آپ تجہیز و تکفین سیکھنا چاہتے ہیں بلکہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد آپ کی تجہیز و تکفین کے معاملات سنت کے مطابق ہوں تو آیئے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات کو اپنا لیجئے اور مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیک لوگوں اور عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے سنتوں بھری زندگی گزارنے کا ذہن بنے گا اور مرنے کے بعد اُنہی عاشقانِ رسول کے ہاتھوں سنت کے مطابق تجہیز و تکفین کی سعادت بھی

حاصل ہوگی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی نے نیکی کی دعوت اور خیر خواہیٔ اُمت کے مقدس جذبے کے تحت 92 سے زائد مجالس اور شعبہ جات قائم کئے ہیں انہی میں ایک مجلس تجہیز وتکفین بھی ہے جو نہ صرف عاشقانِ رسول کی سنت کے مطابق تجہیز وتکفین کے لیے کوشاں ہے بلکہ تجہیز وتکفین سکھانے کے لیے بھی مصروف عمل ہے اور اس کے لیے (ملک اور بیرونِ ملک میں) باقاعدہ ''تجہیز وتکفین کورس'' کی ترکیب ہے۔اس کورس میں نَزْع سے لے کر تدفین تک کے مَراحِل اور اُن سے متعلق ضروری مسائل سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے مثلاً ۞ جب نَزْع کا عالَم طاری ہوتو کیا کیا جائے ۞ تلقین کیسے کی جائے ۞ روح نکلنے کے بعد کیا اُمور سرانجام دیئے جائیں ۞ غسلِ میت کا طریقہ، اس کے فضائل اور مسائل ۞ کفن کی قسمیں ۞ مرد و عورت اور بچے کے کفن کی تفصیل ۞ نماز جنازہ اور جنازے کی دعائیں ۞ قبر کی قسمیں ۞ قبر و دفن کا بیان ۞ نَوحہ کا بیان، نیز ۞ عِیادت ۞ تَعْزِیَت ۞ ایصال ثواب ۞ فاتحہ کا طریقہ وغیرہ۔اسی طرح اسلامی بہنوں کی مجلس تجہیز وتکفین کے تحت اسلامی بہنوں میں بھی تجہیز وتکفین اور کورس کی ترکیب ہے۔

زیرِ نظر کتاب ''تجہیز وتکفین کا طریقہ'' اِسی کورس کا نصاب ہے جسے پہلے مجلس تجہیز وتکفین کی طرف سے مرتب کیا گیا تھا پھر مجلس کے ذمہ دار، مبلغ دعوت اسلامی و رکن شوریٰ حاجی ابوزیاد محمد عماد عطاری المدنی نے اسے کتابی صورت میں لانے کے لیے المدینۃ العلمیۃ

کو پیش کر دیا لہٰذا اب ترمیم و اضافہ اور تخریج کے ساتھ یہ نصاب کتاب کی صورت میں آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس کا توجہ کے ساتھ مُطالعہ کیجئے امید ہے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں تجہیز و تکفین میں حصہ لینے اور " تجہیز و تکفین کورس " کرنے کروانے کا جذبہ بیدار ہوگا اور جو اس میں فعال ہیں ان کے جذبے کو مزید تقویت ملے گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! مجلس " المدینة العلمیة " یہ کتاب درج ذیل خصوصیات سے مُزَیَّن کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے:

۞...... " المدینة العلمیة " کے انداز کے مطابق اس کتاب کو بھی زیورِ تخریج سے آراستہ کرتے ہوئے احادیث اور فقہی مسائل وغیرہ کی مقدور بھر تخریج کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......جن کتب سے تخریج کی گئی ہے آخر میں ان تمام کی فہرست " مَاخذ و مَراجِع " کے نام سے بنائی گئی ہے اور اس فہرست میں مُصَنِّفین و مُؤلفین کے نام مع سنِ وفات، مَطابِع اور سِنِ طَباعت بھی ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

۞......جابجا مشکل الفاظ پر اعراب بھی لگائے گئے ہیں۔

۞......آیات میں قرآنی رسم الخط (خط عثمانی) برقرار رکھنے کے لیے تمام آیات ایک مخصوص قرآنی سافٹ وئیر سے (CorelDraw کے ذریعے) پیسٹ کی گئی ہیں۔

۞......آیاتِ قرآنی کا ترجمہ کنز الایمان سے پیش کیا گیا ہے۔

۞......آیات و تراجم کا تقابل " کنز الایمان " (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) سے دو مرتبہ کیا گیا ہے۔

۞......علاماتِ ترقیم (Punctuation Marks) یعنی کاما، فل اسٹاپ، کالن، انورٹڈ کاماز

(Inverted Commas) وغیرہ کا ضرورتاً اہتمام کیا گیا ہے۔

۞......کتاب کو خوبصورت بنانے کے لیے ہیڈنگز (Headings) ،قرآنی آیات، بعض عبارات، نمبرنگ اور بارڈر وغیرہ کی ترکیب ڈیزائننگ سافٹ وئیر Corel Draw کے ذریعے کی گئی ہے۔

۞......دومرتبہ پوری کتاب کی پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں نظر آئیں یقیناً وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت سے ہیں اور عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام بالخصوص امیر اہلسنّت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کے فیضان کا صدقہ ہیں اور باوجود احتیاط کے جو خامیاں رہ گئیں اُنہیں ہماری طرف سے نادانستہ کوتاہی پر محمول کیا جائے۔قارئین خصوصاً علمائے کرام دَامَتْ فُیُوْضُھم سے گزارش ہے اگر کوئی خامی آپ محسوس فرمائیں یا اپنی قیمتی آراء اور تجاویز دینا چاہیں تو ہمیں تحریری طور پر مُطَّلَع فرمایئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنی رضا کے لیے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس ''**المدینة العلمیة**'' اور دیگر مجالس کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس المدینۃ العلمیۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

درود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بیاناتِ عطاریہ (حصہ اوّل) صفحہ 62 پر درودِ پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے "القول البدیع" کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

رُخِ پر انوار پر خوشی کے آثار

حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکارِ نامدار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے، اِس موقع پر حضرت سیدنا ابوطلحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آگے بڑھ کر عرض کی: ''یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آج چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار معلوم ہو رہے ہیں''۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "بے شک ابھی جبرائیلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) میرے پاس آئے تھے اور اُنہوں نے کہا: ''اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جس نے آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں ثبت

فرمائے گا اور دس گناہ مٹادے گا اور دس دَرَجات بڑھادے گا۔“

(القول البدیع، ص ۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عجائب القرآن میں حضرت علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: رُوئے زمین پر سب سے پہلا قاتل ”قابیل“ اور سب سے پہلا مقتول ”ہابیل“ ہے۔ یہ دونوں حضرت آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرزند ہیں۔ ان دونوں کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت حوّاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔ اس دستور کے مطابق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے قابیل کا نکاح ”لِیُوذا“ سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی کرنا چاہا مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اِقْلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے وہ اس کا طلب گار رہوا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو سمجھایا کہ اِقْلیما تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے اس لئے وہ تیری بہن ہے اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہوسکتا مگر قابیل اپنی ضد پر اَڑا رہا۔ بالآخر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قربانیاں خداوند قدوس عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کرو جس کی قربانی مقبول ہوگی وہی اِقْلیما کا حق دار ہوگا۔

اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ اُتر

کر اس کو کھالیا کرتی تھی۔ چنانچہ قابیل نے گیہوں کی کچھ بالیں اور ہابیل نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے ہابیل کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بغض وحسد پیدا ہوگیا اور اس نے ہابیل کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ ہابیل نے کہا کہ قربانی قبول کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور وہ مُتَّقی بندوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے۔ اگر تو مُتَّقی ہوتا تو ضرور تیری قربانی قبول ہوتی۔ آخر قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر دیا۔

سب سے پہلے تدفین حضرت ہابیل کی ہوئی

جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو چونکہ اس سے پہلے کوئی آدمی مَرا ہی نہیں تھا اس لئے قابیل حیران تھا کہ بھائی کی لاش کو کیا کروں، چنانچہ کئی دنوں تک وہ لاش کو اپنی پیٹھ پر لادے پھرا۔ پھر اس نے دیکھا کہ دو کوّے آپس میں لڑے اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ پھر زندہ کَوّے نے اپنی چونچ اور پنجوں سے زمین کُرید کر ایک گڑھا کھودا اور اس میں مَرے ہوئے کَوّے کو ڈال کر مٹی سے دبا دیا۔ یہ منظر دیکھ کر قابیل کو معلوم ہوا کہ مُردے کی لاش کو زمین میں دَفن کرنا چاہیے۔ چنانچہ اُس نے قبر کھود کر اس میں بھائی کی لاش کو دفن کر دیا۔ (مدارك التنزيل، المائدة، تحت الآية: ٣١، ص٤٨٦)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کسی کا انتقال ہو جائے تو شرعی حکم یہی ہے کہ اس کی

تدفین کی جائے اور مسلمان ہے تو تدفین سے پہلے شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کار کے مطابق اس کی تجہیز و تکفین کا اہتمام کیا جائے۔

تجہیز و تکفین سے کیا مراد ہے؟

تجہیز کے لغوی معنی ہیں: سامانِ ضرورت مہیا کرنا، آراستہ کرنا اور تکفین کے معنی ہیں: کَفَن دینا۔ مرنے کے بعد انسان کو جو لباس پہنایا جاتا ہے اُسے کَفَن کہتے ہیں اور تجہیز و تکفین سے مراد ہے موت سے لے کر دفن تک میت کے لیے جن اُمور کی حاجت ہوتی ہے وہ تمام اُمور بجا لانا۔ اس میں میّت کا غسل، کفن، نماز جنازہ، قبر کی کُھدائی سب شامل ہیں۔

شرعی حکم

مسلمان کی تجہیز و تکفین فَرضِ کِفایہ ہے۔

فرض کِفایہ

فرضِ کِفایہ وہ ہے جس کا کرنا ہر ایک پر ضروری نہیں بلکہ جن جن کو پتا چلا ان میں سے کچھ لوگوں نے کر لیا تو سب کی طرف سے ادا ہو گیا اور اگر ان میں سے جن کو اطلاع ہوئی کسی ایک نے بھی نہ کیا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ (وقار الفتاویٰ، کتاب الصلوٰۃ، ۲/ ۵۷ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجہیز و تکفین میں شرکت سعادت اور باعثِ اَجر و ثواب ہے، حدیث مبارکہ میں اس کی زبردست فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ

تجہیز و تکفین کی زبردست فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ مولائے کائنات سیِّدُنا علی المرتضی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے روایت ہے کہ سلطان دو جہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی میت کو نہلائے، کَفَن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اُسے چھپائے وہ گناہوں سے ایسے ہی پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

(ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في غسل الميت، ٢/٢٠١، حديث ١٤٦٢)

سُبْحَانَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ! کیسی پیاری فضیلت ہے۔ تجہیز و تکفین کرنے والوں کے تو گویا وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں لہٰذا جب کسی مسلمان کے انتقال کی خبر ملے اور ممکن ہو تو اچھی اچھی نیتیں کر کے اس کی تجہیز و تکفین میں ضرور شامل ہوں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَة کا شوق اور ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَة کا برسہا برس سے یہ معمول رہا ہے کہ آپ عاشقانِ رسول کی تجہیز و تکفین میں بشوق و رغبت حصہ لیتے اور غسل میت سے لیکر تدفین، فاتحہ خوانی اور دعا وغیرہ تمام معاملات میں اپنے مخصوص دل نواز انداز میں پیش پیش رہتے، میت کے اہل خانہ سے تعزیت و غمخواری فرماتے ان کو صبر و ہمت کی تلقین کرتے، انہیں اپنے عزیز کے ایصالِ ثواب کے لیے نیکیوں کی

ترغیب دلاتے۔غم کی ان گھڑیوں میں آپ کی شرکت اور دل آویز انداز میں انفرادی کوشش کی برکت سے نہ جانے کتنے ہی اسلامی بھائیوں کی زندگیوں میں مدنی انقلاب برپا ہوگیا توبہ کی توفیق نصیب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوکر سنتوں کی خدمت اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ یہ چاہتے ہیں کہ سب دعوتِ اسلامی والے اور دعوتِ اسلامی والیاں تجہیز و تکفین میں حصہ لیں، غم خواری کریں اور مدنی مقصد مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے کے تحت خوب انفرادی کوشش کر کے نئے نئے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو مدنی ماحول سے وابستہ کریں۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ موقع بہ موقع اپنے مدنی پھولوں میں تجہیز و تکفین کی اہمیت اور اس میں حصہ لینے کی ترغیب بھی دلاتے ہیں چنانچہ ایک دفعہ مدنی مذاکرہ میں ارشاد فرمایا:

"بھلے آپ جانتے نہ ہوں تب بھی شرکت کریں جب مسجد میں اعلان ہو تو رک جائیں، جنازہ کی نماز پڑھیں پھر ڈھونڈیں کہ ان کا عزیز کون ہے اُن سے تعزیت کریں"...... یہ بھی ارشاد فرمایا: "اگر ہم تجہیز و تکفین میں حصہ لیں گے تو ان کے غم زدہ رشتہ داروں کے دلوں میں ایک گونہ (تھوڑی سی) خوشی داخل ہوگی، اُن کو ڈھارس ملے گی، تسلی ملے گی، غم سہنا آسان ہوگا اور اگر اُنہیں کوئی نہ پوچھے تجہیز و تکفین میں حصہ ہی نہ لے تو کتنا صدمہ ہوگا"...... پھر آپ نے اپنے بارے میں ترغیباً یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مجھے جب پتہ چلتا کہ فلاں کے والد فوت ہوگئے ہیں تو میں خود ہی چلا جاتا تھا اس وقت لاش پڑی ہوتی اور لوگ کنفیوز (پریشان، گھبرائے ہوئے) ہوتے تھے ایسے میں اگر کوئی ان

پر تسلی کا ہاتھ رکھے تو اس کا اثر بہت دیر پا ہوتا ہے اور غم ڈھل جاتے ہیں، ترکیب مدینہ مدینہ ہو جاتی ہے۔ پھر آپ نے اسلامی بھائیوں کی ترغیب و تحریص کے لیے ایک مدنی بہار کچھ یوں بیان فرمائی:

جب عاشقانِ رسول نے تجہیز و تکفین میں شرکت کی ...

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میں دعوت اسلامی کے مُشکبار مَدَنی ماحول کی برکتیں پانے سے قبل فیشن پرست اور ماڈرن کلچر کا دِلدادہ تھا، مدنی ماحول سے میری وابستگی اور توبہ کا سبب یوں بنا کہ میرے والد صاحب کے انتقال پر کچھ عاشقانِ رسول ہمدردی اور غم خواری کا جذبہ لے کر ہمارے گھر تشریف لائے۔ اپنائیت کا اظہار کرتے ہوئے مجھے ہمت دلائی اور صبر کی تلقین کی۔ جب والد صاحب کو غسل دینے کا وقت آیا تو اسلامی بھائیوں نے آگے بڑھ کر خود اپنے ہاتھوں سے سنت کے مطابق غسل دیا، کَفَن پہنایا اور رِقّت کے ساتھ تمام معاملات کیے۔ جب نماز جنازہ ہوئی تو اس میں شرکت کی، قبرستان بھی آئے اور تدفین میں بھی حصہ لیا۔ والد صاحب کو سپُردِ خاک کرنے کے بعد دوست احباب، عزیز وا َقارِب سب واپس چل دیئے لیکن یہ عاشقانِ رسول اسلامی بھائی، جو ہمارے رشتہ دار نہیں تھے، والد صاحب کی قبر کے پاس بیٹھ گئے اور نعت شریف پڑھنا شروع کردی۔ خیر خواہی اور غم خواری کے جذبے سے سرشار ان عاشقانِ رسول کا یہ انداز دیکھ کر میں بہت متأثر ہوا اور یوں دعوتِ اسلامی کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی۔ میں نے ان عاشقانِ رسول کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے میری قبر و آخرت کی بہتری اور مدنی مقصد " مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش

کرنی ہے" کے تحت مجھ پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے علاقے کی قریبی مسجد میں دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کا ذہن دیا۔ میں اپنے غم خوار اسلامی بھائیوں کی نیکی کی دعوت کو رد نہ کرسکا اور ہاتھوں ہاتھ شرکت کی نیّت کرلی، مدرسۃ المدینہ میں مجھے مخارج سے قرآن پاک پڑھنے کی سعادت ملنے لگی، اسلامی بھائی بڑی مَحبّت سے پڑھاتے، فکرِ آخرت دلاتے اور دعوت اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی ترغیب دلاتے، جس کی برکت سے مجھے بھی ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کا شرف حاصل ہوا، یوں میں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے قریب آنے لگا، مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ بَیان پاکستان سطح پر مجلس خُدّامُ الْمَساجد کے نگران کی حیثیت سے مسجدوں کی خدمت کے لیے کوشاں ہوں۔

ترا شکر مولا دیا مَدَنی ماحول نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے بد نظر سے سدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غم خواری کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ چند اسلامی بھائیوں کی غمخواری اور تجہیز و تکفین میں شرکت نے ایک ماڈرن اور فیشن پرست نوجوان کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا کردیا اور وہ مدنی کاموں میں ترقی کرتے کرتے دعوتِ اسلامی کی مجلس خُدّامُ الْمَساجد کا نگران بن کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے لگا آپ بھی دعوتِ اسلامی کے

مدنی ماحول سے وابستہ رہیے، سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کیجئے، خوب انفرادی کوشش کیجئے، غم خواری بھی کیجئے اور نیکی کی دعوت کو عام کیجئے، آیئے غمزدہ مسلمان کی غم خواری کرنے اور کسی مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کی فضیلت بھی ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

غم خواری کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ آقائے دوجہاں، سَرْوَرِ کَون ومَکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی غمزدہ شخص سے تَعْزِیَت (غمخواری) کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا۔ (معجم اوسط للطبرانی، ٦/٤٢٩، حدیث ٩٢٩٢)

مومن کے دل میں خوشی داخل کرنے کی فضیلت

نَبِیِّ رحمت، شَفِیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور ذِکر میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آکر پوچھتا ہے: کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟ وہ کہتا ہے: تو کون ہے؟ تو وہ فرشتہ جواب دیتا ہے: میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا، آج میں تیری وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں

ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلة،باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین،۳/۲۹۹، حدیث۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَجہیز و تکفین اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود غرضی اور نفسانفسی کے اس گئے گزرے دور میں تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دکھیاری اُمت کی اصلاح اور سنتوں کی خدمت میں سرگرمِ عمل ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تاحال (محرم الحرام۱۴۳۷ھ) دعوتِ اسلامی کا پیغام دنیا کے کم وبیش 200 ممالک میں پہنچ چکا ہے اور یہ سفر جاری ہے۔مَدَنی کاموں میں ترقی کے لیے دعوتِ اسلامی کے 92 سے زائد شعبہ جات اور مجالس بنائی جاچکی ہیں جو مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق بھرپور انداز میں نیکی کی دعوت اور احیائے سنت میں مصروف عمل ہیں۔انہی میں ایک مجلس تجہیز و تکفین بھی ہے جو عاشقانِ رسول کی تجہیز و تکفین کے مَراحِل سنت وشریعت کے مطابق سرانجام دینے اور ان میں خلافِ شرع اور بدرسومات کو دور کرنے کی خواہاں ہے اور بنیادی طور پر ان دو اُمور کے لیے کوشاں ہے:

﴿1﴾ عاشقانِ رسول کو تجہیز و تکفین سکھانا، اور

﴿2﴾ عاشقانِ رسول کی تجہیز و تکفین کرنا

عاشقانِ رسول کو تجہیز و تکفین سکھانے کے لیے مجلس کی طرف سے اب تک مُتَعَدَّد تربیتی اجتماعات اور مدنی چینل پر مختلف سلسلے پیش کیے جا چکے ہیں جن میں نہ صرف زبانی بلکہ عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ اسی طرح مدنی مذاکروں، دارالافتاء اہلسنّت کے سلسلوں، مجلس کی طرف سے تجہیز و تکفین کی تفصیل اور مسائل پر مشتمل DVD، عالمی مدنی مرکز میں ہونے والے فرض عُلوم کورس کی DVD اور میموری کارڈ بنام " فیضانِ فرض علوم کورس" کے ذریعے بھی تربیت کا سلسلہ ہے۔ مزید ایک زبردست اور قابلِ تحسین کارنامہ یہ ہے کہ مجلس کی طرف سے ایک ویب سائٹ بنائی گئی ہے (tajheezotakfeen.dawateislami net) جہاں تجہیز و تکفین کا مکمل طریقہ اور بہت سے مسائل جمع کیے گئے ہیں اور انہیں الگ الگ عنوانات کے تحت ترتیب دیا گیا ہے لہٰذا دنیا بھر میں تجہیز و تکفین اور اس کے مسائل سیکھنے کا ذوق و شوق رکھنے والوں کے لیے آسانی ہے کہ وہ جب چاہیں اس ویب سائٹ سے استِفادہ کر سکتے ہیں اور پیش آمدہ مسائل میں شرعی رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

سیکھنے سکھانے کے اس سلسلے کو عام کرنے اور زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائیوں کو مستفید کرنے کی غرض سے دعوتِ اسلامی کے دیگر شعبہ جات مثلاً جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ، نیز مدنی تربیت کورس، مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس، نماز کورس کے اسلامی بھائیوں اور دعوتِ اسلامی کے ائمہ کرام، مبلغین نیز غسّال اور گورکنوں میں بھی تجہیز و تکفین کی تربیت کا سلسلہ ہے اور اب تک ان کی ایک خاطر خواہ تعداد تربیت حاصل کر چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تربیت پانے والے کئی اسلامی بھائیوں نے اپنے تاثرات کا بھی اظہار کیا، چنانچہ ایک غسّال کا بیان ہے کہ " دعوتِ اسلامی

کے تربیتی اجتماع کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری کافی اصلاح ہوئی۔" اسی طرح ایک اسلامی بھائی پر رِقّت طاری ہوگئی اور انہوں نے روتے ہوئے کہا کہ " کاش! مجھے یہ تربیت پہلے مل جاتی۔"

اسلامی بھائیوں کی طرح اسلامی بہنوں میں بھی تجہیز و تکفین کی تربیت کا سلسلہ ہے جن میں دعوتِ اسلامی کی مُبلِّغات اور ذمہ دار اسلامی بہنیں تربیت فرماتی ہیں، ملک بھر میں مدرسۃ المدینہ لِلْبَنات اور جامعۃ المدینہ لِلْبَنات سمیت ان کے بھی مُتَعَدَّد تربیتی اجتماعات ہوچکے ہیں اور تربیت پاکر اسلامی بہنیں تجہیز و تکفین میں مصروفِ عمل ہیں اور یہ سلسلہ بھی جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مجلس کی طرف سے تربیت پانے والے اسلامی بھائیوں کے امتحان (Test) کا سلسلہ بھی ہوتا ہے جس میں تجہیز و تکفین اور تدفین کا طریقہ، نمازِ جنازہ کی امامت اور فاتحہ کا طریقہ شامل ہیں۔ (اسلامی بہنوں میں بھی امتحان کی ترکیب ہے اور تا حال تین سو سے زائد اسلامی بہنیں امتحان دینے کی سعادت حاصل کرچکی ہیں۔)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی تجہیز و تکفین اور اس کی تربیت کا سلسلہ ہے بلکہ بعض ممالک میں باقاعدہ مجالس کا قیام بھی ہے۔ مجلس تجہیز و تکفین کے اَہداف میں ہے کہ دنیا بھر میں اس شعبہ سے متعلق ذمہ داران مقرر کیے جائیں، صرف پاکستان میں 15000 ذمہ داران کے تقرُّر کا ہدف ہے جس کے حصول کے لیے مجلس سرگرمِ عمل ہے۔ جن مقامات پر تربیت اور ٹیسٹ کے بعد اسلامی بھائیوں کا تقرر ہوچکا ہے وہاں مجلس کی طرف سے نمایاں مقامات پر بینرز لگانے کا بھی سلسلہ ہے تاکہ تجہیز و

تکفین کے لیے اسلامی بھائی باآسانی رابطہ فرما سکیں ان بینرز پر ذمہ داران کے رابطہ نمبر بھی موجود ہوتے ہیں۔ (اسی طرح اسلامی بہنوں سے رابطہ کے لیے ان کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں ''غسل میت ذمہ دار'' اوران کے رابطہ نمبر کے اعلان کی ترکیب ہوتی ہے نیز ان کے محارم کے رابطہ نمبر مجلس تجہیز و تکفین کی ویب سائٹ سے حاصل کیے جاسکتے ہیں۔)

مزید تفصیلات کے لیے(tajheezotakfeen.dawateislami.net)وزٹ کیجئے اور جن مقامات پر ذمہ داران کا تقرر ہو چکا ہے ان کی تفصیل اور رابطہ نمبر بھی حاصل کیجئے۔ اس کے علاوہ اس ویب سائٹ پر آکر آپ کیا کیا معلومات لے سکتے ہیں۔ آیئے اس کے بارے میں کچھ تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

مجلس تجہیز و تکفین کی ویب سائٹ

ویب سائٹ کھلتے ہی آپ کے سامنے ہوم پیج (Home Page) ہوگا جس پر درمیان میں کچھ آئیکونز(icons)نظر آئیں گے اوران پر جدا جدا یہ عنوانات ہوں گے:

﴾1﴿ موت آنے کا بیان
﴾2﴿ تجہیز و تکفین
﴾3﴿ غسل میت کا طریقہ
﴾4﴿ کَفَن کا بیان
﴾5﴿ نماز جنازہ کا طریقہ
﴾6﴿ قَبْر و دَفْن کا بیان
﴾7﴿ فاتحہ کا طریقہ

آپ جس عنوان کے تحت معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اس پر کلک کریں تو ایک پیج کھلے گا جس پر ٹیکسٹ فارم یعنی تحریری صورت میں اس عنوان کے تحت تفصیلات موجود

ہوں گی، اسی طرح دیگر عنوانات بھی آپ مُلاحظہ فرما سکتے ہیں۔

ہوم پیج پر دائیں جانب (سیدھی طرف) ایک آئیکون پر "تجہیز و تکفین کورس" تحریر ہے جس کے نیچے اسلامی بھائی اور اسلامی بہن لکھا ہے، یہاں آپ اپنے مطلوبہ آئیکون پر کلک کرکے mp3 یا mp4 میں ڈاؤن لوڈ کر کے سننے اور دیکھنے کی سہولت حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہوم پیج پر ہی ابتدا میں مینیو بار (MenuBar) ہے جس میں ہوم، میڈیا بکس، گیلری، ذمہ داران، کانٹیکٹ اَس (contact us)، ڈپارٹمنٹس وغیرہ مختلف آپشنز (Options) موجود ہیں ان کے ذریعے آپ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَة اور نگرانِ شوریٰ کے بیانات، مدنی گلدستے، مدنی مذاکرے، فرض علوم کورس، پُرسوز کلام، نعت، مُناجات، نیتیں، دعائیں، وال پیپرز، مکتبۃ المدینہ کے رسائل، مختلف مدنی پھول، پاکستان سطح پر مختلف شہروں اور دنیا بھر کے ممالک میں مجلس تجہیز و تکفین کے ذمہ داران کے نام اور نمبرز، کارکردگی و دیگر فارمز، بینر وغیرہ ملاحظہ فرما سکتے ہیں اور ڈاؤن لوڈ بھی کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہوم پیج پر نیچے کی طرف آئیں گے تو آپ یہ لکھا ہوا پائیں گے: اُمتِ مصطفےٰ کی خیر خواہی کے جذبے کے پیش نظر دعوتِ اسلامی کی مجلس تجہیز و تکفین کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے کے لیے یہاں کلک کیجئے۔ کلک کرنے پر ایک فارم اوپن ہوگا، اسے توجہ سے پُر کر کے آخر میں سَبْمِٹ (Submit) پر کلک کریں گے تو متعلقہ ذمہ دار تک وہ تفصیل آ جائے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی اُمت کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت تجہیز و تکفین سیکھنے اور سکھانے کے لیے رابطہ کیجئے، زندہ مسلمانوں کی طرح مرنے والوں سے

بھی خیر خواہی کرتے ہوئے ان کی تجہیز و تکفین میں حصہ لیجئے، ان کے اہل خانہ سے تعزیت وغم خواری کیجئے، اُن پر انفرادی کوشش کر کے اُنہیں بھی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈھیروں ڈھیر ثواب ہاتھ آئے گا اور بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے اس ضمن میں فیضانِ سنت، جلد۲ کے باب نیکی کی دعوت سے ایک روایت ملاحظہ فرمایئے:

قبر کی روشنی کا سامان

اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی: بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تا کہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء، ٦/ ٥، حدیث ٧٦٢٢)

یہ روایت نقل کرنے کے بعد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

مُبلّغین کی قبریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ جگمگائیں گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور اُنہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی

دعوت دینے والوں، سنتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کر کے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دینے والوں اور سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلِّغین کی نیکی کی دعوت سننے والوں کی قُبور بھی اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حُضُورِ مُفِیضُ النُّور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کے صدقے نُورٌ عَلٰی نُور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طَلْعَت رسول اللّٰہ کی (حدائقِ بخشش، حصہ اول، ص ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَچھّی اَچھّی نِیَّتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تجہیز و تکفین سیکھنے سکھانے اور کسی مسلمان کی تجہیز و تکفین میں حصہ لینے سے متعلق اچھی اچھی نیتیں کرلیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ثواب میں ڈھیروں اضافہ ہوجائے گا کیونکہ ایک تو بغیر اچھی نِیَّت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا دوسرے جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ہوگا۔ نیت دل کے پُختہ ارادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو اور شریعت میں نیت عبادت کے ارادے کو کہتے ہیں۔ (نُزہۃ القاری، ۱/ ۱۶۹) بہت سارے مُباح کام یعنی ایسے کام جن کے کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ (مثلاً کھانا، پینا، سونا، ٹہلنا وغیرہ)، اگر ان پر ثواب کی نیت کرلی جائے تو وہ عبادت بن جاتے ہیں اور اگر بُری نیت سے کیے جائیں تو بُرے ہوجائیں گے اور

کچھ بھی نیت نہ کی جائے تو مُباح رہتے ہیں۔نیت کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد اگر وہ کام نہ کر سکا تب بھی نیت کا ثواب مل جائے گا۔(فیضانِ سنت، جلد دوم، باب نیکی کی دعوت، ص۱۰۹ تا ۱۱۱ ماخوذاً) نیز دوسروں کی موجودگی میں نیت کا اظہار کرتے ہوئے احتیاط فرمایئے۔دل میں نیت نہ ہونے کے باوجود جان بوجھ کر اس لئے ہاتھ اٹھانا کہ دوسروں پر اثر قائم ہو کہ یہ نیت کر رہا ہے، یہ جھوٹ اور دھوکا ہے۔(فیضانِ سنت، جلد دوم، باب غیبت کی تباہ کاریاں، ص۴۶۱ تا ۴۶۲ ماخوذاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو بھی کام کرنا ہو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے کیجئے اور اس میں ریاکاری اور دِکھلاوے کو نہ آنے دیجئے! ریاکاری سے مراد ہے: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا'' مثلاً تجہیز و تکفین میں اس لیے حصہ لینا کہ لوگ تعریف کریں کہ اِسے مسلمانوں کی خیر خواہی کا بڑا جذبہ ہے۔مزید معلومات کے لیے فیضانِ سنت جلد دوم کے باب'' نیکی کی دعوت'' کے ابتدائی صفحات کا مطالعہ فرمایئے جس میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ریاکاری کے نقصانات اور اس کی 80 مثالیں بیان فرمائی ہیں، یہاں ان میں سے دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

''موت میّت کے موقع پر بھاگ دوڑ کرنا نیز جنازے کے جلوس اور تدفین وغیرہ میں آگے آگے رہنا تاکہ لوگوں میں نُمایاں ہو، اَہلِ مَیّت متاثر ہوں، ان کی نظر میں اچھا انسان بنے۔''

''کسی کی مصیبت کا سن کر اِس لئے منہ بنانا یا ہمدردانہ جملے کہنا کہ لوگ رَحم دل کہیں۔(البتہ دکھیارے مسلمان کی دلجوئی کی نیّت سے رضائے الٰہی کے لیے اُس کے سامنے ایسا کرنا عبادت اور باعث ثوابِ آخرت ہے)''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کا وجود مسعود بلاشبہ ہمارے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہے یہ آپ کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہمیں تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا سنتوں بھرا پیارا پیارا مدنی ماحول میسر ہے جس کی بدولت بلا مبالغہ لاکھوں لاکھ مسلمانوں کی اصلاح ہوئی اور وہ تائب ہو کر صلوٰۃ وسنت کی راہ پر گامزن ہو گئے بلکہ سینکڑوں غیر مسلموں کو جو کُفْر وشرک کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے تھے آپ کی اور اسی مَدَنی تحریک دعوت اسلامی کی برکت سے ایمان کی لازوال دولت نصیب ہوئی اور ان کے دلوں میں بھی عشق رسول کا سمندر موجیں مارنے لگا اور وہ عاشقانِ رسول کہلانے لگے اور انہوں نے بھی اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ ہی کی بارگاہ سے ہمیں فِکْرِ مدینہ، مدنی قافلوں میں سفر، نیکی کی دعوت، انفرادی کوشش اور دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کا ذہن ملا۔ نیت سے متعلق ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ٦/١٨٥، حدیث ٥٩٤٢)

نیت کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ اپنے بیانات، مَدَنی مذاکروں، کتب ورسائل اور دیگر تحریروں میں نیتیں کرنے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں بلکہ اچھی اچھی نیتیں بھی ارشاد فرماتے ہیں تاکہ نیتیں کرنے میں آسانی ہو اور ثواب

میں اضافہ ہو۔اس سلسلے میں نیتوں سے متعلق آپ کا آڈیو بیان "نیت کا پھل" اور رسالہ "ثواب بڑھانے کے نسخے" مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً طلب کیے جا سکتے ہیں۔ہمیں بھی چاہیے کہ ہر کام سے پہلے کچھ نہ کچھ اچھی نیتیں کرلیا کریں۔نیت کی اہمیت سے متعلق ایک حدیث پاک میں ہے: سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔(جامع صغیر، ص ۸۱، حدیث ۱۲۸۴) سچی نیتوں کا جذبہ پانے، ثواب بڑھانے کے لیے اچھی اچھی نیتیں سیکھنے اور سنتوں پر عمل پیرا ہونے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مَدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ہر ماہ کم از کم تین دن کے لیے مدنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر کیجئے نیز مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریئے، آپ کی ترغیب و تحریص کے لیے ایک مدنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے، چنانچہ

سچی نیت کی برکت

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: یہ ان دنوں کی بات ہے جب باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے، تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کی تیاریاں اپنے عُروج پر تھیں، مختلف شہروں سے مدنی قافلے سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہونے کے لیے دُھوم دَھام سے تیاریوں میں مشغول تھے، مُتعَدَّد شہروں سے باب المدینہ کراچی کے لیے خصوصی ٹرینوں کا سلسلہ تھا۔انہیں دنوں ہمارے ایک عزیز وفات پا گئے، ان کے انتقال کے چند روز بعد گھر کے کسی فرد نے مرحوم کو خواب میں دیکھ کر جب حال پوچھا تو کچھ یوں کہنے لگے: میں نے کراچی میں

ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی نیت سے خصوصی ٹرین میں سیٹ بُک کروائی تھی لیکن میں اجتماع میں شرکت نہ کرسکا اب مرنے کے بعد پتا چلا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسی سچی نیت کے سبب میری مغفرت فرما دی ہے۔

رحمتِ حق ''بہا'' نہ می جوید   رحمتِ حق ''بہانہ'' می جوید

(اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ''بہا'' یعنی قیمت نہیں مانگتی۔اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت تو ''بہانہ'' ڈھونڈتی ہے)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اچھی نیت کا کس قدر بلند رتبہ ہے کہ عمل کرنے کا موقع نہ ملنے کے باوجود اجتماع میں شرکت کی نیت کرنے والے خوش نصیب کی مغفرت کردی گئی۔حضرت سَیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: انسان کو چند روز کے عمل سے نہیں، اچھی نیت سے جنت حاصل ہوگی۔

(کیمیائے سعادت، ۲/ ۸۶۱، دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں، ص ۲۰۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے! تجہیز و تکفین سے متعلق کچھ نیتیں فرمالیجئے۔

تجہیز و تکفین سکھانے کی نیتیں

۞ رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے عاشقانِ رسول کو تجہیز و تکفین کا طریقہ سکھاؤں گا ۞ تعظیمِ علمِ دین کے لیے صاف سُتھرے کپڑے پہنوں گا ۞ خوشبو لگاؤں گا ۞ مُقَرَّرہ وقت کی پابندی کروں گا ۞ ابتدا میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ

الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر حَمْد، دُرود و سلام، تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ سے آغاز کروں گا ۞ موقع کی مناسبت سے عَزَّوَجَلَّ، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پڑھوں گا ۞ دینی کُتُب کا ادب کروں گا ۞ آسان انداز میں سمجھانے کی کوشش کروں گا ۞ اگر کسی کو کوئی بات سمجھ نہ آئی تو بار بار سمجھانے میں سُستی نہیں کروں گا ۞ تمام سیکھنے والوں پر یکساں توجہ دوں گا ۞ جھڑکنے اور ڈانٹنے سے بچوں گا ۞ موقع بموقع سیکھنے والوں کی حوصلہ افزائی کروں گا ۞ موت اور اس کے بعد کے مَراحِل سے گزرنے کو یاد کر کے خود کو اور دوسروں کو فکرِ آخرت دلاؤں گا۔

تجہیز و تکفین سیکھنے کی نیتیں

۞ رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے تجہیز و تکفین کا طریقہ سیکھوں گا ۞ تعظیمِ علمِ دین کیلئے صاف سُتھرے کپڑے پہنوں گا ۞ خوشبو لگاؤں گا ۞ مقررہ وقت کی پابندی کروں گا ۞ بلا وَجْہ کپڑے، بدن، سر یا داڑھی کے بال سہلانے سے بچوں گا ۞ دَریوں سے دھاگے نوچنے، انگلیوں سے فرش پر کھیلنے، اِدھر اُدھر دیکھنے، باتیں کرنے اور ٹیک لگانے سے بچوں گا ۞ پردے میں پردہ نہ ہونے کی صورت میں گھٹنے کھڑے کر کے دوسروں کے لیے بدنگاہی کا باعث بننے سے بچوں گا ۞ گھٹنوں میں سر رکھنے، دوسرے کو اشارے کرنے، اُٹھ کر چل پڑنے وغیرہ سے اِجتناب کروں گا ۞ علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھ کر علمِ دین سمجھنے کیلئے نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر سنوں گا ۞ ضرورتاً سمٹ، سرک کر دوسروں کیلئے جگہ کشادہ کروں گا ۞ موبائل

فون بند رکھوں گا ۞ آپس میں بات چیت سے بچنے کی کوشش کروں گا ۞ دوسروں کی دل آزاری سے بچوں گا ۞ خلافِ مزاج معاملے پر صبر کر کے اجر کا حقدار بنوں گا ۞ کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو مؤدبانہ دوبارہ سمجھانے کی درخواست کروں گا ۞ دینی کتب اور اساتذہ کا ادب کروں گا ۞ جو سیکھوں گا وہ دوسرے کو سکھانے میں بُخْل نہیں کروں گا ۞ عاشقانِ رسول کی تجہیز و تکفین کے لیے اپنی مصروفیات میں سے وقت مخصوص کر کے (مثلاً دو یا تین گھنٹے) اپنے آپ کو مجلس کی خدمت میں پیش کروں گا۔

تجہیز و تکفین میں حصہ لینے کی نیتیں

۞ رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے عاشقانِ رسول کی تجہیز و تکفین میں حصہ لوں گا ۞ فرضِ کِفایہ ادا کروں گا ۞ حقِّ مُسلم کی ادائیگی کروں گا ۞ تمام اُمور میں سنتوں اور شرعی اَحکام کو پیشِ نظر رکھوں گا ۞ مرحوم کے اہلِ خانہ کے ساتھ ہمدردی اور ان کی غم خواری کروں گا ۞ حَتَّی الْمَقْدُور باوضو رہوں گا ۞ موقع ملا تو نرمی کے ساتھ مرحوم کے اہلِ خانہ و دیگر رشتہ داروں پر انفرادی کوشش کروں گا ۞ اپنے لیے، مرحوم اور ان کے اہلِ خانہ اور امتِ مسلمہ کے لیے دعائے خیر کروں گا ۞ خلافِ شرع کام سے حسبِ اِستِطاعت روکنے کی کوشش کروں گا ۞ مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب کروں گا اور ان کے اہلِ خانہ کو ایصالِ ثواب کے لیے رسائل تقسیم کرنے اور مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلاؤں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

”اے انسان! ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے“ کے چھبّیس حروف کی نسبت سے مجلس تجہیز و تکفین کے 26 مَدَنی پھول

﴿1﴾ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲) اس لیے مجلس تجہیز و تکفین کا ہر ذمہ دار امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ کے عطا کردہ ”72 مدنی انعامات“ میں سے ”مَدَنی انعام نمبر1“ پر عمل کرتے ہوئے یہ نیّت کرتا رہے کہ ”میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے لیے دعوتِ اسلامی کے شعبے ”مجلس تجہیز و تکفین“ کا مَدَنی کام مَدَنی مرکز کے طریقۂ کار کے مطابق کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

﴿2﴾ مجلس تجہیز و تکفین کا کام، شریعت اور مَدَنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار (جو شریعت کے مُنافی نہ ہو) کے مطابق مسلمان میّتوں کے کفن دفن اور لواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سرانجام دے کر ثواب کمانا ہے۔

﴿3﴾ مجلس تجہیز و تکفین کے تمام اسلامی بھائی کفن دفن اور تعزیت و نمازِ جنازہ وغیرہ کے مسائل سیکھیں، اس کے لیے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”تجہیز و تکفین کا طریقہ“ کا مطالعہ لازمی ہے جس میں ۞ مَدَنی وصیت نامہ ۞ نمازِ جنازہ کا طریقہ ۞ شیطان کے بعض ہتھیار

۞ فاتحہ کا طریقہ ۞ قبر والوں کی 25 حکایات ۞ بہارِ شریعت حصہ 4 جلد اوّل سے کتاب الجنائز صفحہ 799 تا 857 (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ، کراچی) اور فتاویٰ رضویہ جلد 9 سے استفادہ کیا گیا ہے نیز ''دارُالاِفتاء اہلسنّت'' سے ضرورتاً شرعی رہنمائی لیتے رہیں۔ اِس شعبے سے متعلقہ ذِمہ داران کو چاہیئے کہ وہ تجہیز و تکفین کے حوالے سے مکمل تربیت حاصل کریں، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی DVD بنام ''تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع'' حاصل کریں نیز اس شعبے کی ویب سائٹ ''tajheezotakfeen.dawateislami.net'' سے اس DVD کو دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔

۞ مجلس تجہیز و تکفین کے ہر سطح کے ذمہ دار کو تاکید ہے کہ ہر سال ماہِ محرم الحرام میں کتاب '' تجہیز و تکفین کا طریقہ '' کا مطالعہ کرے اور یہ DVD دیکھے، مَاہِ صفر المظفر میں ہونے والے ہر سطح کے مدنی مشورے میں ہر سطح کے ذمہ دار سے اس کی کارکردگی لی جائے گی۔

﴿4﴾ نگرانِ مجلس (ملک سطح) وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر تربیتی اجتماع کا انعقاد کریں اور ہر علاقے/شہر میں اس کام کا تجربہ رکھنے والے اسلامی بھائیوں کو ذہن دے کر اس کام کے لیے تیار کریں، ان کے نام، موبائل نمبر لے لیں تاکہ ضرورتاً رابطہ کرنے میں آسانی ہو۔ اگر ممکن ہو تو تربیتی اجتماع میں گورکن اسلامی بھائیوں کو ضرور شرکت کروائیں تاکہ شریعت کے مطابق ان کی بھی تربیت ہو۔

﴿5﴾ ہفتہ وار اجتماع کی مساجد میں شرعی رہنمائی کے ساتھ بینر لگایا جائے جس کا عنوان یہ ہو: ''اسلامی بھائیوں کے غسلِ میت کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں (مجلس تجہیز و تکفین، دعوتِ اسلامی)'' اِسی طرح اِسلامی بہنوں کے اجتماعات کے مقام پر، ''اسلامی بہنوں کے

غسلِ میت کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں (مجلس تجہیز وتکفین، دعوتِ اسلامی)"[1] علاقے کی مساجد میں بھی ذِمّہ دار کا رابطہ نمبر اور رابطہ کے لیے مخصوص عبارت مسجد کے بورڈ وغیرہ پر لکھ کر لگادی جائے تاکہ ضرورت پڑنے پر لوگ رابطہ کرسکیں۔ (جو نمبر دیا جائے وہ مجلس کی مشاورت سے دیا جائے)

﴿6﴾ جہاں کسی صحیح العقیدہ سُنّی عاشقِ رسول کی وفات ہوگئی ہو، مجلس کے اسلامی بھائی اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر (غسلِ میّت تا تدفین) شرکت کی سعادت حاصل کریں نیز ایصالِ ثواب اجتماعات کا بھی اِنعقاد کریں۔

﴿7﴾ غسلِ میّت تا تدفین تمام تر معاملات ''مدنی وصیت نامہ مع کفن دفن کے احکامات'' میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق ہی کرنے کی کوشش کریں۔ غَسّال (میّت کو غسل دینے والے) اسلامی بھائیوں کے پاس مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب'' تجہیز وتکفین کا طریقہ'' ہر وقت موجود ہونی چاہئے۔

﴿8﴾ غسلِ میّت کے بعد سے تدفین تک بعض اوقات میّت کے عزیز واَقربا کے پہنچنے کا اِنتظار کیا جاتا ہے، اس وقت دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رِسالے ''مُردے کے صدمے'' اور کتاب'' تجہیز وتکفین کا طریقہ'' سے نیکی کی دعوت دیں۔ اس کے علاوہ اس دوران بھی اس بات کا ذہن دِیا جائے کہ اس وقت بھی قرآن خوانی، دُرود شریف، اِستِغفار اور دیگر تسبیحات کا وِرد کرتے رہیں۔

﴿9﴾ کفن تیار کرنے، میت کو غسل دینے، نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے اِنتِظار اور قبرستان میں تدفین کے دوران انفرادی کوشش کے بہت مواقع میسر آتے ہیں، ایسے موقع پر

---

1 ...... بینر کا انداز آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔

بالخصوص میّت کے لواحقین پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اِنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی جائے نیز ممکنہ صورت میں قبرستان جانے کے دوران " قبر والوں کی 25 حکایات" اور " تجہیز و تکفین کا طریقہ " سے مَدَنی پھول بیان کریں۔

﴿10﴾ بعض علاقوں میں تدفین کے فوراً بعد قبر پر یا اگلے دِن میّت کے ایصالِ ثواب کے لیے " قرآن خوانی " کا سلسلہ ہوتا ہے ایسے موقع پر بھی مجلس مدرسۃ المدینہ (لِلبَنِین) کی اجازت سے قریبی مدرسۃ المدینہ (لِلبَنِین) کے مَدَنی مُنّوں کے ذریعے قرآن خوانی کی ترکیب کی جائے۔ (مجلس مدرسۃ المدینہ (لِلبَنِین) کے طے شدہ مَدَنی پھولوں کی روشنی میں ہی ترکیب کی جائے)

﴿11﴾ جس طرح ہر معاملے میں ہر علاقے کے رسم و رَواج (عرف) الگ الگ ہوتے ہیں، اِسی طرح میّت کو غسل، کفن حتیٰ کہ تدفین تک کے کئی معاملات میں بھی رسم و رواج مختلف ہوتے ہیں، بلکہ کوئی بعید نہیں کہ علم دین سے دُوری اور جہالت کے سبب غیر شرعی معاملات بھی ہوتے ہوں۔ اُمت مسلمہ کی خیر خواہی کی نیّت سے، جہاں غیر شرعی معاملات ہوتے دیکھیں/سُنیں وہاں دارالافتاء اہلسنّت سے ہاتھوں ہاتھ رابطہ کر کے لواحقین کو اچھی اچھی نیّتوں، نرمی و حکمت عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت پیش کریں۔

﴿12﴾ غیر شرعی معاملات (مثلاً نوحہ کرنا، سینہ پیٹنا، سر کے بال نوچنا، مصیبت کے وقت کُفرِیہ کلمات بولنا، مرد و عورت کا اِختِلاط وغیرہ) کی معلومات ملنے پر ان کی نشاندہی و شرعی رہنمائی بتاتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو (جہاں ظنِّ غالب ہو کہ سمجھانے سے مان جائے گا، وہیں ترکیب کی جائے) اور مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رِسالہ " 28 کلماتِ کُفر" پیش کیا جائے۔

﴿13﴾ اس موقع پر عموماً دل نرم ہوجاتا ہے، انسان نیکی کی طرف قدرے جلدی مائل ہوتا ہے، اس موقع پر میّت کے ایصالِ ثواب کے لیے مسجد، مدارسُ المدینہ وجامِعات المدینہ وغیرہ کی تعمیر کے لیے بھی ذہن دیا جاسکتا ہے۔ (متعلقہ شعبہ جات کے ذِمہ داران کی باہمی مشاورت واجازت سے ہوتو زیادہ بہتر ہے)

﴿14﴾ سوئم، چہلم اور برسی کے موقع پر اجتماعِ ذِکر و نعت کا اہتمام کریں، مبلغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کی ترکیب کی جائے اور مکتبۃ المدینہ کے رسائل وغیرہ تقسیم کرنے کی بھرپور ترکیب کریں۔ ”تجہیز و تکفین کا طریقہ“ میں اجتماع ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کے بیانات موجود ہیں۔

﴿15﴾ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے ”شیطان کے بعض ہتھیار“ کے صفحہ نمبر 10 تا 12 کا ضَرور ضَرور ضَرور مُطالَعہ کیجئے۔

اجتماعِ ذِکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کا جدوَل

(زیادہ سے زیادہ 92 منٹ)

تلاوت و نعت شریف	25 منٹ
سُنّتوں بھرا بیان	40 منٹ
ذِکرُ اللہ	5 منٹ
رِقّت انگیز دعا	12 منٹ
صلوٰۃ وسلام (3 اشعار) مع اختتامی دُعا	3 منٹ

مدینہ : جو وقت طے ہو جائے اُس کی پابندی کیجئے ،” بعد نمازِ عشاء ہوگا“ کہنے کے بجائے گھڑی کے وقت کے مطابق وقت طے کیجئے ، مثلاً رات 9 بجے کا طے ہوا ہے تو لوگوں کا اِنتظار کیے بغیر ٹھیک وقت پر تلاوت سے آغاز کر دیجئے۔

مدینہ : کوشش کر کے ایصالِ ثواب کیلئے وہاں سے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے سفر کروائیے۔

﴿16﴾ تقسیمِ رسائل میں بالخصوص موقع کی مناسبت سے رسائل کی ترکیب کی جائے مثلاً قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، چار سنسنی خیز خواب، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ، فیضانِ یٰسین شریف، فیضانِ نماز وغیرہ۔

❁ میّت کے لواحقین سے بعد میں بھی رابطہ رکھا جائے ، میّت کے ایصالِ ثواب کے لیے مسلسل کم سے کم 12 ہفتہ وار اجتماع میں حاضری اور ہر ماہ 3 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترکیب ہو تو مدینہ مدینہ۔

﴿17﴾ مَدَنی قافلہ، مَدَنی اِنعامات، مختلف کورسز کے ماہانہ اَہداف

مجلس کے ہر سطح کے ذمہ داران اپنے نگرانِ مُشاورت کے مشورے سے مَدَنی قافلوں، مَدَنی انعامات، مَدَنی انعامات، 12 دن کے ” اِصلاحِ اَعمال کورس “، 26 دن کے ”12 مَدَنی کام کورس“ کے ماہانہ اَہداف طے کریں اور اس کے لیے بھر پور کوشش بھی فرمائیں۔

﴾18﴿ ذمہ داران کی تقرّری کی ترکیب:

#	سطح	ذمہ دار
1	علاقہ	علاقہ سطح پر 3 رُکنی مجلس تجہیز وتکفین
2	ڈویژن	ڈویژن سطح پر 3 رُکنی مجلس تجہیز وتکفین
3	کابینہ	کابینہ سطح پر 3 رُکنی مجلس تجہیز وتکفین
4	کابینات	کابینات ذمہ دار مجلس تجہیز وتکفین
5	مُلک	نگرانِ مجلس تجہیز وتکفین
6	رکنِ شوریٰ	مجلس تجہیز وتکفین

❁ کابینہ، ڈویژن، علاقہ سطح پر 3،3 رُکنی مجلس ہوگی، اس مجلس کے نگران رُکن کابینہ، رکن ڈویژن مشاورت اور رکن علاقائی مشاورت ہوں گے۔ ❁ کابینات ذمہ داران پاکستان سطح کی مجلس کے رکن ہیں، اسی مجلس میں سے ایک مدنی انعامات، ایک مدنی قافلہ ذمہ دار اور ایک کارکردگی ذِمہ دار ہوں گے ❁ مختلف ممالک میں ملکی سطح پر مجلس ہوگی، جو رکنِ شوریٰ کے تحت ہوگی۔ (بیرونِ ملک والے ذمہ داران، متعلقہ رُکنِ شوری کی اجازت کے بغیر ذمہ دار نہ بنائیں) ❁ یاد رہے! کسی بھی سطح کے اراکین ونگران کی تقرری کے لئے متعلقہ سطح کے نگران کی اجازت ضروری ہے۔ (امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ ہر مجلس میں مَدَنی اسلامی بھائی کے ہونے کو پسند فرماتے ہیں۔)

﴿19﴾ مَدَنی مشورے کی تاریخ ومَدَنی پھول:

#	تاریخ	مَدَنی مشورہ لینے والے	سطح	شرکاء	مَدَنی پھول
1	1	نگرانِ ڈویژن مشاورت/ڈویژن ذمہ دار	ڈویژن	علاقہ تا ڈویژن 3 رُکنی مجلس	انفرادی کارکردگی، پیشگی جَدوَل وجَدوَل کارکردگی، ذِمہ داران کے تقرر، ترقی وتنزلی کا جائزہ، اگلے ماہ کے اہداف وغیرہ
2	2	نگرانِ کابینہ/کابینہ ذمہ دار	کابینہ	ڈویژن تا کابینہ 3 رُکنی مجلس	//
3	4	نگرانِ کابینات/کابینات ذمہ دار ٦	کابینات	کابینہ ذمہ داران (بہتر یہ ہے کہ ہر کابینہ کی 3 رُکنی مجلس شرکت کرے)	//
4	6	رُکنِ شوریٰ/نگرانِ مجلس	ملک	کابینات ذمہ داران	//

وضاحت: رُکنِ شوریٰ/نگرانِ مجلس، پاکستان سطح کی مجلس کا ہر ماہ مدنی مشورہ فرمائیں، ایک ماہ بذریعہ انٹرنیٹ اور ایک ماہ بالمشافہ۔

❁ معمول (Routine) سے ہٹ کر ہونے والے شعبہ جات کے مدنی مشوروں یا تربیتی اجتماعات کے لیے اوّلاً ''اجازت نامہ'' مکمل پُر کر کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق متعلقہ ذِمہ دار کو جمع کروانا ہوگا۔ (مزید وضاحت کے لیے ''اجازت نامہ برائے مدنی مشورہ یا تربیتی اجتماع'' کے مدنی پھول بغور ملاحظہ کر لیجئے، یہ اجازت نامہ پاکستان انتظامی کابینہ مکتب سے میل ہو چکا ہے، بوقتِ ضرورت دوبارہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔)

﴿20﴾ کارکردگی جمع کروانے کی تاریخیں:

❁ علاقہ: 2 ❁ ڈویژن: 3 ❁ کابینہ: 5 ❁ کابینات: 6 ❁ ملک: 7۔

﴿21﴾ مدنی مشوروں کی کثرت سے بچنے کے لیے مقرر کردہ سطح کے علاوہ کسی اور سطح کا مدنی مشورہ لینے کے لیے متعلقہ نگران سے اجازت ضروری ہے ❁ جب بڑی سطح کے ذمہ دار دیگر سطح کے ذمہ داران کا مدنی مشورہ کرلیں تو اس ماہ ان کا ماہانہ مدنی مشورہ نہیں ہوگا ❁ اسی طرح جس ماہ نگرانِ کابینہ / مشاورت شعبے کے ذمہ داران کا مدنی مشورہ فرمائیں گے اس ماہ بھی شعبہ ذمہ داران ماہانہ مدنی مشورہ نہیں کریں گے۔ (شعبے کے مدنی کام کو مضبوط اور منظّم کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے نگرانِ مشاورت سے شعبے کے اسلامی بھائیوں کا مَدَنی مشورہ کروانا مفید ہے۔)

﴿22﴾ پاکستان / بیرونِ ملک سطح کے ذمہ دار ہر عیسوی ماہ کی 7 تاریخ تک کارکردگی پاکستان انتظامی کابینہ/مجلس بیرونِ ملک مکتب اور متعلقہ رکن شوریٰ کو میل کردیں۔ (یاد رہے! کارکردگی مَدَنی مشورے سے مشروط نہیں، اگر کسی وجہ سے مَدَنی مشورہ نہ ہوسکے تب بھی مقررہ تاریخ پر اپنے نگران کو کارکردگی پیش کردیں)

﴿23﴾ ہر ذمہ دار ہر ماہ کا پیشگی جدوَل عیسوی ماہ کی 19 تاریخ تک اپنے نگران (نگرانِ مشاورت/نگرانِ مجلس) سے منظور کروائے، پھر اس کے مطابق پیشگی اطلاع کے ساتھ اپنے جدوَل پر عمل کرے اور مہینہ مکمل ہونے کے بعد 3 تاریخ تک کارکردگی جدوَل اپنے نگران (نگرانِ مشاورت/نگرانِ مجلس) کو پیش کرے۔

﴿24﴾ متعلقہ نگران کی مشاورت سے شعبہ ذمہ داران منگل کے روز تحریری کام کی ترکیب بنائیں۔

﴿25﴾ متعلقہ نگرانِ مشاورت سے مربوط رہیں۔ اُنہیں اپنی کارکردگی سے آگاہ رکھیں اور اُن سے مشورہ کرتے رہیں۔ جو نگران سے جتنا زیادہ مربوط رہے گا وہ اتنا ہی مضبوط

ہوتا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

﴿26﴾ ذمہ داران اپنی دنیا اور آخرت کی بہتری کے لیے مندرجہ ذیل اُمور کو اپنانے کی کوشش فرمائیں:

❁ فرض علوم سیکھنے کی کوشش کرتے رہیں، فرض علوم سیکھنے کے لئے کتبِ امیر اہلسنّت، بہارِ شریعت، فتاویٰ رضویہ، احیاء العلوم وغیرہ کے مُطالَعہ کی عادت بنائیں خصوصاً صَدرُ الْاَفاضِل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کی اسلامی عقائد سے متعلق کتاب بنام "کتاب العقائد" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)، بہارِ شریعت کا پہلا حصہ، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، مسائل سیکھنے کے لئے بہارِ شریعت کے منتخب ابواب اور حصوں کے ساتھ ساتھ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے جملہ کُتُب و رَسائل، اچھے بُرے اَخلاق کی معلومات حاصل کرنے کے لئے "باطنی بیماریوں کی معلومات" اور "نجات دلانے والے اَعمال کی معلومات" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مُطالَعہ کیجئے۔ مطالعہ کرنے کے لئے کچھ وقت مثلاً (صبح 19 منٹ) امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل کے لئے اور اسی طرح دیگر کتب کے لئے بھی کچھ وقت مثلاً (بعد مغرب و قبل طعام 19 منٹ) خاص کیجئے۔

❁ ہفتہ وار اجتماعی طور پر دیکھے جانے والے "مَدَنی مذاکرے" میں اوّل تا آخر شرکت کو یقینی بنایئے، اس کی برکت سے علمِ دِین کا لازوال خزانہ ہاتھ آئے گا نیز مَدَنی انعام نمبر: 47 پر عمل کرتے ہوئے مَدَنی چینل کے سلسلے، اصلاحی بیانات کے ساتھ ساتھ فیضانِ مدنی مذاکرہ اور فیضانِ فرض علوم میموری کارڈ سننے کا بھی سلسلہ رکھیں۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بھی کثیر فرض علوم حاصل ہوں گے۔ ❁ "63 روزہ مدنی تربیتی کورس" بھی بعض فرض علوم حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ ❁ مَدَنی حلیے (داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو) کلی والا سفید کُرتا سنت کے مطابق آدھی پنڈلی

تک لمبا، آستینیں ایک بالشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مسواک، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کے لیے مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے کتھئی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ)) کی پابندی کریں۔ ❁ عملی طور پر مَدَنی کاموں میں شریک ہوں، روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں میں صَرف کیجئے مثلاً مدنی قافلے میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کے لئے روزانہ فکر مدینہ کا ذہن دینے کے لیے کم از کم 2 اسلامی بھائیوں پر انفرادی کوشش، مَدَنی دَورہ، مدرسۃ المدینہ بالغان، بعدِ فجر مدنی حلقہ، صدائے مدینہ، چوک درس، پابندیٔ وقت کے ساتھ اوّل تا آخر ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات میں شرکت وغیرہ۔ ❁ اپنے مدنی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر ماہ مدنی انعامات کا رسالہ اپنے ذمہ دار کو جمع کروائیں اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے عمر بھر میں یکمشت 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں 1 ماہ (30 دن) اور ہر ماہ کم از کم 3 دن جدوَل کے مطابق مدنی قافلے میں سفر کی ترکیب بناتے رہیں۔ ❁ بلاناغہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے عطار کا پیارا، دوست، منظورِ نظر اور محبوبِ عطار بننے کی سعی جاری رکھیے۔ اِستقامت پانے کے لئے ہر ماہ کم از کم 3 دن کے مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے نیز ضروری گفتگو کم لفظوں میں کچھ اشارے میں اور کچھ لکھ کر کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نگاہیں جھکا کر رکھنے کی ترکیب بناتے ہوئے قفل مدینہ کے درجہ مناسب، بہتر اور ممتاز کے لیے کوشاں رہیں۔
❁ مرکزی مجلس شوریٰ، کابینہ اور اپنے شعبے کے مدنی مشوروں کے ملنے والے مدنی پھولوں کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور متعلقہ تمام ذمہ داران تک بروقت پہنچانے کی ترکیب بنائیے۔
❁ اراکین مجلس، مدنی انعام نمبر 47 پر عمل کرتے ہوئے روزانہ کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ مدنی چینل دیکھنے کی ترکیب بنائیں نیز ہفتہ وار براہ راست مدنی مذاکرہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ

دیگر رِیکارڈڈ مدنی مذاکروں اور مدنی چینل کے سلسلوں کو اہتمام کے ساتھ دیکھنے کی مدنی التجاء ہے۔(www.dawateislami.net اور www.ameer-e-ahlesunnat.net کا بھی Visit کرنے کی ترغیب دِلائیں۔) ❁ دورانِ مدنی کام وملاقات، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَة کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مرید/طالب بنانے کی کوشش کرتے رہیں، مرید/طالب ہو جائیں تو مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ سے مکتوب کی ترکیب اور شجرۂ قادِریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ حاصل کرنے اور روزانہ پڑھنے کی ترغیب بھی دِلائیں۔

❁ مَدَنی کام استِقامت کے ساتھ کرنے کے لئے بالخصوص مَدَنی انعام نمبر 24 اور 26 کے عامل بن جائیں ❁ مَدَنی انعام نمبر 24: کیا آج آپ نے مرکزی مجلسِ شوریٰ، کابینات، مشاورتیں و دیگر تمام مجالس جس کے بھی آپ ماتحت ہیں، ان کی (شریعت کے دائرے میں رہ کر) اِطاعت فرمائی ❁ مَدَنی انعام نمبر 26: کسی ذمہ دار (یا عام اسلامی بھائی) سے بُرائی صادر ہو جائے اور اصلاح کی ضرورت محسوس ہو تو تحریری طور پر یا براہِ راست مل کر (دونوں صورتوں میں نرمی کے ساتھ) سمجھانے کی کوشش فرمائی یا مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟

مَدینہ: بیرونِ ملک کے ذمہ داران متعلقہ رکن شوریٰ کے مشورے واجازت سے ان مدنی پھولوں میں ترمیم واضافہ کرسکتے ہیں۔

مَدینہ: 12 دن کا اِصلاحِ اَعمال کورس کرنے والے کا 12 دن کا مدنی قافلہ بھی شمار کیا جائے گا۔

مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

مَدَنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ الله عَزَّوَجَلَّ

تاریخِ اجراء (اَپ ڈیٹ مدنی پھول): ۲۳ جُمادَی الاُولیٰ ۱۴۳۸ھ / 21 فروری 2017ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

"اے انسان! ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے" کے چھبیس حروف کی نسبت سے اسلامی بہنوں کی مجلس تجہیز و تکفین کے 26 مَدَنی پھول

﴿عالمی مجلسِ مشاورت دعوتِ اسلامی﴾

❁ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر للطبرانی، ٦/١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢) اس لیے مجلس تجہیز و تکفین کی ہر سطح کی ذمہ دار امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ کے عطا کردہ "63 مَدَنی انعامات" میں سے "مدنی انعام نمبر 1" پر عمل کرتے ہوئے یہ نیت کرتی رہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے لیے دعوتِ اسلامی کے شعبے "مجلس تجہیز و تکفین" کا مَدَنی کام مدنی مرکز کے طریقۂ کار کے مطابق کروں گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

﴿1﴾ مجلس تجہیز و تکفین کا کام شریعت اور مدنی مرکز کے دیئے گئے طریقۂ کار (جو شریعت کے مُنافی نہ ہو) کے مطابق مسلمان میّتوں کے کفن دفن اور لواحقین کی غمگساری کے تمام معاملات سرانجام دے کر ثواب کمانا ہے۔

﴿2﴾ مجلس تجہیز و تکفین کی ہر سطح کی اسلامی بہن تجہیز و تکفین اور تعزیت وغیرہ کے مسائل سیکھیں، اس کے لیے مدنی مذاکرہ سنا جائے اس کے علاوہ مکتبۃ المدینہ کی کتب و رسائل کا مطالعہ مفید ہے مثلاً: ❁ تجہیز و تکفین کا طریقہ ❁ مَدَنی وصیت نامہ ❁ نمازِ جنازہ کا

طریقہ ۞ فاتحہ کا طریقہ ۞ قبر والوں کی 25 حکایات ۞ شیطان کے بعض ہتھیار ۞ بہارِ شریعت حصہ 4 جلد اوّل سے کتاب الجنائز صفحہ 799 تا 857 (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ، کراچی) غسلِ میت، تجہیز و تکفین کے شرعی مدنی پھول اور فتاویٰ رضویہ جلد 9 نیز ''دارالافتاء اہلسنّت'' سے ضرورتاً شرعی رہنمائی لیتی رہیں۔ اِس شعبے سے متعلقہ ذِمہ داران کو چاہیے کہ تجہیز و تکفین کے حوالے سے مکمل تربیت حاصل کریں، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی DVD بنام ''تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع'' حاصل کریں نیز اس شعبے کی ویب سائٹ tajheezotakfeen.dawateislami.net سے اس DVD کو دیکھا اور سُنا جاسکتا ہے۔

﴿3﴾ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات کے مقام پر تجہیز و تکفین سے متعلق بینر یا panaflex آویزاں کیا جائے بینر کے پاس تجہیز و تکفین ذمہ دار (ذیلی سطح) کا ہونا ضروری ہے۔ بینر پر تجہیز و تکفین ذمہ دار (ذیلی سطح) کا نمبر دیا جائے، بہتر ہے کہ 2 رابطہ نمبرز ہوں جو ڈبل بارہ گھنٹے on رہتے ہوں۔ (بینر کا نمونہ ریکارڈ فائل میں موجود ہے)

﴿4﴾ جہاں کسی صحیح العقیدہ سُنّی عاشقۂ رسول اسلامی بہن کی وفات ہوگئی ہو، مجلس تجہیز و تکفین کی اسلامی بہنیں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اوّل تا آخر (تجہیز و تکفین میں) شرکت کی سعادت حاصل کریں نیز اسی دن ممکنہ طور پر (اگر آواز کے پردے کی مضبوط ترکیب ہو تو) ایصالِ ثواب اجتماعات (اجتماعِ ذکر و نعت) کا بھی انعقاد کریں۔

۞ اس کے لئے درج ذیل بیانات سے مدد لی جاسکتی ہے۔

﴿۱﴾ ایصالِ ثواب کی برکتیں ﴿۲﴾ ایمان کی حفاظت

﴿۳﴾ صحبت کا اثر ﴿٤﴾ دنیا کی مذمّت

اس کے علاوہ مکتبۃ المدینہ کے درج ذیل کتب و رسائل سے بھی اِستِفادہ کیا جاسکتا ہے۔ ❁ قبر کی پہلی رات ❁ مُردے کی بے بسی ❁ مُردے کے صدمے ❁ فاتحہ کا طریقہ ❁ قبر والوں کی 25 حکایات ❁ بادشاہوں کی ہڈیاں ❁ ویران محل اور ❁ "تجہیز و تکفین کا طریقہ" میں بھی 3 بیانات دیئے گئے ہیں کتاب کا Link ہے:

hpp://www.dawateislami.net/bookslibrary/3041

﴿5﴾ تجہیز و تکفین کے بعد سے تدفین تک بعض اوقات مرحومہ کے عزیز و اَقربا کے پہنچنے کا اِنتظار کیا جاتا ہے، اس وقت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے "مُردے کے صدمے" وغیرہ سے نیکی کی دعوت دیں۔ بصورتِ دیگر اس وقت قرآن خوانی، دُرود شریف اور دیگر تسبیحات کا ورد کرتی رہیں۔

﴿6﴾ کفن تیار کرنے اور میت کو غسل دینے کے دوران انفرادی کوشش کے بہت مواقع مُیَسَّر آتے ہیں، ایسے موقع پر بالخصوص میّت کے لواحقین پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

﴿7﴾ بعض علاقوں میں تدفین کے بعد یا اگلے دن میّت کے ایصالِ ثواب کے لیے "قرآن خوانی" کا سلسلہ ہوتا ہے، ایسے موقع پر بھی مجلس مدرسۃ المدینہ (لِلْبَنات) کی اجازت سے قریبی مدرسۃ المدینہ (لِلْبَنات) (اگر ہو تو) مجلس مدنی منیوں کے ذریعے قرآن خوانی کی ترکیب کی جائے۔ بصورتِ دیگر ترکیب نہ کی جائے (مجلس مدرسۃ المدینہ (لِلْبَنات) کے طے شدہ مدنی پھولوں کی روشنی میں ہی ترکیب کی جائے)

﴿8﴾ جس طرح ہر معاملے میں ہر علاقے کے رَسم و رَواج (عرف) الگ الگ ہوتے ہیں، اُسی طرح میّت کو غسل، کفن حتی کہ تدفین تک کے کئی معاملات میں بھی رَسم و رَواج

مختلف ہوتے ہیں، بلکہ کوئی بعید نہیں کہ علم دین سے دُوری اور جہالت کے سبب غیر شرعی معاملات بھی ہوتے ہوں۔ اُمت مسلمہ کی خیر خواہی کی نیت سے جہاں غیر شرعی معاملات ہوتے دیکھیں/سُنیں وہاں دارالافتاء اہلسنّت سے ہاتھوں ہاتھ رابطہ کر کے لواحقین کو اچھی اچھی نیتوں، نرمی و حکمت عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت پیش کریں۔

۞ غیر شرعی معاملات (مثلاً نوحہ کرنا، سینہ پیٹنا، سر کے بال نوچنا، مصیبت کے وقت کُفریہ کلمات بولنا، مرد و عورت کا اِختِلاط وغیرہ) کی معلومات ملنے پر نشاندہی و شرعی رہنمائی کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو (جہاں ظنِّ غالب ہو کہ سمجھانے سے مان جائے گی وہیں ترکیب کی جائے) اور مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''28 کلماتِ کفر'' پیش کیا جائے۔

﴿9﴾ اس موقع پر عموماً دل نرم ہو جاتا ہے، انسان نیکی کی طرف قدرے جلدی مائل ہوتا ہے، اس موقع پر میّت کے ایصال ثواب کے لیے مسجد، مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ وغیرہ کی تعمیر کے لیے بھی (انفرادی طور پر یا بیان کے ذریعے) ذہن دیا جا سکتا ہے۔ (متعلقہ شعبہ جات کی ذمہ داران کی باہمی مشاورت واجازت سے ہو تو زیادہ بہتر ہے)

﴿10﴾ سوئم، چہلم اور برسی کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کریں اس کے لیے مدنی پھول برائے اجتماعِ ذکر و نعت کے مطابق اجتماعِ ذِکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کی ترکیب بنائی جائے اور مکتبۃ المدینہ کے رسائل وغیرہ کے تقسیم کی بھرپور ترکیب کریں۔ (بہتر ہے رہائشی علاقے کی اجتماع ذکر و نعت ذمہ داران (ذیلی سطح) کے ذریعے اجتماعِ ذِکر و نعت کی ترکیب بنائی جائے)

﴿11﴾ تقسیمِ رَسائل میں بالخصوص موقع کی مناسبت سے رسائل کی ترکیب کی جائے مثلاً

قبر کی پہلی رات، مُردے کے صدمے، مُردے کی بے بسی، چار سنسنی خیز خواب، بادشاہوں کی ہڈیاں، فاتحہ کا طریقہ، فیضانِ یٰسین شریف، فیضانِ نماز وغیرہ۔

۞ میّت کے لواحقین سے بعد میں بھی رابِطہ رکھا جائے، میّت کے ایصالِ ثواب کے لیے مسلسل کم سے کم 12 ہفتہ وار اجتماع میں حاضری کی نیت کروائی جائے۔

﴿12﴾ ہر عیسوی ماہ (علاوہ ماہِ رمضان کے آخری عشرے میں) علاقہ سطح پر منعقد ہونے والے تجہیز وتکفین تربیتی اجتماع کی ترکیب ''تجہیز وتکفین تربیتی اجتماع کے مدنی پھول'' کے مطابق ہی بنائی جائے۔ (تجہیز وتکفین تربیتی اجتماع کے مدنی پھول ''جدول برائے تجہیز وتکفین اجتماع''، مع ''نزع کا بیان''، ''غسل میت کی نیتیں''، ''کفن پہنانے کی نیتیں''، ''تجہیز وتکفین سے متعلق سوال وجواب''، ''مطلوبہ اشیاء''، ''کفن کے لئے 3 انمول تحفے''، لواحقین کو سمجھانے کے لیے مدنی پھول''، ''عدت وسوگ کے مسائل'' وغیرہ کتاب ''تجہیز وتکفین کا طریقہ'' میں موجود ہیں۔)

﴿13﴾ تجہیز وتکفین ذمہ داران کو درج ذیل مدنی پھول بتائے جائیں۔ ۞ تجہیز وتکفین کے لیے بعد مغرب جاسکتے ہیں۔ ۞ تجہیز وتکفین کے لیے جانے والیوں کی تعداد کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 4 ہو اور ان کے کم از کم 2 رابطہ نمبرز ہوں جو ڈبل 12 گھنٹے on رہتے ہوں ۞ تجہیز وتکفین کے لیے اسلامی بہنوں کی اپنے علاقے ہی میں جانے کی ترکیب بنائی جائے ۞ ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں تجہیز وتکفین کے لیے اسلامی بہنوں کو جانے کی اجازت نہیں ۞ کسی علاقے میں تجہیز وتکفین کے لیے ایک بھی اسلامی بہن موجود نہ ہو ایسا نہیں ہونا چاہیے، اس سلسلے میں انفرادی کوشش کے ذریعے اس کی ایسی مضبوط ترکیب ہو کہ دوسرے علاقے سے ترکیب نہ بنانی پڑے، البتہ اگر کبھی مجلس کی

جانب سے کسی علاقے میں تجہیز و تکفین کی ترکیب بنانے کا کہا جائے تو نوعیت کے پیش نظر دوسرے علاقے سے ترکیب بنائی جاسکتی ہے ۞ اگر کوئی ذمہ دار اسلامی بہن اپنے طور پر مختلف اداروں مثلاً کسی بھی رفاہی ادارے یا اسپتال وغیرہ میں تجہیز و تکفین کے لیے جائے اور پردے کی پابندی کے ساتھ ترکیب بنائے تو حرج نہیں لیکن مجلس کی طرف سے باقاعدہ اس کی اجازت نہیں۔ ۞ بزرگ اسلامی بہنیں تجہیز و تکفین کے لیے نقاب کیے بغیر جائیں تو حرج نہیں۔ ۞ تجہیز و تکفین میں آنے جانے کے لیے بہتر ہے کہ اپنے ذاتی خرچے سے ترکیب بنالیں، اگر لواحقین خود لینے آجائیں یا سواری بھیج دیں تو استعمال کرنے میں حرج نہیں۔

﴿14﴾ تجہیز و تکفین کے اس اہم دینی فریضے کو پورا کرنے کی اجازت تربیت یافتہ ہی کو دی جائے، تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) اور ہر ماہ تجہیز و تکفین کی تربیت کرنے والی ہر ذمہ دار اسلامی بہن (اور وہ اسلامی بہنیں جو غسل میت دینے کے لیے باقاعدہ وقت دے سکتی ہوں، ان) کی، تجہیز و تکفین تفتیشی مجلس کے ذریعے ٹیسٹ دلوانے کی ترکیب تجہیز و تکفین ذمہ دار (کابینہ/کابینات سطح) کے ذریعے لازمی بنائی جائے اس کے لیے انہیں tafteeshmajlis.mk.ibhan@gmail.com اور اس skype i.d، tafteeshmajlis.mk.ibhan پر رابطہ کرنا ہوگا۔ ۞ روزانہ بوقت 11:00 تا 01:00 جو ٹیسٹ میں کامیاب نہ ہوں گی ان کی تربیت کی ترکیب تفتیشی مجلس کرے گی۔

(یاد رہے! ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والی اسلامی بہنوں کو ہی تجہیز و تکفین کی اجازت ہوگی)

۞ تجہیز و تکفین ذمہ دار (ملک سطح) مئی کے مہینے میں follow up فرمالیں کہ کن کن کابینات میں جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ میں تجہیز و تکفین تربیتی اجتماعات کی ترکیب

بن چکی ہے؟ کمی ہونے یا عمل نہ ہونے کی بنا پر احسن انداز میں تفہیم فرمائیں۔

۞ جو اسلامی بہنیں تربیت دینے کی اہلیت رکھتی ہیں ان کے ذریعے ہر سال اپریل میں جامعۃ المدینہ کی ناظِمہ، مُعَلّمات و طالِبات اور مدرسۃ المدینہ کی طالِبات، مُعَلّمات اور جُون میں دارالمدینہ کی ناظمات و ٹیچرز کی جامعۃ المدینہ مدرسۃ المدینہ میں تجہیز و تکفین تربیتی اجتماع کی ترکیب بنائی جائے۔

﴿15﴾ تجہیز و تکفین ذمہ داران (کابینہ و کابینات سطح) کے پاس زیرِ حدود تمام علاقوں کے نام کی لسٹ کے ساتھ ساتھ تجہیز و تکفین ذمہ داران (علاقہ سطح) کے نام اور رابطہ نمبر بھی موجود ہونے چاہئیں۔

﴿16﴾ ذمہ داران کی تقرری کی ترکیب

۞ مجلس تجہیز و تکفین کے مدنی کام کے لیے ذمہ داران کا تقرر ذیلی تا ملک سطح ہے ۞ ہر سطح کی تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن بُردبار، اِطاعت گزار، ملنسار، وفادار، باکردار، بااَخلاق، سلجھی ہوئی، سنجیدہ، تعلیم یافتہ، خود اعتماد، احساس ذمہ داری رکھنے والی، شرعی پردہ کرنے والی، ذاتی دوستیوں سے بچنے والی، مَدَنی انعامات کی عاملہ، دعوت اسلامی کے مدنی اُصولوں کی آئینہ دار، اِصطلاحاتِ دعوتِ اسلامی سے واقف، مدنی مشوروں اور تربیتی حلقے کی پابند الغرض سراپا ترغیب ہو یعنی عملی طور پر مدنی کاموں میں شریک ہو اور مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 26 ماہ ہو، بہتر ہے کہ تجہیز و تکفین کے مدنی کام میں دلچسپی رکھنے والی ہو اور اَدھیڑ عمر ہو تو مدینہ مدینہ ۞ تجہیز و تکفین ذمہ دار (ذیلی سطح) کو فون کرنے اور نکلنے میں آسانی ضرور ہو اور ڈبل بارہ گھنٹے ترکیب بنا سکتی ہو ۞ کوئی

بھی اسلامی بہن تجہیز و تکفین کے لیے کسی سے بھی رابطہ کریں تو انہیں متعلقہ تجہیز و تکفین ذمہ دار (ذیلی سطح) سے رابطہ کرنے کا کہہ دیا جائے۔ ۞ کسی بھی سطح پر اور کسی بھی شعبے پر اسلامی بہن کا تقرر صرف اس بناء پر نہ کیا جائے کہ ان کے محرم (اسلامی بھائی) اس شعبے کے ذمہ دار ہیں بلکہ یہ دیکھا جائے کہ کیا وہ اسلامی بہن اس مدنی کام کی اہل ہیں؟

نمبر شمار	سطح	ذمہ دار اسلامی بہن
1	ذیلی حلقہ	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (ذیلی سطح)
2	حلقہ	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (حلقہ سطح)
3	علاقہ	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (علاقہ سطح)
4	ڈویژن	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (ڈویژن سطح)
5	کابینہ	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (کابینہ سطح)
6	کابینات	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (کابینات سطح)
7	ملک	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (ملک سطح)

﴿17﴾ ماہانہ اَہداف

۞ ایک اندازے کے مطابق 2015ء میں، پاکستان میں شرحِ اموات فی دن 700 مرد اور 700 عورتیں ہے یعنی اوسطاً فی گھنٹہ 30 مرد اور 30 عورتیں، اس کے مطابق ہر ماہ کے اَہداف طے کیے جائیں کہ ہم کہاں تک پہنچے ہیں۔ ۞ ہمارا ہدف عاشقۂ رسول کو ''تجہیز و تکفین کا طریقہ'' سکھانا ہے۔ ۞ اس شعبے پر ہر سطح پر ذمہ داران کے تقرر کو یقینی بنانا اور ۞ ہر ماہ تربیت حاصل کرنے اور ٹیسٹ دینے والیوں کی تعداد میں اضافہ کروانا ہے۔

﴿18﴾ ماہانہ کارکردگی فارم جمع کروانے کی تاریخیں

۞ تجہیز وتکفین ذمہ داران (ذیلی تا ملک سطح) ''کارکردگی برائے مجلس تجہیز وتکفین'' (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) کے مطابق ہر عیسوی ماہ کے لحاظ سے کارکردگی جمع کروائیں۔

۞ تجہیز وتکفین ذمہ دار (ڈویژن سطح) عیسوی ماہ کی 5 تاریخ۔

۞ تجہیز وتکفین ذمہ دار (کابینہ سطح) عیسوی ماہ کی 7 تاریخ۔

۞ تجہیز وتکفین ذمہ دار (کابینات سطح) عیسوی ماہ کی 9 تاریخ۔

۞ تجہیز وتکفین ذمہ دار (ملک سطح) عیسوی ماہ کی 11 تاریخ۔

۞ ممالک ذمہ دار عیسوی ماہ کی 11 تاریخ۔

۞ عالمی مجلس مشاورت ذمہ دار عیسوی ماہ کی 13 تاریخ۔ (یہ تمام پیپرز ریکارڈ فائل میں موجود ہیں)

۞ تجہیز وتکفین ذمہ داران (ملک سطح) ہر عیسوی ماہ کی 3 تاریخ تک تجہیز وتکفین کے ٹیسٹ سے متعلق معلومات (ملک سطح) پر فرما کر نگرانِ مجلس مدنی کام برائے اسلامی بہنیں (رکن شوریٰ) کے ذریعے اس شعبے سے متعلقہ رکن شوریٰ اور عالمی مجلس مشاورت ذمہ دار کو جمع کروائیں۔

۞ عالمی مجلس مشاورت ذمہ دار ہر عیسوی ماہ کی 5 تاریخ تک تجہیز وتکفین کے ٹیسٹ سے متعلق معلومات (عالمی سطح) نگرانِ مجلس مدنی کام برائے اسلامی بہنیں (رکن شوریٰ) کو جمع کروائیں۔ (یہ دونوں پیپرز کتاب تجہیز وتکفین کا طریقہ میں موجود ہیں۔)

۞ اگر مرحومہ کی مدنی ماحول سے وابستگی کی وجہ سے بوقتِ انتقال/غسل کے وقت/کفن پہناتے وقت کوئی مدنی بہار سامنے آئے مثلاً زبان پر کلمہ جاری ہو جانا، چہرہ چمک اٹھنا،

تختۂ غسل پر میت کا مسکرانا وغیرہ تو ہاتھوں ہاتھ ''مدنی بہار فارم'' پُر کر کے مجلس مدنی بہار ذمہ دار (علاقہ سطح) کو جمع کروا دیا جائے۔

﴿19﴾ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) متعلقہ کارکردگی فارم شعبہ مشاورت کو جمع کروانے کے ساتھ ساتھ متعلقہ مجلس مشاورت ذمہ دار اسلامی بہن کو بھی جمع کروائیں۔

❁ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح)، ذیلی حلقہ تا ملک کارکردگی برائے مجلس تجہیز و تکفین اپنی ماتحت ذمہ داران کی کارکردگیوں کو مدِّنظر رکھ کر پُر فرمائیں۔ (یاد رہے! کارکردگی مدنی مشورے سے مشروط نہیں اگر کسی وجہ سے مدنی مشورہ نہ ہوسکے تب بھی مقررہ تاریخ پر اپنی ذمہ دار اسلامی بہن کو کارکردگی پیش کردیں)

﴿20﴾ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح)، ماہانہ مدنی مشورے میں اپنی ماتحت ذمہ داران کی بہتر کارکردگی مثلاً سنتوں بھرے اجتماع و مدنی مشورے کی پابندی تجہیز و تکفین کی کارکردگی بہتر ہونے، متعلقہ ذمہ داران کی تعداد میں اضافہ ہونے اور ہر ماہ کارکردگی مقررہ وقت پر جمع کروانے کی صورت میں حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مدنی تحفہ (کتب و رسائل/Memory Cards/D.V.Ds) دینے کی ترکیب بنائیں۔ (یاد رہے! مدنی عطیات میں سے تحفہ دینے کی اجازت نہیں) ❁ جس کتاب/ D.V.D/ Memory Card کا تحفہ دیا جائے، تحفہ دیتے وقت یہ نیت بھی کروائی جائے کہ کتنے دن تک پڑھ/سن یا دیکھ لیں گی؟

﴿21﴾ ماہانہ مدنی مشورے کی تاریخ و مدنی پھول

تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) درج ذیل ترکیب کے مطابق ماہانہ

مَدَنی مشورے و مَدَنی پھول کی ترکیب بنائیں۔

تاریخ	مَدَنی مشورہ لینے والی	سطح	شرکاء	مَدَنی پھول
1	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (علاقہ سطح)	علاقہ	تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی و حلقہ سطح)	انفرادی کارکردگی، پیشگی جدوَل و جدوَل کارکردگی، ترقی و تنزلی کا جائزہ، اگلے ماہ کے اَہداف وغیرہ پر کلام ہو
3	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (ڈویژن سطح)	ڈویژن	تجہیز و تکفین ذمہ داران (علاقہ سطح)	انفرادی کارکردگی، پیشگی جدوَل و جدوَل کارکردگی، ترقی و تنزلی کا جائزہ، اگلے ماہ کے اَہداف وغیرہ پر کلام ہو
4	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (کابینہ سطح)	کابینہ	تجہیز و تکفین ذمہ داران (ڈویژن سطح)	انفرادی کارکردگی، پیشگی جدوَل و جدوَل کارکردگی، ترقی و تنزلی کا جائزہ، اگلے ماہ کے اَہداف وغیرہ پر کلام ہو
5	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (کابینات سطح)	کابینات	تجہیز و تکفین ذمہ داران (کابینہ سطح)	انفرادی کارکردگی، پیشگی جدوَل و جدوَل کارکردگی، ترقی و تنزلی کا جائزہ، اگلے ماہ کے اَہداف وغیرہ پر کلام ہو
6	تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (ملک سطح)	ملک	تجہیز و تکفین ذمہ داران (کابینات سطح)	انفرادی کارکردگی، پیشگی جدوَل و جدوَل کارکردگی، ترقی و تنزلی کا جائزہ، اگلے ماہ کے اَہداف وغیرہ پر کلام ہو

۞ ماہانہ مدنی مشورے میں تجہیز و تکفین کی کارکردگی کے ہر کالم پر ہدف نہ دیا جائے جس ملک/شہر میں مشورہ ہو وہاں کی نوعیت کے مطابق صرف اسی مدنی کام کا ہدف دیا جائے جس میں کمی نہ ہو، جو ہدف دیا جائے پھر اس کا **follow up** ضرور کیا جائے۔

۞ تجہیز و تکفین ذمہ داران (علاقہ تا ملک سطح) کے عملی جدوَل ہر ماہ کی 2 تاریخ تک اپنی ذمہ دار کو جمع کروائیں۔ (یہ دونوں پیپرز ریکارڈ فائل میں موجود ہیں)

۞ تجہیز و تکفین ذمہ داران (کابینات سطح) ہر ماہ 4 کابینہ میں اور تجہیز و تکفین ذمہ داران

(کابینہ سطح) ہر ماہ ہر ڈویژن میں اپنا جدول بنائیں۔ ۞ مدنی مشوروں کی کثرت سے بچنے کے لیے مقرر کردہ سطح کے علاوہ کسی اور سطح کا مدنی مشورہ لینے کے لیے مجلس مشاورت ذمہ دار اسلامی بہن سے اجازت ضروری ہے۔ ۞ جب بڑی سطح کی ذمہ دار دیگر سطح کی ذمہ داران کا مدنی مشورہ کرلیں تو اس ماہ ان کا ماہانہ مدنی مشورہ نہیں ہوگا۔ ۞ اسی طرح جس ماہ متعلقہ مجلس ذمہ دار/ مشاورت شعبہ کی ذمہ داران کا مدنی مشورہ فرمائیں گی اس ماہ بھی شعبہ ذمہ داران ماہانہ مدنی مشورہ نہیں کریں گی۔ (شعبے کے مدنی کام کو مضبوط اور منظم کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً اپنی مجلس مشاورت سے شعبے کی اسلامی بہنوں کا مشورہ کروانا مفید ہے)

﴿22﴾ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) اپنی ذمہ دار اسلامی بہن سے مربوط رہیں۔ اُنہیں اپنی کارکردگی سے آگاہ رکھیں اور اُن سے مشورہ کرتی رہیں۔ جو ذمہ دار سے جتنی زیادہ مربوط رہے گی وہ اتنی ہی مضبوط ہوتی جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

﴿23﴾ اگر کہیں تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) مقرر نہیں یا اگر مقرر تو ہیں مگر شدید عذر کی بناء پر مدنی کام نہیں کر پا رہی ہوں تو اُس کی مجلس مشاورت ذمہ دار کے ذریعے کارکردگی تیار کروائی جائے۔

﴿24﴾ اگر کسی ملک میں تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) میں سے کسی بھی سطح کی ذمہ دار اسلامی بہن کا تقرر ہو تو تنظیمی ترکیب کے مطابق متعلقہ تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن کو "مدنی پھول برائے تجہیز و تکفین" اچھی طرح سمجھا کر دینے کی ترکیب بنائیں۔
۞ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) میں سے کسی بھی سطح کی ذمہ دار اسلامی بہن نے جو مدنی پھول اپنی ماتحت کو سمجھائے تو اُس سے آگے والی ایک سطح سے بھی رابطہ کر کے حکمت عملی کے ساتھ اسے چیک کرلیا جائے کہ اس کے مطابق نفاذ ہوگیا؟

کمی ہونے یا عمل نہ ہونے کی صورت میں احسن طریقے سے تفہیم کردی جائے۔

﴿25﴾ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) اپنی دنیا اور آخرت کی بہتری کے لیے مندرجہ ذیل اُمور کو اپنانے کی کوشش فرمائیں۔

(1) فرض علوم سیکھنے کی کوشش کرتی رہیں۔ فرض علوم سیکھنے کے لئے کتبِ امیر اہلسنّت، بہارِ شریعت، فتاویٰ رضویہ، احیاء العلوم وغیرہ کے مُطالعہ کی عادت بنائیں۔ خصوصاً صدرُ الْاَفاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کی اسلامی عقائد سے متعلق کتاب بنام "کتاب العقائد" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)، بہارِ شریعت کا پہلا حصہ، کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، مسائل سیکھنے کے لئے بہار شریعت کے منتخب ابواب اور حصوں کے ساتھ ساتھ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے جملہ کتب و رسائل، اچھے بُرے اخلاق کی معلومات حاصل کرنے کے لئے "باطنی بیماریوں کی معلومات" اور "نجات دِلانے والے اَعمال کی معلومات" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔ مطالعہ کرنے کے لئے کچھ وقت مثلاً (صبح 19 منٹ) امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کتب و رسائل کے لئے اور اسی طرح دیگر کتب کے لئے بھی کچھ وقت مثلاً (بعد مغرب وقبل طعام 19 منٹ) خاص کیجئے۔ (2) مَدَنی برقع کی پابندی کریں اور دیدہ زیب برقع پہننے سے اجتناب کریں۔ (3) روزانہ کم از کم 2 گھنٹے مدنی کاموں میں صرف کیجئے۔ مثلاً پابندیٔ وقت کے ساتھ اول تا آخر ہفتہ وار اجتماعات اور تربیتی حلقے میں شرکت وغیرہ۔ (4) اپنی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی انعامات پر عمل کے ساتھ ساتھ مستقل قفل مدینہ تحریک میں شمولیت روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے ہر ماہ مدنی انعامات کا رسالہ اپنی ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروائیں اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے اپنے محارم کو عمر بھر میں یکمشت 12 ماہ،

ہر 12 ماہ میں 1 ماہ اور ہر ماہ کم از کم 3 دن جدول کے مطابق مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلاتی رہیں۔(5) رضائے ربُ الانام کے مدنی کاموں پر عمل کرتے ہوئے عطار کی اجمیری، بغدادی، مکی اور مدنی بیٹی بننے کی سعی جاری رکھیں نیز ضروری گفتگو کم لفظوں میں، کچھ اشارے میں اور کچھ لکھ کر کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نگاہیں جھکا کر رکھنے کی ترکیب بنائیں۔ (6) مرکزی مجلس شوریٰ، کابینہ اور اپنے شعبے کے مدنی مشوروں کے ملنے والے مدنی پھولوں کا خود بھی مُطالعہ کریں اور متعلقہ تمام ذمہ داران تک بروقت پہنچانے کی ترکیب بنائیں۔ ۞ مَدَنی انعام نمبر 47 پر عمل کرتے ہوئے روزانہ کم از کم 1 گھنٹہ 12 منٹ مدنی چینل دیکھنے کی ترکیب بنائیں نیز ہفتہ وار براہِ راست مدنی مذاکرہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ دیگر رِیکارڈڈ مدنی مذاکروں اور مدنی چینل کے سلسلوں کو اہتمام کے ساتھ دیکھنے کی مدنی التجاء ہے۔ (www.ameer-e-ahlesunnat.net اور www.dawateislami.net کا بھی Visit کرنے کی ترغیب دِلائیں۔) ۞ دورانِ مدنی کام و ملاقات، امیر اہلسنّت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَة کے ذریعے سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ میں مرید/ طالب بنانے کی کوشش کرتی رہیں، مرید/ طالب ہو جائیں تو مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ سے مکتوب کی ترکیب اور شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ حاصل کرنے اور روزانہ پڑھنے کی ترغیب بھی دلائیں۔ ۞ مَدَنی انعام نمبر 21: کیا آج آپ نے مرکزی مجلسِ شوریٰ، کابینات، مشاورتیں و دیگر تمام مجالس جس کے بھی آپ ماتحت ہیں ان کی (شریعت کے دائرے میں رہ کر) اِطاعت فرمائی؟ ۞ مَدَنی انعام نمبر 24: کسی ذمہ دار (یا عام اسلامی بہن) سے بُرائی صادِر ہونے کی صورت میں تحریری طور پر یا براہِ راست مل کر (دونوں صورتوں میں نرمی کے ساتھ) سمجھانے کی کوشش فرمائی یا مَعَاذَ اللّٰه

عَزَّوَجَلَّ بلا اجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے آپ غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھیں؟

﴿26﴾ پوچھ گچھ

فرمانِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ :

پوچھ گچھ مدنی کاموں کی جان ہے۔(مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے،ص۹)

۞ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) کتاب ''تجہیز و تکفین کا طریقہ'' میں موجود مدنی کام اپنے پاس ڈائری میں بطور یادداشت تحریر فرمالیں یا ہائی لائٹ کرلیں تاکہ بروقت ہر مدنی پھول پر عمل ہو سکے۔ ۞ تجہیز و تکفین ذمہ داران (علاقہ تا ملک سطح) اپنی ماتحت ذمہ داران سے ماہانہ مدنی مشورے میں بھی پوچھ گچھ فرمائیں کہ ان مدنی پھولوں پر کہاں تک عمل ہوا؟ ۞ کمزوری ہونے پر متعلقہ ذمہ داران کی تفہیم اور آئندہ بہتری کے لئے لائحہ عمل تیار کریں۔ ۞ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) کتاب ''تجہیز و تکفین کا طریقہ'' محفوظ فرمالیں۔ ۞ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ذیلی حلقہ تا ملک سطح) اپنی ماتحت ذمہ داران کے عملی جدول اور پُر شدہ ''کارکردگی فارمز'' Display File میں ترتیب وار رکھ کر محفوظ فرمالیں۔

۞ اگر کوئی مسئلہ درپیش ہو تو تنظیمی ترکیب کے مطابق اپنی ذمہ دار اسلامی بہن تک پہنچائیں۔

۞ اگر کوئی مدنی مشورہ ہو تو تنظیمی ترکیب کے مطابق اپنی ذمہ دار اسلامی بہن تک پہنچائیں۔

۞ تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (کابینہ سطح) شرعی سفر میں ہونے کی صورت میں بحالت مجبوری ٹیلیفونک مشورے کے ذریعے بھی مدنی پھول سمجھا سکتی ہیں ۞ اپنے ملک کے حالات و نوعیت کے مطابق اپنے ملکی کابینہ کے نگران یا مجلس مدنی کام برائے اسلامی بہنیں ذمہ دار (کابینہ سطح) اور متعلقہ ممالک ذمہ دار کی اجازت سے ان مدنی پھولوں میں حسبِ ضَرورت ترمیم کی جاسکتی ہے۔

عِیادت کا بیان

دُرُود شریف کی فضیلت

شَفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ نور بار ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ٢٨٠، حدیث ٤٥٨٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بُخار کو بُرا نہ کہو!

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے حضورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ السَّائِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے گئے، فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: بخار ہے، خدا اس میں برکت نہ کرے، فرمایا: بخار کو بُرا نہ کہو کہ وہ آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے مَیل کو۔

(مسلم، کتاب البر...الخ، باب ثواب المؤمن...الخ، ص ١٣٩٢، حدیث ٢٥٧٥)

خوشخبری سُن لو!

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عَلاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جو کہ حضرت سیدنا حکیم بن حزام رَضِیَ

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی پھوپھی اور دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحرو بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ہیں، فرماتی ہیں کہ جب میں بیمار ہوئی تو مکی مَدَنی سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری عِیادت فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ اے اُمِّ عَلاء! خوشخبری سن لو کہ مسلمان کی بیماری اُس سے گناہوں کو اِس طرح دور کر دیتی ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔[1]

(ابو داود، کتاب الجنائز، باب عیادۃ النساء، ۳/۲٤٦، حدیث ۳۰۹۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیماری باعث رحمت و مغفرت ہے لہٰذا اگر کبھی بیمار ہو جائیں تو غمگین نہ ہوں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکر ادا کیجئے اور صَبر کر کے مزید ثواب کے حق دار بنئے اور جب کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی تسلی اور دلجوئی کے لیے عیادت بھی کیجئے کہ عیادت کرنا ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت مبارکہ ہے اور اس میں ڈھیروں ثواب بھی ہے۔ آیئے امیر اہلسنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے نہر کی صدائیں سے عیادت کے کچھ مَدَنی پھول چن کر انہیں دل کے مَدَنی گلدستے میں سجائیں لیکن پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیں۔

عِیادت کی نیتیں

۞ رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے عاشقانِ رسول کی عِیادت کروں گا ۞ عِیادت کی سنت ادا کروں گا ۞ سنت کے مطابق مریض کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ

---

[1] ……مزید بیماری کے فضائل، آداب اور علاج جاننے کے لیے امیر اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے رسالے "بیمار عابد" کا مطالعہ کیجئے۔

دعا پڑھوں گا: لَا بَاْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰه ۞ بیماری کے فضائل بتا کر اسے تسلّی دوں گا ۞ صَبْر کے فضائل بتا کر صبر کی تلقین کروں گا ۞ شِکْوَہ کی صورت میں ممکن ہوا تو نرمی سے سمجھا کر شکر کی ترغیب دلاؤں گا ۞ اس سے دعا کیلئے کہوں گا ۞ علاج اور مرض کی غیر ضروری پُوچھ گچھ نہیں کروں گا ۞ حسبِ حال تعویذاتِ عطاریہ کی برکتیں بتا کر روحانی علاج کا مشورہ دوں گا ۞ تحفۃً پھل وغیرہ کے ساتھ مکتبۃ المدینہ کے رسائل پیش کر کے (ممکنہ صورت میں) انہیں پڑھنے اور عیادت کے لیے آنے والوں کو پڑھانے کی ترغیب دلاؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

''عیادت کرنا رسولِ محترم کی سنت مبارکہ ہے'' کے اکتیس حروف کی نسبت سے عیادت کے 31 مَدَنی پھول

8 فرامینِ مصطفٰے: ﴿1﴾ عُوْدُوا الْمَرِيْضَ یعنی مریض کی عیادت کرو۔ (الادب المفرد، باب عیادة المرضی، ص١٣٧، حدیث٥١٨) ﴿2﴾ جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر پَچھتّر ہزار (75000) فرشتوں کا سایہ کرتا ہے اور اُس کے ہر قدم اُٹھانے پر اُس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم رکھنے پر اُس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک دَرَجہ بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھ جائے، جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت اُسے ڈھانپ لیتی ہے اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اُسے ڈھانپے رہے گی (معجم اوسط، باب العین، ٣/٢٢٢، حدیث ٤٣٩٦) ﴿3﴾ جو شخص کسی مریض کی عِیادت کو جاتا ہے تو آسمان سے ایک مُنادی نِدا کرتا ہے: تجھے بِشارت (یعنی خوشخبری) ہو تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے جنّت کی ایک منزل کو اپنا ٹھکانہ بنالیا (ابن ماجه، کتاب الجنائز،

باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضاً، ۲/۱۹۲،حدیث ۱۴۴۳) ﴿4﴾ جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صُبح کو جائے تو شام تک اُس کے لیے ستّر ہزار فرشتے اِستِغفار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صُبح تک ستّر ہزار فرشتے اِستِغفار کرتے ہیں اور اُس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا (ترمذی، کتاب الجنائز،باب ماجاء فی عیادۃ المریض، ۲/۲۹۰، حدیث ۹۷۱) ﴿5﴾ جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر اپنے مسلمان بھائی کی ثواب کی نیت سے عیادت کی تو اسے جہنم سے 70 سال کے فاصلے تک دور کردیا جائے گا (ابوداود، کتاب الجنائز،باب فی فضل العیادۃ (علی الوضوء)،۳/۲۴۸،حدیث ۳۰۹۷)

﴿6﴾ جب تو مریض کے پاس جائے تو اس سے کہہ کہ تیرے لیے دُعا کرے کہ اس کی دُعا فرشتوں کی دُعا کی مانند ہے (ابن ماجه، کتاب الجنائز،باب ماجاء فی عیادۃ المریض، ۲/۱۹۱، حدیث ۱۴۴۱) ﴿7﴾ مریض جب تک تندرُست نہ ہوجائے اس کی کوئی دُعا رَد نہیں ہوتی (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز ومایتقد مھا، الترغیب فی عیادۃ المرضی وتاکید ھا والترغیب فی دعاء المریض، ۴/۱۶۵،حدیث ۵۳۴۴) ﴿8﴾ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کو جائے تو 7 بار یہ دُعا پڑھے: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ (میں عظمت والے، عرشِ عظیم کے مالک اللّٰه عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لیے شفا کا سوال کرتا ہوں) اگر موت نہیں آئی ہے تو اُسے شفا ہوجائے گی (ابو داود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ،۳/۲۵۱،حدیث ۳۱۰۶) ۞ مریض کی عیادت کرنا سنت ہے اگر معلوم ہے کہ عیادت کے لیے جانے سے اُس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا، ایسی حالت میں عیادت کے لیے مت جائیے (بہارشریعت، حصہ ۱۶، ۳/۵۰۵) ۞ اگر

مریض سے آپ کے دل میں رَنجش یا طبیعت کو اس سے مناسبت نہیں پھر بھی عیادت کیجئے ❁ اِتّباعِ سنت کی نیّت سے عیادت کیجئے اگر محض اس لیے بیمار پُرسی کی کہ جب میں بیمار پڑوں تو وہ بھی میری تیمارداری کے لیے آئے تو ثواب نہیں ملے گا ❁ کسی کی عیادت کے لیے جائیں اور مرض کی سختی دیکھیں تو اُس کو ڈرانے والی باتیں نہ کریں مثلاً تمہاری حالت خراب ہے اور نہ ہی اِس انداز پر سَر ہلائیں جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❁ عیادت کے موقع پر مریض یا دُکھی شخص کے سامنے اپنے چہرے پر رنج وغم کی کیفیت نمایاں کیجئے ❁ بات چیت کا انداز ہرگز ایسا نہ ہو کہ مریض یا اُس کے عزیز کو وسوسہ آئے کہ یہ ہماری پریشانی پر خوش ہو رہا ہے ❁ مریض کے گھر والوں سے بھی اظہارِ ہمدردی کیجئے اور جو خدمت یا تعاون کر سکتے ہوں کیجئے ❁ مریض کے پاس جا کر اُس کی طبیعت پوچھئے اور اُس کے لیے صحت وعافیت کی دُعا کیجئے ❁ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (کوئی حرج کی بات نہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ مرض (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے) (بخاري، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، ۲/۵۰۵، حدیث ۳۶۱۶) ❁ مریض سے اپنے لیے دُعا کروایئے کہ مریض کی دُعا رَد نہیں ہوتی ❁ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ (ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی المعانقه والقبلة، ۴/۳۳۵، حدیث ۲۷۴۰) مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جب کوئی شخص کسی بیمار کی مزاج پُرسی کرنے جاوے تو اپنا ہاتھ اُس کی پیشانی پر رکھے پھر زبان سے یہ (یعنی آپ کی طبیعت کیسی ہے) کہے، اِس سے بیمار کو تسلی ہوتی ہے، مگر بہت دیر تک ہاتھ نہ رکھے رہے، یہ ہاتھ رکھنا اظہارِ محبت کے لیے ہے (مراۃ المناجیح، مصافحہ اور معانقہ کا بیان، ۶/۳۵۸ بتصرف قلیل) ۞ مریض کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں، بیماری کے فضائل اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے تذکرے کیجئے تا کہ اس کا ذہن ثوابِ آخرت کی طرف مائل ہو اور وہ شکوہ وشکایت کے الفاظ زبان پر نہ لائے ۞ عیادت کرتے ہوئے موقع کی مناسبت سے مریض کو نیکی کی دعوت بھی پیش کیجئے خصوصاً نماز کی پابندی کا ذہن دیجئے کہ بیماریوں میں کئی نمازی بھی نمازوں سے غافل ہو جاتے ہیں ۞ مریض کو مَدَنی چینل دیکھنے کی رغبت دلایئے اور اُس کی برکتوں سے آگاہ کیجئے ۞ مریض کو مَدَنی قافلوں میں سفر کی اور خود سفر کے قابل نہ ہو تو اپنی طرف سے گھر کے کسی فرد کو سفر کروانے کی ترغیب دلایئے اور مَدَنی قافلوں کی وہ مَدَنی بہاریں سنایئے جن میں دعاؤں کی برکتوں سے مریض کو شفائیں ملی ہیں ۞ مریض کے پاس زیادہ دیر تک نہ بیٹھئے اور نہ شور و غُل کیجئے ہاں اگر بیمار خود ہی دیر تک بٹھائے رکھنے کا خواہش مند ہو تو ممکنہ صورت میں آپ اُس کے جذبات کا اِحترام کیجئے ۞ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ مریض یا اُس کے نمائندے سے ملتے ہیں تو کچھ نہ کچھ علاج بتاتے ہیں اور بعض تو مریض سے اِصرار کرتے ہیں کہ میں جو علاج بتا رہا ہوں وہ کر لو، فُلاں دوا لے لو، ٹھیک ہو جاؤ گے! مریض کو چاہئے کہ ''جِس تِس'' (یعنی ہر کسی) کا بتایا ہوا علاج نہ کرے، کہ ''نیم حکیم خطرۂ جان'' کسی کا

بتایا ہوا علاج کرنے سے پہلے اپنے طبیب سے مشورہ کرلے۔خبردار! جو طبیب نہ ہونے کے باوجود علاج بتاتے رہتے ہیں وہ اِس سے باز رہیں ۞ مریض کی عیادت کے موقع پر تحفے لانا عمدہ کام ہے مگر نہ لانے کی صورت میں عیادت ہی نہ کرنا اور دل میں یہ خیال کرنا کہ اگر کچھ نہ لے کر جائے گا تو وہ کیا سوچیں گے کہ خالی ہاتھ عیادت کے لیے آ گئے خالی ہاتھ بھی عیادت کر ہی لینی چاہیئے نہ کرنا ثواب سے محرومی کا باعث ہے ۞ آپ عیادت کے لئے جاتے ہوئے اگر پھل اور بسکٹ وغیرہ تحائف لے جانے لگیں تو مشورہ ہے کہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ کچھ مَدَنی رسائل بھی لے جا کر مریض کو پیش کیجئے تا کہ وہ ملاقاتیوں، (اور اگر اسپتال میں ہو تو) پڑوسی مریضوں اور ان کے عزیزوں کو تحفۃً دے سکیں بلکہ زہے نصیب! مریض خود بھی کچھ مَدَنی رسائل ہدیّۃً منگوا کر اِس غرض سے اپنے پاس رکھ کر ثواب کمائے ۞ فاسق کی عیادت بھی جائز ہے کیونکہ عیادت حقوقِ اسلام سے ہے اور فاسق بھی مسلم ہے (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۰۵) ۞ مُرتَد اور کافِرِ حَرْبی کی عیادت جائز نہیں (فی زمانہ دنیا میں سارے کافِر حَرْبی ہیں) ۞ بد مذہب (غیر مرتد) کی عیادت کرنا بھی منع اور شرعاً اس کی اجازت نہیں ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عیادت کے آداب اور فضائل پر مشتمل مَدَنی پھول آپ نے مُلاحظہ فرمائے لہٰذا ڈھیروں ڈھیر ثواب کمانے کے لیے جب جب موقع ملے ان مَدَنی پھولوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مریض کی عیادت کیجئے بالخصوص صحت و عافیت کی دعا والے مَدَنی پھول پر ضرور عمل کیجئے کہ کیا معلوم قبولیت کی گھڑی ہو، آپ کی دعا قبول

ہوجائے اور دکھیارا مریض شفا پا جائے۔ آیئے: اس ضمن میں محبوبِ عطار مرحوم رکن شوریٰ حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کا واقعہ سنئے چنانچہ

بغیر آپریشن شفا مل گئی

وکیلوں اور ججوں میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کے لئے بنائی گئی مجلسِ وُکلا، فاروق نگر (لاڑکانہ باب الاسلام سندھ) کے رُکن اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرا ڈیڑھ سالہ بیٹا 13 مئی 2012 کو گرمی کی شدت سے شدید بیمار ہوگیا اس کے پھیپھڑوں میں پانی بھر گیا تھا جس کی وجہ سے اسپتال میں داخل کروانا پڑا جہاں وہ 14 دن زیرِ علاج رہا مگر حالت مزید خراب ہوگئی۔ چنانچہ 27 مئی 2012 کو ہم اسے بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اچھے اَسپتال میں لے گئے جہاں وہ مزید 15 دن زیرِ علاج رہا۔ بالآخر ڈاکٹروں نے کہا کہ بچّے کے پھیپھڑوں کا بڑا آپریشن ہوگا یہ سن کر ہم بہت پریشان ہوئے لیکن انہی دنوں محبوبِ عطّار حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی میرے بیٹے کی عیادت کے لئے اَسپتال تشریف لائے۔ دعا کرنے کے بعد میرے بیٹے کو دَم کیا اور مجھے تسلی دی کہ ہمت رکھئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دواؤں سے ہی فائدہ ہوجائے گا، آپریشن نہیں کرنا پڑے گا۔ دوسرے دن آپریشن سے پہلے جو ٹیسٹ کروائے تو ڈاکٹر اُن کی رپورٹ دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اب آپریشن کی ضرورت نہیں بچہ دواؤں سے ہی صحّت یاب ہوجائے گا۔ یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا بیٹا دواؤں اور حاجی زم زم رضا عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی دعاؤں کی برکت سے صحّت یاب ہوگیا۔ (محبوب عطار کی ۱۲۲ حکایات، ص ۸۰)

نَزْع کا بیان

نَزْع کے لغوی معنی ہیں کھینچنا اور اس سے مراد روح کا جسم سے نکلنا ہے اسی کو جان نکلنا اور موت آنا بھی کہتے ہیں۔ جو اس دنیا میں پیدا ہوا اُسے ایک نہ ایک دن ضرور مرنا پڑے گا اسی طرح ہمیں بھی مرنا اور اس کے بعد کے مَراحِل سے گزرنا پڑے گا، یاد رکھیے! گزرنے والا ایک ایک لمحہ ہمیں موت سے قریب کر رہا ہے لیکن ہم اپنی موت کو بُھلائے نجانے کون سے کل کا انتظار کر رہے ہیں جس میں توبہ اور نیک اعمال کریں گے۔ حضرت سَیِّدُنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ایک نوجوان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے نوجوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈالے کتنے ہی نوجوان ایسے تھے جنہوں نے توبہ میں تاخیر کی اور لمبی لمبی امیدیں باندھ لیں موت کو بھلا کر یہ کہتے رہے کہ کل توبہ کرلیں گے پرسوں توبہ کرلیں گے یہاں تک کہ اسی غفلت کی حالت میں اُنہیں موت آگئی اور وہ اندھیری قبر میں جا پڑے۔ (مکاشفۃ القلوب، باب فی العشق، ص ۳۴)

موت کی یاد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: لذتوں کو مٹانے والی (یعنی موت) کو بکثرت یاد کرو۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ذکر الموت، ۴/۱۳۸، حدیث ۲۳۱۴)

ایک حدیث میں ہے: جو دن رات میں بیس[20] مرتبہ موت کو یاد کرتا ہوا اُسے شہیدوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔ (شرح الصدور، ص ۲۰ و التذکرۃ للقرطبی، باب ذکر الموت و فضلہ، ص ۱۲)

عقل مند مومن

حضرت سَیِّدُنا ابن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے عقل مند مومن کون ہے تو ارشاد فرمایا: جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے بعد کے لیے اچھی طرح تیاری کرتا ہو۔

(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر الموت والاستعداد له، ٤/٤٩٦، حدیث ٤٢٥٩ ماخوذاً)

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ موت اور آخرت کی تیاری کا ذہن بنائیں، اپنے گناہوں سے سچی پکی توبہ کریں اور یہ عَزْم کریں کہ آئندہ سنتوں پر عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مومن اور کافر کی موت

حضرت زید بن اسلم رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب کسی مومن پر ایسے گناہ رہ جاتے ہیں جن کے بدلے میں نیک اعمال نہیں ہوتے تو اس پر موت کی سختیاں مُسَلَّط کر دی جاتی ہیں تاکہ یہ سختیاں ان گناہوں کا بدل ہو جائیں اور مومن کی تکالیف جنت میں اس کے درجات بلند ہونے کا سبب ہیں جبکہ کافر دنیا میں کوئی اچھا کام کرے تو اس پر موت آسان کر دی جاتی ہے تاکہ اُسے اس کام کا بدلہ دنیا ہی میں پورا پورا مل جائے پھر یقیناً اُسے دوزخ کی طرف جانا ہے۔

(شرح الصدور، ص۲۹ و معجم کبیر للطبرانی، ۱۰/۷۹، حدیث ۱۰۰۱۵)

نزع کی سختیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَزْع کی سختیوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے حضرت علامہ جلال الدین سُیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ''موت دنیا وآخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زیادہ ہولناک ہے، یہ آروں سے چیرنے، قینچیوں سے کاٹنے اور ہانڈیوں میں اُبالنے سے بھی سخت تر ہے۔ اگر مُردہ زندہ ہوکر شدائد موت لوگوں پر ظاہر کردے تو ان کی نیند اُڑ جائے اور سارا عیش و آرام تلخ ہوجائے۔'' (شرح الصدور، ص٣٣ وموسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، باب الخوف من اللّٰہ، ٥/٤٤٦، حدیث ١٧٠)

کانٹے دار ٹہنی

حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا: ہمیں موت کی شدت کے متعلق بتاؤ، حضرت کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: امیر المؤمنین! موت ایسی ٹہنی کی طرح ہے جس میں بہت زیادہ کانٹے ہوں اور وہ انسان کے جسم میں داخل ہوگئی ہو اور اس کے ہر ہر کانٹے نے ہر رگ میں جگہ پکڑ لی ہو پھر اُسے ایک آدمی انتہائی سختی سے کھینچے، تو کچھ باہر آجائے اور باقی جسم میں باقی رہ جائے۔ (مکاشفة القلوب، باب فی بیان شدة الموت، ص١٦٨ ومصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب ما قال فی البکاء من خشیة اللّٰہ، ٨/٣١٢، حدیث ١٢٢)

شیطان کا وار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نَزْع کا معاملہ واقعی نازک ہے ایک طرف موت کی سختیاں

تو دوسری طرف ایمان چھیننے کے لیے شیطان کے بھرپور حملے، کیونکہ موت کے وقت شیطان طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے کہ کسی طرح مرنے والے کا ایمان برباد ہو جائے۔ امام اِبْنُ الْحَاج مکی قُدِّسَ سِرُّہٗ "مَدْخَل" میں لکھتے ہیں کہ دمِ نزع دو شیطان آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی، ایک کہتا ہے وہ شخص یہودی ہو کر مرا تو بھی یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چین سے ہیں، دوسرا کہتا ہے وہ شخص نصرانی ہو کر دنیا سے گیا تو بھی نصرانی ہو جا کہ نَصاریٰ وہاں بڑے آرام سے ہیں۔ (المدخل لابن الحاج، ۳/۱۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم واحسان ہوگا اسی کا ایمان سلامت رہے گا ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقہ وطفیل نزع کے وقت ہمارا ایمان سلامت رکھے، ہمارا خاتمہ بالخیر کرے، دمِ نزع شیطان ہمارے پاس نہ آئے بلکہ میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرم فرمائیں اور آقا کے جلووں میں ہمیں موت آئے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو　　شادیِ دیدار حُسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

اب کچھ مدنی پھول پیش کیے جاتے ہیں کہ جب کسی پر نزع کا وقت طاری ہو تو رضائے الٰہی، حصولِ ثواب، خیر خواہیِ مُسلمین اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ان مدنی پھولوں پر عمل کر کے قریب المرگ کی خیر خواہی کیجیے۔

قَرِیبُ الْمَرگ کے پاس والوں کے لیے مَدَنی پھول

جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ

۞ مرنے والے کو داہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں یا

۞ یہ بھی جائز ہے کہ چت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ اس صورت میں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا لیکن اس صورت میں سر کو تھوڑا اونچا رکھیں۔

۞ اگر قبلہ کو منہ کرنا دشوار ہو کہ اس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔

(درالمختار معه رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۹۱/۳)

مومن کی موت کی علامات

حضرت سَیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: مرنے والوں میں تین علامتیں دیکھو اگر اس کی پیشانی پر پسینہ آئے آنکھوں میں آنسو آئیں اور نتھنے پھیل جائیں تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے۔ (نوادر الاصول للحکیم الترمذی، الاصل السادس والثمانون، ۲۷۲/۱)

مرنے والے کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا سنت ہے

جو قَرِیبُ الْمَرگ (مرنے کے قریب) ہو اُسے کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا سنت ہے۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا ابو سَعِید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: اپنے مرنے والوں کو

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرو۔

(مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموت...الخ، ص ۸۲۱، حدیث ۲۱۲۳)

امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے قَرِیبُ الْمَرگ لوگوں کے پاس بَوقْتِ موت موجود رہو، انہیں کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین کرواو ران کے سامنے کلمہ طیبہ کا ذکر کرو کیونکہ یہ مرنے والے وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے۔(التذکرۃ للقرطبی، باب تلقین المیت لا الہ الا اللّٰہ، ص ۳۵)

تلقین کے مَدَنی پھول

۞ جان کَنی کی حالت میں جب تک رُوح گلے کو نہ آئے اُسے تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مگر اُسے اِس کے کہنے کا حکم نہ کریں۔

(جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۰)

۞ جب اس نے کلمہ پڑھ لیا تو تلقین موقوف کر دیں، ہاں اگر کلمہ پڑھنے کے بعد اُس نے کوئی بات کی تو پھر تلقین کریں کہ اس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ہو۔فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ جس کا آخری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔(ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی التلقین، ۳/۲۵۵، حدیث ۳۱۱۶ وعالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الاول فی المحتضر، ۱/۱۵۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیث پاک کی رو سے جس کا آخری کلام کلمہ طیبہ ہو وہ جنتی ہے لہٰذا کتنے خوش نصیب اور قابلِ رشک ہیں وہ جو کلمہ طیبہ پڑھتے پڑھتے داعیٔ اَجَل کو لَبَّیْک کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے کہ دمِ نزع ہماری زبان پر بھی کلمہ طیبہ جاری ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ آیئے اسی ضمن میں تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکتوں سے مالا مال ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمایئے:

عطّار کا پیارا

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کچھ عرصہ بیمار رہے اور اسی بیماری میں آپ نے انتقال فرمایا۔ آخری وقت میں جو اسلامی بھائی ان کے پاس موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ رات کے وقت حاجی محمد مشتاق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی طبیعت بگڑنے اور حالت غیر ہونے لگی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا کہ میرا رخ قبلے کی سَمت کر دو، چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق آپ کا رخ قبلہ کی جانب کر دیا گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ آنکھیں بند کئے دُرُود و سلام اور کلمہ طیبہ کا وِرْد کرنے لگے۔ کافی دیر تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اسی طرح ذِکْرو درود میں مصروف رہے۔ پھر بلند آواز سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے پڑھتے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر نَزْع کا عالَم طاری ہوا اور کچھ دیر بعد آپ کی روح اس فانی دنیا سے عالَم بالا کی طرف پرواز کر گئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو! اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۔ (مردہ بول اٹھا، ص ۱۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وَقتِ نَزْع تلقین کے بارے میں مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: کلمہ طیبہ سکھانے کا یہ حکم اِسْتِحبابی ہے اور یہی جُمہور عُلَماء کا مذہب ہے۔ خیال رہے کہ اگر مومن بَوَقتِ مَوت کلمہ نہ پڑھ سکے جیسے بیہوش یا شہید وغیرہ تو وہ ایمان پر ہی مرا کہ زندگی میں مومن تھا لہٰذا اب بھی مومن بلکہ اگر نَزْع کی غَشی میں اسکے منہ سے کلمہ کفر سنا جائے تب بھی وہ مومن ہی ہوگا اس کا کَفَن دَفْن نماز سب کچھ ہوگی کیونکہ غَشی کی حالت کا اِرتِداد معتبر نہیں۔ (مراۃ المناجیح، جنازوں کی کتاب، ۲/۴۴۴)

۞ تلقین کرنے والا کوئی نیک شخص ہو، ایسا نہ ہو جس کو اس کے مرنے کی خوشی ہو اور اس کے پاس اس وقت نیک اور پرہیزگار لوگوں کا ہونا بہت اچھی بات ہے اور اس وقت وہاں یٰسین شریف[1] کی تلاوت اور خوشبو ہونا مستحب، مثلاً لوبان یا اگر بتیاں سُلگا دیں۔

(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون، الفصل الاول فی المحتضر، ۱/۱۵۷)

۞ موت کے وقت حَیض ونِفاس والی عورتیں اس کے پاس حاضر ہوسکتی ہیں مگر جس کا حَیض ونِفاس منقطع ہوگیا اور ابھی غسل نہیں کیا اسے اور جُنُب (جس پر غسل فرض ہو) کو آنا نہ چاہیے اور کوشش کرے کہ مکان میں کوئی تصویر یا کتا نہ ہو، اگر یہ چیزیں ہوں تو فوراً

---

1 ...... سورۂ یٰسین اور اس کے کچھ فضائل آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔

نکال دی جائیں کہ جہاں یہ ہوتی ہیں ملائکہ رحمت نہیں آتے۔

۞ اس کی نزع کے وقت اپنے اور اس کے لئے دعائے خیر کرتے رہیں، کوئی بُرا کلمہ زبان سے نہ نکالیں کہ اس وقت جو کچھ کہا جاتا ہے ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔

۞ نزع میں سختی دیکھیں تو سورۂ یٰسین اور سورۂ رَعد پڑھیں (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۰۸) کہ اس سے موت میں آسانی ہوتی ہے۔

مُرشِدِ کریم نے تلقین فرمائی

ٹنڈو جام (باب الاسلام سندھ) کے مُبلّغ دعوتِ اسلامی افتخار احمد عطاری مدنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بہت زیادہ ماڈرن تھے، خوش نصیبی سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول میسر آگیا، سنتوں کے عامل مبلغین کی صحبت اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے نسبت کی برکت سے نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے لگے۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی کے کچھ ہی عرصے بعد شوال المکرّم میں ایک رات نمازِ عشاء پڑھ کر فارغ ہوئے تو اچانک سینے میں دَرد محسوس ہوا، جو بڑھتا ہی چلا گیا، ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا، دوا سے کچھ اِفاقہ ہوا، مگر پھر اچانک بلند آواز سے کلمہ طیبہ لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کا وِرْد شروع کر دیا، ان کے بیٹے محمد عُمَیر عطاری نے اس طرح اچانک کلمہ طیبہ کا وِرد شروع کرنے کی وجہ دریافت کی، اُنہوں نے فرمایا: بیٹا سامنے دیکھو میرے پیر و مرشد امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین فرما رہے ہیں۔ یہ کہہ کر دوبارہ بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا شروع کر دیا اور اسی طرح لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اللہ کا وِرد کرتے کرتے ان کی روح قفَسِ عُنصُری سے پرواز کرگئی۔ان کے بیٹے کا بیان ہے کہ وفات سے پہلے بعد نمازِ مغرب ابا جان نے فکر مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی انعامات کا کارڈ بھی پُر کیا تھا۔(بے قصور کی مدد، ص۱۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ خوش نصیب اسلامی بھائی کی مَدَنی بہار آپ نے مُلاحظہ فرمائی کہ ان کے نَزْع کے وقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُنہیں کلمہ طیبہ کی تلقین کی ۔ یہ اسلامی بھائی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے ، مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کرتے ہوئے فکر مدینہ کرنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مصروف رہنے والے مبلغ تھے لہٰذا آپ بھی اپنے دل میں محبتِ اَولیائے کِرام کی شمع جلانے ، فیضانِ اَولیا پانے اور دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لیے دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مشغول ہو جایئے اور مَدَنی مقصد مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے کے تحت مَدَنی انعامات پر عمل اور مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔آپ کا جذبہ وشوق بڑھانے کے لیے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دعائیہ کلمات جن سے آپ نے مَدَنی انعامات پر عمل کرنے والوں کو نوازا ہے پیش کئے جاتے ہیں: چنانچہ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

دُعائے عطّار

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو مدینہ مُنوَّرہ کے سدا بہار پھولوں کی طرح مسکراتا رکھے کبھی بھی آپ کی خوشیاں خَتْم نہ ہوں، حَیات و مَمات (موت)، بَرزَخ وسکَرات (حالتِ نَزْع) اور قیامت کے جاں سوز لمحات میں ہر جگہ مَسَرَّتیں اور شادمانیاں نصیب ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی اور تمام قبیلے کی مغفرت کرے، جنت الفردوس میں آپ کو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جوار عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (جنت کے طلب گاروں کے لیے مدنی گلدستہ، ص۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رُوح قَبْض ہونے کے بعد ان مَدَنی پھولوں پر عمل کیجئے!

۞ جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں کہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں، یہ کام اس کے گھر والوں میں جو زیادہ نرمی کے ساتھ کر سکتا ہو باپ یا بیٹا وہ کرے۔ (جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۱)

۞ آنکھیں بند کرتے وقت یہ دُعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ملت پر۔

یہ دعا بھی پڑھ لیجئے:

اَللّٰھُمَّ یَسِّرْ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَسَھِّلْ عَلَیْہِ مَا بَعْدَہٗ وَاَسْعِدْہُ بِلِقَآئِکَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ .

(درالمختار معہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۹۷)

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تو اس کا معاملہ اس پر آسان کردے اور اس کے بعد والے مُعاملات کو بھی اس پر آسان کردے اور اپنی ملاقات سے تو اسے نیک بخت کر اور اس کی آخرت کو اس کی دنیا سے بہتر کردے۔

۞ اس کے پیٹ پر لوہا یا گیلی مٹی یا اور کوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے مگر ضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہو کہ باعث تکلیف ہے۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الاول فی المحتضر، ۱/۱۵۷)

۞ میّت کے پاس تلاوتِ قرآن مجید جائز ہے جبکہ اس کا تمام بدن کپڑے سے چھپا ہو اور تسبیح و دیگر اَذکار میں مُطلقاً حَرَج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی القراءۃ عند المیت، ۳/ ۹۸)

مدینہ: پڑوسیوں اور دوست احباب وغیرہ کی اطلاع کیلئے میت کا اعلان کروایئے[1] تاکہ نمازیوں کی کثرت ہو اور وہ اس کے لیے دعا کریں کیونکہ ان پر حق ہے کہ اس کی نماز پڑھیں اور دُعا کریں۔ (عالمگیری، کتاب الصلوۃ، باب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الاول، ۱/۱۵۷)

---

1 ......میت کا اعلان اور دیگر اعلانات کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمایئے۔

غُسْلِ مَیّت کا بیان

مَیِّت کو غسل دینا جہاں فَرضِ کِفایہ ہے وہیں بہت سی فضیلتوں اور اَجْر وثواب کے حصول کا ذریعہ بھی ہے اور جو خلوص دل سے حصولِ ثواب کے لیے میت کو غسل دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے گناہوں کی بخشش کا حق دار بن جاتا ہے۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی میت کو غسل دیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجائے گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔

(معجم اوسط للطبرانی، باب الھاء، ٦/٤٢٩، حدیث ٩٢٩٢)

حدیث پاک میں ہے: جس نے کسی میت کو غسل دیا اور اس کے عیب کو چھپایا خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص کے چالیس کبیرہ گناہ بخش دیتا ہے۔

(معجم کبیر للطبرانی، باب الالف، ١/٣١٥، حدیث ٩٢٩)

اب غسل میت کا طریقہ بیان کیا جائے گا لیکن پہلے کچھ نیتیں کر لیجئے۔

۞ رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے میت کو غسل دوں گا ۞ فرض کفایہ

ادا کروں گا ❁ حَتَّی الْمَقْدُور باوُضو رہوں گا ❁ ضرورتاً غسل سے قَبْل معاونین کو غسل کا طریقہ اور سنتیں بتاؤں گا ❁ مَیِّت کی سَتْر پوشی کا خصوصی خیال رکھوں گا ❁ اَعضا ہلاتے وقت نرمی اور آہستگی سے حرکت دوں گا ❁ پانی کے اِسراف سے بچوں گا ❁ مُردے کی بے بسی دیکھ کر عبرت حاصل کرنے کی کوشش کروں گا ❁ مسئلہ درپیش ہوا تو دارالافتاء اہلسنّت سے شرعی رہنمائی حاصل کروں گا ❁ خدانخواستہ میت کا چہرہ سیاہ ہوگیا یا کوئی اور تَغَیُّر ہوا تو بحکم شرع اسے چھپاؤں گا اور معاونین کو بھی چھپانے کی ترغیب دوں گا ❁ اچھی علامت ظاہر ہوئی مثلاً خوشبو آنا، چہرے پر مسکراہٹ پھیلنا وغیرہ تو دوسروں کو بھی بتاؤں گا۔

غسل مَیِّت کا طریقہ

اگر بتیاں یا لوبان جَلا کر تین یا پانچ یا سات بار غسل کے تختے کو دُھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں، تختے پر میت کو اِس طرح لٹائیں جیسے قبر میں لٹاتے ہیں، ناف سے گھٹنوں سمیت کپڑے سے چھپادیں، (آج کل غسل کے دوران سفید کپڑا اُڑھاتے ہیں اور اِس پر پانی لگنے سے میت کے سَتر کی بے پردگی ہوتی ہے لہٰذا کتھئی یا گہرے رنگ کا اِتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے سَتر نہ چمکے، کپڑے کی دو تہیں کرلیں تو زیادہ بہتر) پردے کی تمام تر احتیاط اور نرمی سے میت کا لباس اُتارلیں۔ اَب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف اِستنجا کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز جیسا وضو کروائیں یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دُھلائیں، پھر سر کا مَسْح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دُھلائیں، میّت کے وضو میں پہلے گٹّوں تک ہاتھ دھونا، کلی کرنا اور ناک

میں پانی ڈالنا نہیں ہے، البتہ کپڑے یا رُوئی کی پُھرَیری بھگو کر دانتوں، مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں، صابن یا شیمپو استعمال کر سکتے ہیں۔ اَب بائیں (یعنی اُلٹی) کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا (جو اَب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص نیم گرم پانی سر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختے تک پہنچ جائے پھر سیدھی کروٹ لٹا کر اِسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وضو اور غسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ سے پونچھ دیں۔ ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت غسل میت میں بے تحاشہ پانی نہ بہائیں آخرت میں ایک ایک قطرے کا حساب ہے یہ یاد رکھیں۔[1] (مَدَنی وصیت نامہ، ص۱۲ ماخوذاً)

اسلامی بہن کے غُسلِ مَیِّت کا طریقہ

غُسل و کفن کے لیے ان چیزوں کا انتظام فرمالیں۔

﴿1﴾ غسل کا تختہ ﴿2﴾ اگربتّی ﴿3﴾ ماچس ﴿4﴾ دو موٹی چادریں (کتھئی ہوں تو بہتر ہے) ﴿5﴾ روئی ﴿6﴾ بڑے رومال کی طرح کے دو کپڑوں کے پیس (استنجاء وغیرہ کے لیے) ﴿7﴾ دو بالٹیاں ﴿8﴾ دو مگ ﴿9﴾ صابن ﴿10﴾ بیری کے پتے ﴿11﴾ دو تولیے ﴿12﴾ کفن کا بغیر سلا ہوا بڑے عرض کا کپڑا ﴿13﴾ قینچی ﴿14﴾ سوئی دھاگہ ﴿15﴾ کافور ﴿16﴾ خوشبو

---

1 ...... پانی کے اسراف اور مائے مُستَعمَل کے بارے میں اہم معلومات کے لیے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کا رسالہ "وضو کا طریقہ" مُلاحظہ فرمائیے۔

اگربتیاں یا لوبان جلا کر تین یا پانچ یا سات بار غسل کے تختے کو دُھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گرد پھرائیں، تختے پر میت کو اِس طرح لٹائیں جیسے قبر میں لٹاتے ہیں، سینے سے گھٹنوں سمیت کپڑے سے چھپا دیں (آج کل غسل کے دوران سفید کپڑا اُڑھایا جاتا ہے اور اِس پر پانی لگنے سے میت کے سَتر کی بے پردگی ہوتی ہے لہٰذا کتھئی یا گہرے رنگ کا اِتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے سَتر نہ چمکے، کپڑے کی دو تہیں کرلیں تو زیادہ بہتر) پردے کی تمام تر احتیاط اور نرمی سے میت کا لباس اتاریں۔ اسی طرح کیل، بُندے یا کوئی اور زیور بھی نرمی سے اُتارلیں، اَب نہلانے والی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف استنجا کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نماز جیسا وضو کروائیں یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دُھلائیں، پھر سر کا مسح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دُھلائیں، میت کے وضو میں پہلے گٹّوں تک ہاتھ دھونا، کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے، البتہ کپڑے یا رُوئی کی پُھرَیری بھگو کر دانتوں، مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سر دھوئیں، صابن یا شیمپو یا دونوں استعمال کئے جاسکتے ہیں (لیکن ان کے زیادہ استعمال سے بالوں میں الجھاؤ پیدا ہوتا ہے لہٰذا بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا پانی کافی ہے) اب بائیں (یعنی اُلٹی) کروٹ پر لٹا کر بیری کے پتوں کا جوش دیا ہوا (جو اَب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص نیم گرم پانی سر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختے تک پہنچ جائے پھر سیدھی کروٹ لٹا کر اِسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کو پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وضو اور غسل کی حاجت نہیں پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہستہ

سے پونچھ دیں۔ غسلِ میت میں بے تحاشہ پانی نہ بہائیں آخرت میں ایک ایک قطرے کا حساب ہے یہ یاد رکھیں۔ (مَدَنی وصیت نامہ، ص۱۲ ماخوذاً)

غُسلِ مَیِّت کے مَدَنی پھول

۞ مَیِّت کے غُسل و کفن اور دفن میں جلدی چاہئے کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔ (جوھرة نیرة، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ص ۱۳۱) مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حَتَّی الْاِمْکان دفن میں جلدی کی جائے، بلاضرورت دیر لگانا سخت ناجائز ہے کہ اس میں میت کے پھولنے پھٹنے اور اسکی بے حرمتی کا اندیشہ ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، جنازوں کی کتاب، ۲/ ۴۴۷)

۞ ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت جہاں غسل دیں مستحب یہ ہے کہ پردہ کرلیں کہ سوا نہلانے والوں اور مددگاروں کے دوسرا نہ دیکھے، نہلاتے وقت خواہ اس طرح لٹائیں جیسے قبر میں رکھتے ہیں یا قبلہ کی طرف پاؤں کرکے یا جو آسان ہو کریں۔ (عالمگیری، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/ ۱۵۸)

نہلانے والے کے لیے مَدَنی پھول

۞ نہلانے والا باطَہارت ہو۔ اگر جُنُبی شخص (جس پر غسل فرض ہو چکا ہو) نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا۔ (عالمگیری، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/ ۱۵۹)

۞ اگر بے وضو نے نہلایا تو کراہت نہیں۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل،۱/۱۵۹)

۞ بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا مَیّت کا سب سے زیادہ قریبی رشتے دار ہو، وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو تو کوئی اور شخص جو امانت دار اور پرہیز گار ہو۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۵۹)

۞ نہلانے والے کے پاس خوشبو سلگانا مستحب ہے کہ اگر میّت کے بدن سے بو آئے تو اسے پتا نہ چلے ورنہ گھبرائے گا، نیز اُسے چاہیے کہ بقدرِ ضرورت اعضائے میّت کی طرف نَظَر کرے بلا ضرورت کسی عضو کی طرف نہ دیکھے کہ ممکن ہے اُس کے بدن میں کوئی عیب ہو جسے وہ چھپاتا تھا۔ (جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص۱۳۱)

۞ مرد کو مرد نہلائے اور عورت کو عورت، میّت چھوٹا لڑکا ہے تو اُسے عورت بھی نہلا سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کو مرد بھی، چھوٹے سے یہ مراد کہ حَدِّ شَہْوَت کو نہ پہنچے ہوں۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل،۱/۱۶۰)

۞ غسل میت کے بعد غَسّال (غسل دینے والے) کو غسل کرنا مستحب ہے۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

مُردہ اگر پانی میں گِر جائے

۞ مُردہ اگر پانی میں گر گیا یا اس پر مینھ برسا کہ سارے بدن پر پانی بہہ گیا غسل ہو گیا، مگر زندوں پر جو غسل میّت واجب ہے یہ اس وقت بَرِیُ الذمہ ہوں گے کہ نہلائیں، لٰہذا اگر مُردہ پانی میں مِلا تو بہ نیت غسل اُسے تین بار پانی میں حرکت دے دیں کہ غُسّلِ

مَسْنُون ادا ہو جائے اور ایک بار حرکت دی تو واجب ادا ہو گیا مگر سنت کا مُطالَبہ رہا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی حدیث کل سبب و نسب منقطع الا سببی و نسبی، ۳/۱۰۹)

اگر مَیِّت کے بَدَن کی کھال جھڑتی ہو

۞ اگر میت کے جسم کے کسی حصے کی کھال خود بخود جھڑ رہی ہو تو اس پر پانی نہ ڈالا جائے اور اس کھال کو میت کے ساتھ دفنا دیا جائے۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ میّت کا بدن اگر ایسا ہو گیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال اُدھڑے گی تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہادیں۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۵۸)

مَیِّت کے بال و ناخن کاٹنا

۞ میّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مُونڈنا یا کَترنا یا اُکھاڑنا، ناجائز و مکروہ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اُسی حالت میں دفن کر دیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیے تو کفن میں رکھ دیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی القراءۃ عند المیت، ۳/۱۰۴)

۞ میت کے جسم کا جو عُضْو بیماری وغیرہ کی وجہ سے نکالا گیا ہو اُن سب کو دفنانا ہو گا۔

(دارالافتاء اہلسنّت)

مُتفَرِّق مَدَنی پھول

۞ اگر میت کے جسم کے زخم پر پٹی لگی ہو، نہ اُکھیڑیں۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ کینولہ لگانے کے بعد جو پٹی لگائی گئی ہے نیم گرم پانی ڈالنے سے اگر باآسانی نکل جائے تو نکال دیں ورنہ چھوڑ دیں۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ غسل میت کے بعد اگر خون جاری ہو جائے اور اس سبب سے کَفَن ناپاک ہو جائے تو نہ غسل (دوبارہ) دیا جائے گا اور نہ ہی کفن تبدیل کیا جائے۔ بلکہ اس طرح کا کوئی بھی معاملہ ہو جائے تو غسل اور تکفین میں سے کچھ بھی دوبارہ نہ کیا جائے البتہ بہتر ہے کہ جہاں سے خون بہہ رہا ہو وہاں زیادہ روئی رکھ دیں کہ کفن خراب نہ ہو۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ نہلانے کے بعد اگر ناک کان منہ اور دیگر سوراخوں میں روئی رکھ دیں تو حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ نہ رکھیں۔

(درالمختار معه رد المحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ۱۰٤/۳)

۞ میت کے اِستنجاء کی جگہ کو ڈھیلوں سے صاف کرنے میں حرج نہیں مگر بہتر ہے کہ ہر اُس چیز کے اِستعمال سے بچا جائے جس سے میت کو معمولی سی بھی تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ بغلیں اور دیگر اعضاء جہاں پانی باآسانی نہیں پہنچتا وہاں توجہ سے پانی بہایا جائے۔

۞ غسل کے دوران پانی ڈالتے وقت دعائیں یا کلمہ وغیرہ پڑھنا ضروری نہیں پانی سے پاکی حاصل ہو جائے گی۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ چارپائی پر بھی غسل دیا جاسکتا ہے مگر بہتر ہے کہ اس کے لئے کوئی چارپائی مخصوص کر لی جائے پھر تمام غسل اُسی چارپائی پر دیئے جائیں لیکن اگر کسی نے ایسا نہیں کیا اور استعمالی چارپائی پر بھی غسل دیا تو حرج نہیں لیکن بعد میں بھی اُس چارپائی کو استعمال کیا جائے یونہی چھوڑ دینا اِسراف ہے۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ بعض جگہ دستور ہے کہ عموماً میت کے غسل کے لیے کورے گھڑے بُدھنے (مٹی کے نئے مٹکے اور لوٹے) لاتے ہیں اس کی کچھ ضرورت نہیں، گھر کے استعمالی گھڑے لوٹے سے بھی غسل دے سکتے ہیں اور بعض یہ جہالت کرتے ہیں کہ غسل کے بعد توڑ ڈالتے ہیں، یہ ناجائز وحرام ہے کہ مال ضائع کرنا ہے اور اگر یہ خیال ہو کہ نجس ہو گئے تو یہ بھی فضول بات ہے کہ اوّلاً تو اُس پر چھینٹیں نہیں پڑتیں اور پڑیں بھی تو راجح یہ ہے کہ میت کا غسل نجاستِ حُکمیہ دُور کرنے کے لیے ہے تو مستعمل پانی کی چھینٹیں پڑیں اور مستعمل پانی نجس نہیں، جس طرح زندوں کے وضو وغسل کا پانی اور اگر فرض کیا جائے کہ نجس پانی کی چھینٹیں پڑیں تو دھو ڈالیں، دھونے سے پاک ہو جائیں گے اور اکثر جگہ وہ گھڑے بُدھنے مسجدوں میں رکھ دیتے ہیں اگر نیت یہ ہو کہ نمازیوں کو آرام پہنچے گا اور اُس کا مُردے کو ثواب، تو یہ اچھی نیت ہے اور رکھنا بہتر اور اگر یہ خیال ہو کہ گھر میں رکھنا نحوست ہے تو یہ نِری حماقت اور بعض لوگ گھڑے کا پانی پھینک دیتے ہیں یہ بھی حرام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ۴، ۱/۸۱۶)

۞ غُسلِ میّت کے بعد میت کی آنکھوں میں سُرمہ لگانا خلافِ سنت ہے۔

(دارالافتاء اہلسنّت)

۞ میت کے منہ میں بتیسی لگی ہو اور اگر باآسانی نکل سکے کہ مُردے کو تکلیف نہ ہو تو نکال دی جائے اور اگر تکلیف کا اندیشہ ہو تو نہ نکالی جائے۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ بد مذہب کی میت کو کسی نے غسل دینے کے لیے کہا تو نہ جانا چاہیے کیونکہ بد مذہب کے ساتھ اس طرح کا احسان کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۶۰)

اسلامی بہنوں کے لیے مَدَنی پھول

۞ حَیض یا نِفاس والی یا جُنُبِیہ کا اِنتقال ہوا تو ایک ہی غسل کافی ہے کہ غسل واجب ہونے کے کتنے ہی اسباب ہوں سب ایک غسل سے ادا ہو جاتے ہیں۔

(درالمختار معہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۰۲)

۞ بہتر ہے کہ مرحومہ کے قریبی رشتے دار مثلاً ماں بیٹی بہن بہو وغیرہ اگر ہوں تو اُنہیں بھی غسل میں شامل کر لیا جائے کیونکہ گھر والے نرمی سے غسل دیں گے۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۵۹ بتغیر)

۞ حاملہ (Pregnant) بھی غسل دے سکتی ہے۔

۞ نہلانے والی باطہارت ہو اور اگر جُنُبِیہ (جس پر غسل فرض ہو) نے غسل دیا تو کراہت ہے مگر غسل ہو جائے گا۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۵۹)

۞ اگر میت کے ناخنوں پر نیل پالش لگی ہو اور میت کو تکلیف نہ ہو تو جس قدر ممکن ہو سکے چھڑائیں، اس کے لئے ریموور (Remover) استعمال کر سکتے ہیں۔

(دارالافتاء اہلسنّت)

۞ غسل دیتے وقت جو چادر وغیرہ میت کو اوڑھائی جاتی ہے جب تک اس کے ناپاک ہونے کا یقین نہ ہو اسے ناپاک نہیں کہیں گے لہٰذا اسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(دارالافتاء اہلسنّت)

۞ مرنے کے بعد زینت کرنا (میک اپ و مہندی لگانا وغیرہ) ناجائز ہے۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ عوام میں یہ مشہور ہے کہ غسل میت کے لئے جانے والی اسلامی بہنوں کے ساتھ روحانی مسائل ہو جاتے ہیں اس کی کوئی اصل نہیں یہ محض ایک وہم ہے، اسی طرح یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غیر شادی شدہ کو میت کے قریب نہیں آنا چاہئے اس کی بھی کوئی اَصْل نہیں۔

(دارالافتاء اہلسنّت)

۞ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور منہ بھی دیکھ سکتا ہے صرف غسل دینے اور بلا حائل بدن کو چھونے کی ممانعت ہے۔

(درالمختار معه رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۰۵)

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کا غسلِ میت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے دنیا کے بے وفا ہونے کا احساس ہو، ہر دم موت کا تصور بندھا ہو، تلاوت و عبادت اس کا مشغلہ ہو، ذِکر و دُرود کا سلسلہ ہو تو دونوں جہاں

میں اس کا بیڑا پار ہو جائے۔ آیئے ایسی ہی صفات سے متصف ایک باکردار مبلغ دعوت اسلامی کی مدنی بہار سنئے:

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شُوریٰ کے رکن اور مفتیٔ دعوت اسلامی الحافظ القاری الحاج حضرت علامہ مولانا محمد فاروق العطاری المدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی دین اسلام کے مخلص اور پُرجوش مبلغ تھے۔ زُہد ووَرَع اور تقویٰ وپرہیزگاری میں اپنی مثال آپ تھے روزانہ قرآن پاک کی ایک منزل کی تلاوت فرماتے یوں سات دن میں ایک خَتْمِ قرآن کی سعادت پاتے۔ زبان کا قفل مدینہ بہت مضبوط تھا، جب کوئی آپ سے کلام کرتا تو گفتگو فرماتے ورنہ اکثر خاموش رہتے۔ کبھی قَہْقَہہ لگاتے نہیں دیکھا گیا البتہ ان کے لبوں پر مسکراہٹ ضرور دیکھی جاتی۔ خوش اَخلاق، سنجیدہ اور مِلَنْسار تھے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں بہت متحرک تھے خاص طور پر مَدَنی انعامات اور مَدَنی قافلوں کے بہت پابند تھے۔ اسی طرح ایک اچھے اُستاذ اور مفتی بھی تھے اپنے طلبا کو بڑی توجہ سے سَہْل انداز میں پڑھاتے اور سوال کرنے والے کی تَشَفِّی فرماتے۔ دارالافتاء میں بھی سائل کی بات کو توجہ سے سنتے اور آسان وعام فہم انداز میں جواب دیتے۔ آپ نے تقریباً 4000 فتاویٰ تحریر فرمائے۔ تفسیر جلالین کا تقریباً 1200 صفحات کا حاشیہ لکھا اور تفسیر قرآن صِراطُ الْجِنان کے 6 پاروں پر بھی کام مکمل کر چکے تھے۔ آپ نے ایک بامقصد زندگی گزاری اور دین اسلام کی خدمت میں کوشاں رہتے ہوئے داعیٔ اَجَل کو لَبَّیْک کہا۔ 18 محرم الحرام 1427ھ بمطابق 17 فروری 2006ء بروز جمعۃ المبارک

بابُ المدینہ کراچی میں وِصال ہوا۔ رات تقریباً 10:00 بجے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ کو غسل دیا گیا۔ غسل دینے والے اسلامی بھائیوں کا بیان ہے کہ ہم نے جاگتی آنکھوں سے دیکھا کہ مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ دورانِ غسل مسکرا رہے تھے۔ اس کی گواہی وہاں پر موجود دیگر اسلامی بھائیوں نے بھی دی ہے، گویا کہ آپ سیدنا شیخ سعدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ کے اس شعر کے مِصداق تھے:

یاد داری کہ وقتِ زادنِ تو ہمہ خنداں بدند تو گریاں

آنچناں زی کہ وقتِ مُردنِ تو ہمہ گریاں شوند تو خنداں

یاد رکھ! تو جب دنیا میں آیا تھا تو رو رہا تھا اور لوگ مسکرا رہے تھے، ایسی زندگی بسر کر کہ تیری موت کے وقت لوگ رو رہے ہوں اور تو مسکرا رہا ہو۔

نعت خوانی کے دوران ہونٹوں کی جُنْبِش

غسل دیئے جانے کے بعد اسلامی بھائیوں نے مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہِ کے گرد جمع ہو کر نعت خوانی شروع کر دی۔ تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (مفتی کورس) کے سالِ دُوُم کے ایک طالب علم کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ نعت خوانی کے دوران استاذِ محترم مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج مولانا محمد فاروق عطاری مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے لب ہائے مبارَکہ بھی جنبش کر رہے تھے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کَفَن کا بیان

مَرنے کے بعد انسان کو جو لباس پہنایا جاتا ہے اُسے کَفَن کہتے ہیں، یہ فَرض کِفایہ ہے۔

کَفَن پہنانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَیِّت کو کَفَن پہنانا کارِ ثواب ہے اور کئی اَحادیثِ مبارکہ میں کفن پہنانے والے کے لیے جنّتی حُلّوں اور نفیس ریشمی لباسوں کی بِشارت دی گئی ہے چنانچہ ایک حدیثِ مُبارکہ مُلاحَظہ فرمائیے:

جنّتی لباس

حضرتِ سَیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مَیِّت کو کفنایا (یعنی کَفَن پہنایا) تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے سُنْدُس کا لباس (جنت کا انتہائی نفیس ریشمی لباس) پہنائے گا۔

(معجم کبیر للطبرانی، ۸/ ۲۸۱، حدیث ۸۰۷۸)

کَفَن کے دَرَجے

کَفَن کے تین دَرَجے ہیں:

﴿1﴾ ضَرورت ﴿2﴾ کِفایَت ﴿3﴾ سُنَّت

کَفَن ضرورت

کَفَنِ ضَرورت مرد و عورت دونوں کے لیے یہ کہ جو مُیَسَّر آئے اور کم از کم اتنا ہو کہ سارا

بدن چھپا دے۔(درالمختار معہ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۱۵)

کَفَنِ کِفَایَت

کَفَنِ کِفَایَت مَرد کے لیے دو کپڑے ہیں:

﴿1﴾ لفافہ ﴿2﴾ اِزار

کَفَنِ کِفَایَت عورت کے لیے تین کپڑے ہیں:

﴿1﴾ لفافہ ﴿2﴾ اِزار ﴿3﴾ اَوڑھنی یا

﴿1﴾ لِفافہ ﴿2﴾ قمیص ﴿3﴾ اَوڑھنی

(بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۱۷)

کَفَنِ سُنَّت

مَرد کے لیے کَفَنِ سُنَّت تین کپڑے ہیں:

﴿1﴾ لِفافہ ﴿2﴾ اِزار ﴿3﴾ قمیص

عورت کے لیے کفن سنت پانچ کپڑے ہیں:

﴿1﴾ لفافہ ﴿2﴾ اِزار ﴿3﴾ قمیص

﴿4﴾ سینہ بند ﴿5﴾ اَوڑھنی (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۱۷)

❁ خُنثیٰ مُشکِل (یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامات ہوں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مَرد ہے یا عورت) کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کُسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کَفَن اُسے ناجائز ہے۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث فی التکفین، ۱/ ۱۶۱)

بچوں کو کونسا کَفَن دیا جائے

جو نابالغ حدِ شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کَفَن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اُسے بھی دیئے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا (اِزار) اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے (لفافہ اور اِزار) دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے (لفافہ اور اِزار) دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی الکفن، ۳/۱۱۷)

کَفَن کی تفصیل

﴿1﴾ لفافہ: یعنی چادر میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف سے باندھ سکیں۔

﴿2﴾ اِزار: (یعنی تہبند) چوٹی (یعنی سر کے سِرے) سے قدم تک یعنی لفافے سے اِتنا چھوٹا جو بندش کے لئے زائد تھا۔

﴿3﴾ قمیص: (یعنی کفنی) گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مرد کی کفنی کندھوں پر چیریں اور عورت کے لئے سینے کی طرف۔

﴿4﴾ سینہ بند: پِستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

﴿5﴾ اوڑھنی: تین ہاتھ ہونی چاہیے یعنی ڈیڑھ گز۔

(مَدَنی وصیت نامہ، ص ۱۱ و بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۱۸)

عموماً تیار کفن خرید لیا جاتا ہے اُس کا میت کے قد کے مطابق مسنون سائز کا ہونا

ضَروری نہیں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اِتنا زیادہ ہو کہ اِسراف میں داخِل ہو جائے، لِہٰذا اِحتِیاط اِسی میں ہے کہ تھان میں سے حَسْبِ ضَرورت کپڑا کاٹا جائے۔

(مَدَنی وصیت نامہ، ص ١١، حاشیہ ١)

۞ رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے میت کو کَفَن پہناؤں گا ۞ فَرْض کِفایہ ادا کروں گا ۞ ضَرورتاً تکفین سے قبل مُعاوِنین کو کفن پہنانے کا طریقہ اور سنتیں بتاؤں گا ۞ تختۂ غسل سے کَفَن پر رکھتے ہوئے انتہائی اِحتِیاط اور نرمی برتوں گا اور اس وقت سَتْر پوشی کا خاص طور پر خیال رکھوں گا ۞ مَیِّت کی پیشانی پر اُنگشتِ شَہادت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھوں گا ۞ اِسی طرح سینے پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم لکھوں گا ۞ عِطْر یا خوشبو لگاؤں گا ۞ خاکِ مدینہ اور آبِ زَم زَم مُیَسَّر ہونے کی صورت میں کَفَن اور چہرے پر چھڑکوں گا ۞ اسی طرح غلافِ کعبہ اور دیگر تبرکات بھی کفن میں سینے پر رکھوں گا۔

مَرد کو کَفَن پہنانے کا طریقہ

کفن کو تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دے دیں۔ پھر اس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اُس پر تہبند اور اُس کے اُوپر کفنی رکھیں۔ اَب میت کو اِس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں، اب داڑھی پر (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو ملیں، وہ اَعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔

پھر تہبند اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں۔ اب آخر میں لفافہ بھی اِسی طرح پہلے اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تاکہ سیدھا اُوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔ (مَدَنی وصیت نامہ، ص۱۳)

عورت کو کَفَن پہنانے کا طریقہ

کفن کو تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دے دیں۔ پھر اِس طرح بچھائیں کہ پہلے لفافہ یعنی بڑی چادر اُس پر تہبند اور اُس کے اُوپر کفنی رکھیں۔ اَب میت کو اِس پر لٹائیں اور کفنی پہنائیں اب اُس کے بالوں کے دو حصے کر کے کفنی کے اُوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اِس کا طول آدھی پُشت سے نیچے تک اور عرض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اُڑھاتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سر پر اُوڑھتی ہیں یہ خلافِ سنت ہے۔ اب تمام جسم پر خوشبو ملیں، وہ اَعضاء جن پر سجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گھٹنوں اور قدموں پر کافور لگائیں۔ پھر تہبند اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں۔ اب آخر میں لفافہ بھی اِسی طرح پہلے اُلٹی جانب سے پھر سیدھی جانب سے لپیٹیں تاکہ سیدھا اُوپر رہے۔ سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔ پھر آخر میں سینہ بند پِستان کے اوپر والے حصے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔ (آجکل عورتوں کے کفن میں بھی لفافہ ہی آخر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کفنی کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخر میں ہو) (مَدَنی وصیت نامہ، ص۱۳)

کفن کیسا ہونا چاہئے

۞ کَفَن اچھا ہونا چاہیے یعنی مَرد عیدَین و جُمُعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اُس قیمت کا ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے، مُردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کَفَن سے تَفَاخُر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی الکفن، ۳/۱۱۲)

۞ سفید کَفَن بہتر ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے مُردے سفید کپڑوں میں کفناؤ۔ (ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء ما یستحب من الاکفان، ۲/۳۰۱، حدیث ۹۹۶)

۞ پرانے کپڑے کا بھی کفن ہوسکتا ہے، مگر پرانا ہو تو دُھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے۔ (جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۵)

۞ کفن اگر آبِ زم زم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے تَر کیا ہوا ہو تو سعادت ہے۔

(مَدَنی وصیت نامہ، ص ۴)

مُتَفَرِّق مَدَنی پھول

۞ مَیِّت کے دونوں ہاتھ کروٹوں میں رکھیں، سینہ پر نہ رکھیں کہ یہ کُفّار کا طریقہ ہے۔ (درالمختار معہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۰۵) بعض جگہ ناف کے نیچے اس طرح رکھتے ہیں جیسے نماز کے قیام میں، یہ بھی نہ کریں۔ (بہارشریعت، حصہ ۴، ۱/۸۱۶)

۞ میّت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اُسی کے مال سے ہونا چاہیے۔ (ردالمحتار، کتاب

الصلوة ، باب صلوة الجنازة ، مطلب: فی الکفن ،۳/۱۱٤)

۞ کسی نے وصیت کی کہ کفن میں اُسے دو کپڑے دیئے جائیں تو یہ وصیت جاری نہ کی جائے، تین کپڑے دیئے جائیں اور اگر یہ وصیت کی کہ ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ بھی نافذ نہ ہوگی مُتَوَسِّط درجہ کا دیا جائے۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: : فی الکفن، ۱۱۲/۳)

۞ علما ومشائخ کو باعمامہ دَفن کیا جاسکتا ہے، عام لوگوں کی میّت کو مَع عمامہ دفنانا منع ہے۔ البتہ عام لوگوں میں سے بھی اگر کسی نے وصیت کی کہ مجھے باعِمامہ دَفن کیا جائے تو اس کی وصیت پرعمل کرتے ہوئے اُسے بھی باعمامہ دَفن کیا جائے۔(درالمختار معه ردالمحتار، کتاب الصلوة ، باب صلوة الجنازة ، مطلب: فی الکفن ، ۱۱۲/۳ ملتقطاً)

۞ بعدِ غُسلِ میّت، کَفَن میں چہرہ چھپانے سے قبل، پہلے پیشانی پر اَنگُشتِ شہادت سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھئے۔(مَدَنی وصیت نامہ،ص۴)

۞ اِسی طرح سینے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مَدَنی وصیت نامہ،ص۵)

۞ دِل کی جگہ پر یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم(مَدَنی وصیت نامہ،ص۵)

۞ ناف اور سینے کے درمیانی حِصّہ کَفَن پر: یاغوثِ اعظم دستگیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، یا امام ابو حَنِیْفَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، یا اِمام اَحْمَد رضا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، یا شیخ ضیاء الدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شہادت کی اُنگلی سے لکھیں۔(مَدَنی وصیت نامہ،ص۵)

اپنے پیر صاحب کا نام بھی لکھ سکتے ہیں جیسے یا عَطَّار۔

۞ نیز ناف کے اُوپر سے لے کر سر تک تمام حِصّہ کَفَن پر (علاوہ پُشت کے) ''مدینہ مدینہ'' لکھا جائے۔ یاد رہے! یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صِرف اُنگشتِ شہادت سے لکھنا ہے اور کوئی سیِّد صاحب یا عالِمِ دِین لکھیں تو سعادت ہے۔

۞ دونوں آنکھوں پر مدینۃُ المُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا کی کَھجور کی گُٹھلیاں رکھ دی جائیں۔ (مَدَنی وصیت نامہ، ص ۵)

۞ اگر کسی اسلامی بہن کے مخصوص ایام ہوں یا حامِلہ ہو تو وہ میِّت کو دیکھ سکتی ہے اس میں کوئی حَرَج نہیں۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ کَفَن کے کپڑے کو سلائی مشین (یا ہاتھ) سے سلائی لگا سکتے ہیں۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

کَفَن کے لئے تین اَنمول تحفے

﴿1﴾ امیرالمؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابوبکْر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو ہر نماز (یعنی فرض سنّتیں وغیرہ پڑھنے) کے بعد عہد نامہ پڑھے، فرشتہ اسے لکھ کر مُہر لگا کر قیامت کے لئے اُٹھا رکھے، جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس بندے کو قبر سے اٹھائے، فرشتہ وہ نَوِشتہ (یعنی دستاویز) ساتھ لائے اور نِدا کی جائے: عہد والے کہاں ہیں؟ انہیں عہد نامہ دیا جائے۔ امام حکیم ترمذی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اسے روایت کر کے فرمایا: ''امام طاؤس رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کَفَن میں لکھا گیا۔'' (درمنثور، پ٦، مریم، تحت الآیۃ ٨٧، ٥/ ٥٤٢)

امام فقیہ ابن عُجَیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا: جب یہ عہد نامہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالٰی اسے سُوالِ نَکِیرَین و عذابِ قَبْر سے اَمان دے، (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۰۹) عہد نامہ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ

الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اِنِّیْۤ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِی ھٰذِہِ الْحَیَاۃِ

الدُّنْیَا بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ

لَاشَرِیْکَ لَکَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ

فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِی اِلٰی نَفْسِیْ

تُقَرِّبْنِی مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَاۤ اَثِقُ

اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ لِیْ عَھْدًا عِنْدَکَ

تُؤَدِّیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

(درمنثور، پ۱٦، مریم، تحت الآیة۸۷، ۵/ ۵٤۲)

﴿2﴾ جو یہ دعا میت کے کفن میں لکھے اللہ تعالٰی قیامت تک کے لیے اس سے عذاب اُٹھالے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ یَاعَالِمَ السِّرِّ یَاعَظِیْمَ الْخَطَرِ یَاخَالِقَ الْبَشَرِ یَامُوْقِعَ الظَّفَرِ یَامَعْرُوْفَ الْاَثَرِ یَاذَا الطَّوْلِ وَالْمَنِّ یَاکَاشِفَ الضَّرِّ وَالْمِحَنِ یَآاِلٰـہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَرِّجْ عَنِّیْ ھُمُوْمِیْ وَاکْشِفْ عَنِّیْ غُمُوْمِیْ وَصَلِّ اللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ.

(فتاوٰی رضویہ، ۹/۱۰۹)

﴿3﴾ جو یہ دعا کسی پرچے پر لکھ کر مَیِّت کے سینے پر کَفَن کے نیچے رکھ دے تو عذابِ قبر نہ ہو اور نہ مُنکَر نکِیر نظر آئیں۔

لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

(فتاوٰی رضویہ، ۹/۱۰۸)

مَدَنی مشورہ: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے ''کَفَن کے تین انمول تحفے'' نامی پرچے خرید کر اپنے پاس رکھ لیجئے اور مسلمانوں کی فوتگی کے مواقع پر پیش کر کے ثواب کمایئے نیز کفن بیچنے والوں اور تجہیز وتکفین کرنے والے سماجی اداروں کو بھی پیش کیجئے کہ وہ ہر کفن کے ساتھ ایک پرچہ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ دے دیا کریں۔

نمازِ جنازہ کا بیان

نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے یعنی کوئی ایک بھی ادا کرلے تو سب بَرِیُّ الذِّمَّہ ہوگئے ورنہ جن جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے وہ سب گنہگار ہوں گے۔(فتاوی تاتارخانیہ، کتاب الصلوۃ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز،۲/۱۵۳) اِس کے لئے جماعت شرط نہیں، ایک شخص بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہوگیا۔(عالمگیری، کتاب الصلوۃ،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاۃ علی المیت،۱/۱۶۲) اس کی فرضیت کا انکار کُفْر ہے۔(درالمختار معہ رد المحتار،کتاب الصلوۃ ، باب صلوۃ الجنازۃ،۳/۱۲۰)

میت کے تعلق سے نماز جنازہ کی 7 شرطیں

نماز جنازہ میں میّت سے تعلق رکھنے والی یہ سات شرطیں ہیں:

﴿1﴾ میّت کا مسلمان ہونا ﴿2﴾ میّت کے بَدَن و کَفَن کا پاک ہونا ﴿3﴾ جنازہ کا وہاں موجود ہونا یعنی کُل یا اکثر یا نِصْف مَع سر کے موجود ہونا، لٰہذا غائب کی نماز نہیں ہوسکتی ﴿4﴾ جنازہ زمین پر رکھا ہونا یا ہاتھ پر ہو مگر قریب ہو، اگر جانور وغیرہ پر لَدا ہو نماز نہ ہوگی ﴿5﴾ جنازہ مُصَلِّی (نمازی) کے آگے قبلہ کو ہونا، اگر مُصَلِّی کے پیچھے ہوگا نماز صحیح نہ ہوگی ﴿6﴾ میّت کا وہ حصہ بدن جس کا چھپانا فرض ہے چُھپا ہونا ﴿7﴾ میّت امام کے محاذی (سامنے) ہو یعنی اگر ایک میّت ہے تو اُس کا کوئی حِصّۂ بَدَن امام کے مَحاذی ہو اور چند ہوں تو کسی ایک کا حصہ بَدَنِ امام کے مَحاذی ہونا کافی ہے۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: ھل یسقط فرض...الخ،۳/۱۲۱-۱۲۳)

ان شرائط کی کچھ تفصیل

۞ میّت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا لہٰذا بچہ اگر مُردہ پیدا ہوا تو اُس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۲۶ ملخصاً)

۞ چھوٹے بچے کے ماں باپ دونوں مسلمان ہوں یا ایک تو وہ مسلمان ہے، اُس کی نماز پڑھی جائے اور دونوں کافر ہیں تو نہیں پڑھی جائے۔ (بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۲۶)

۞ بَدَن پاک ہونے سے یہ مُراد ہے کہ اُسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تَیَمُّم کرایا گیا ہو اور کَفَن پہنانے سے پیشتر اُس کے بَدَن سے نَجاسَت نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نَجاسَت خارج ہوئی اور کَفَن آلودہ ہوا تو حَرَج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۲۲ ملتقطًا)

۞ بغیر غسل نماز پڑھی گئی نہ ہوئی، اُسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قَبْر میں رکھ چکے، مگر مِٹّی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قَبْر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مِٹّی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے، لہٰذا اب اُس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غُسل ہوئی تھی اور اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائے گی۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۲۱)

۞ اگر جنازہ اُلٹا رکھا یعنی امام کے دہنے میّت کا قدم ہو تو نماز ہو جائے گی مگر قصداً ایسا کیا تو گنہگار ہوئے۔ (در المختار معہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۲۴)

۞ اگر قبلہ کے جاننے میں غَلَطی ہوئی یعنی میّت کو اپنے خیال سے قبلہ ہی کو رکھا تھا مگر حقیقۃً قبلہ کو نہیں تو مَوضَعِ تَحَرّی میں (یعنی جہاں تحری کا حکم ہو) اگر تَحَرّی[1] کی نماز ہو گئی ورنہ نہیں۔

(در المختار معہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، الخ، ۳/۱۲٤)

خُودکُشی کرنے والے کی نماز کا حکم

۞ جس نے خُودکُشی کی حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ ہے، مگر اُس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے گی اگرچہ قصداً خودکشی کی ہو، جو شخص رَجم کیا گیا (سزا کے طور پر پتھر مار مار کر ہلاک کیا گیا) یا قصاص (قتل کے بدلے) میں مارا گیا، اُسے غسل دیں گے اور نماز پڑھیں گے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: ھل یسقط فرض... الخ، ۳/۱۲۷ وعالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاۃ علی المیت، ۱/۱۶۳)

جنازے کی نیّتیں

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے تحریر کردہ جنازے کے مَدَنی پھولوں کی روشنی میں کچھ نیّتیں فرمالیجئے۔

۞ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے نمازِ جنازہ پڑھوں گا

---

[1] ......جب کسی موقع پر حقیقت معلوم کرنا دشوار ہو جائے تو سوچے اور جس جانب گمان غالب ہو عمل کرے اس سوچنے کا نام تحری ہے۔ تحری پر عمل کرنا اس وقت جائز ہے جب دلائل سے پتہ نہ چلے دلیل ہوتے ہوئے تحری پر عمل کرنے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۷، ۳/۶۶۱)

۞ فرضِ کفایہ ادا کروں گا ۞ مرحوم کے عزیزوں کی دِلجُوئی کروں گا ۞ مرحوم کے لیے دُعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کروں گا ۞ بعد نماز مَسنُون طریقہ پر جَنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دوں گا (یعنی پہلے سیدھے سرہانے پھر سیدھی پائنتی (سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سرہانے پھر اُلٹی پائنتی) ۞ ہر بار دس دس، کُل چالیس قدم چل کر چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کا حق دار بنوں گا ۞ جنازے کو کندھا دیتے وقت لوگوں کو اِیذا اور دھکے دینے سے بچوں گا ۞ اپنا جنازہ اٹھنے اور دفن ہونے کو یاد کر کے فکرِ آخرت کروں گا۔

نمازِ جنازہ کون پڑھائے؟

نمازِ جَنازہ میں امامت کا حق بادشاہِ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امام جمعہ، پھر امام محلّہ، پھر ولی کو، امام محلّہ کا ولی پر تقدُّم بطورِ استحباب ہے اور یہ بھی اُس وقت کہ ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔ (غنیة المتملی، فصل فی الجنائز، ص٥٨٤ و درالمختار معه رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ٣/ ١٣٩-١٤١)

نمازِ جنازہ کے ارکان اور سنّتیں

نماز جنازہ میں دو رکن ہیں:

﴿1﴾ چار بار اَللّٰهُ اَکْبَر کہنا ﴿2﴾ قِیام

نماز جنازہ میں تین سنّت مُؤکدہ ہیں:

﴿1﴾ ثنا ﴿2﴾ دُرود شریف ﴿3﴾ مَیّت کے لیے دعا

(درالمختار معه ردالمحتار، کتاب الصلوة، باب صلاة الجنازة، ٣/ ١٢٤)

نمازِ جنازہ کا طریقہ[1] (حنفی)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ " نمازِ جنازہ کا طریقہ " صفحہ 8 پر جنازے کی نماز کا طریقہ یوں تحریر فرماتے ہیں:

مقتدی اس طرح نیت کرے: " میں نیت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نماز کی واسطے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے، دعا اِس میّت کے لیے، پیچھے اِس امام کے۔" (فتاویٰ تاتارخانیہ، کتاب الصلوۃ، الفصل الثانی والثلاثون فی الجنائز، ۲/۱۵۳) اب امام و مقتدی پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔ اس میں " وَتَعَالٰی جَدُّکَ " کے بعد " وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ " پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اٹھائے " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہیں پھر دُرودِ ابراہیم پڑھیں پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہیں اور دعا پڑھیں (امام تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ، باقی تمام اَذکار امام و مقتدی سب آہستہ پڑھیں) دُعا کے بعد پھر " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہیں اور ہاتھ لٹکا دیں پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۳۶ ماخوذاً)

ثناء

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ
وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ.

---

1 ......نمازِ جنازہ سے پہلے مرحوم کے حقوق اور نماز کے طریقہ سے متعلق اعلان کیجئے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ یہ اعلان کتاب کے آخر میں اس عنوان سے ہے۔ " بالغ کی نمازِ جنازہ سے قبل یہ اعلان کیجئے "

پاک ہے تو اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیری تعریف برتر ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

درود ابراھیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٓ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰیٓ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰیٓ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! دُرود بھیج (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا (سیّدنا) ابراہیم پر اور ان کی آل پر بیشک تو ہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ)! برکت نازِل کر (ہمارے سردار) محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازِل کی (سیّدنا) ابراہیم اور ان کی آل پر بیشک تو ہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔

بالِغ مرد و عورت کے جنازے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثٰنَا ط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.

(مستدرك حاكم، كتاب الجنائز، ادعية صلاة الجنازة، ۱/۶۸۴، حديث ۱۳۶۶)

الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور ہمارے ہر فوت شدہ کو اور ہمارے ہر حاضر کو اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو۔ الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے تو اس کو ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کے جنازے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

(کنز الدقائق، کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، ص۵۲)

الٰہی! اِس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنادے اور اس کو ہمارے لئے اَجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنادے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغہ لڑکی کے جنازے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً.

(کنزالدقائق، کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، ص۵۲ و جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، ص۱۳۸)

الٰہی! اِس (لڑکی) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے اَجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والی بنادے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنادے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

۞ جو پیدائشی پاگل ہو یا بالغ ہونے سے پہلے پاگل ہو گیا ہو اور اسی پاگل پن میں موت

واقع ہوئی تو اُس کی نمازِ جنازہ میں نابالغ کی دعا پڑھیں گے۔(جوهرة نيرة، كتاب الصلوة، باب الجنائز، ص۱۳۸ و غنية المتملي، فصل في الجنائز، ص۵۸۷)

جنازہ پڑھ کر دعا کیجئے

نمازِ جنازہ کے بعد صفیں توڑ کر میت کے لیے مختصراً دعا کیجئے، حدیث پاک میں بھی جنازہ پڑھ کر دعا کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابُو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مَدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم میت پر نماز پڑھ لو تو اس کے لیے خلوصِ دل سے دعا کرو۔

(ابوداود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ۳/۲۸۲، حدیث ۳۱۹۹)

مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: دعا بعد نماز جنازہ سنتِ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہے اور سنتِ صحابی بھی، چنانچہ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شاہِ حبشہ نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھی اور بعد میں دعا مانگی۔ حضرت عبد اللّٰہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ ایک جنازہ پر پہنچے نماز ہو چکی تھی تو آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ نماز تو پڑھ چکے میرے ساتھ مل کر دعا تو مانگ لو۔ جن فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام نے اس دعا سے منع کیا اس کی صورت یہ ہے کہ سلام کے بعد یونہی کھڑے کھڑے دعا مانگی جائے جس سے آنے والے کو نماز کا دھوکا ہو یا بہت لمبی دعائیں مانگی جائیں جس سے بلا وجہ دفن میں بہت دیر ہو جائے۔

(مرآۃ المناجیح، جنازے کے ساتھ چلنے اور اس پر نماز پڑھنے کا بیان، ۲/۴۷۹)

جنازے کی پوری جماعت نہ ملے تو؟

۞ مسبوق (یعنی جس کی بعض تکبیریں فوت ہو گئیں وہ) اپنی باقی تکبیریں امام کے سلام

پھیرنے کے بعد کہے اور اگر یہ اَندیشہ ہو کہ دُعا وغیرہ پڑھے گا تو پوری کرنے سے قبل لوگ جنازے کو کندھے تک اُٹھالیں گے تو صرف تکبیریں کہہ لے دُعا وغیرہ چھوڑ دے۔

(درالمختار معہ رد المحتار ، کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنازۃ،۳/۱۳۶)

۞ چوتھی تکبیر کے بعد جو شخص آیا وہ (جب تک امام نے سلام نہیں پھیرا) شامل ہوجائے اور امام کے سلام کے بعد تین بار" اَللّٰہُ اَکْبَر" کہے،(درالمختار معہ رد المحتار، کتاب الصلوۃ،باب صلاۃ الجنازۃ،۳/۱۳۶) پھر سلام پھیر دے۔

جوتے پر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھنا

۞ جوتا پہن کر اگر نمازِ جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور جوتا اُتار کر اُس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ایک سوال کے جواب میں اِرشاد فرماتے ہیں:

" اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی ان کی نماز نہ ہوئی، احتیاط یہی ہے کہ جوتا اُتار کر اُس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔" (فتاویٰ رضویہ،۹/۱۸۸)

جنازے میں کتنی صفیں ہوں

۞ بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صفیں ہوں کہ حدیث پاک میں ہے:" جس کی نماز (جنازہ) تین صفوں نے پڑھی اس کی مغفرت ہوجائے گی۔" اگر کل سات ہی آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صف میں تین کھڑے ہوجائیں دوسری میں دو اور تیسری

میں ایک۔ (غنیة المتملی، فصل فی الجنائز، ص۵۸۸) ۞ جنازے میں پچھلی صف تمام صفوں سے افضل ہے۔ (درالمختارمعہ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۳۱)

جنازہ سے متعلق متفرق مدنی پھول

۞ امام نے پانچ تکبیریں کہیں تو پانچویں تکبیر میں مقتدی امام کی متابعت نہ کرے بلکہ چپ کھڑا رہے جب امام سلام پھیرے تو اُس کے ساتھ سلام پھیر دے۔ ۞ جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اُسے بغیر نماز پڑھے واپس نہ ہونا چاہئے اور نماز کے بعد اولیائے میّت سے اجازت لے کر واپس ہوسکتا ہے اور دفن کے بعد اجازت کی حاجت نہیں۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الخامس فی الصلاۃ علی المیت، ۱/۱۶۵) ۞ اگر کوئی کنویں میں گر کر مر گیا یا اس کے اوپر مکان گر پڑا اور مردہ نکالا نہ جاسکا تو اُسی جگہ اُس کی نماز پڑھیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی تعظیم اولی الامر واجب، ۳/۱۴۷) ۞ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے اور سواری پر ہو تو آگے چلنا مکروہ اور آگے ہو تو جنازہ سے دور ہو۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فیالجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ، ۱/۱۶۲ وصغیری شرح منیة المصلی، فصل فی الجنائز، ص۲۹۲) ۞ اگر لوگ بیٹھے ہوں اور نماز کے لیے وہاں جنازہ لایا گیا تو جب تک رکھا نہ جائے کھڑے نہ ہوں۔ (درالمختارمعہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۶۰) ۞ اگر کسی جگہ بیٹھے ہوں اور وہاں سے جنازہ گزرا تو کھڑا ہونا ضروری نہیں، ہاں جو شخص ساتھ جانا چاہتا ہے وہ اُٹھے اور جائے۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ، ۱/۱۶۲) ۞ جب جنازہ رکھا جائے تو یوں نہ رکھیں کہ قبلہ کو پاؤں ہوں یا سر بلکہ آڑا رکھیں کہ داہنی کروٹ قبلہ کو ہو۔ (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،

الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ،۱/۱۶۲) ۞ جنازے پر جو چادر ڈالی جائے وہ قرآنی آیتوں والی نہ ہوتو بہتر ہے کیونکہ بعض اوقات یہ چادر پیروں تک چلی جاتی ہے۔ ۞ جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امام اہل سنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قصیدۂ دُرود "کعبے کے بدرُ الدجیٰ تم پہ کروروں دُرود" پڑھیں۔ (اِس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف اکابر عُلمائے اہلسنّت[1] ہی کا کلام پڑھا جائے) (مَدَنی وصیت نامہ، ص ۵)

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے "مردے کے صدمے" میں جنازے کے کچھ مَدَنی پھول تحریر فرمائے ہیں انہیں بھی مُلاحظہ فرمایئے:

"جَنازہ باعثِ عبرت ہے" کے پندرہ حروف کی نسبت سے جنازے کے 15 مَدَنی پھول

۞ 4 فرامینِ مصطفےٰ: ﴿1﴾ جسے کسی جنازہ کی خبر ملے وہ اہل میّت کے پاس جا کر ان

[1] ...... امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب" صفحہ ۲۳۷ پر فرماتے ہیں: عافیت اسی میں ہے کہ مستند علمائے اہلسنت کا کلام سنا جائے، اردو کلام سننے (پڑھنے) کے لیے مشورۃً "نعت رسول" کے سات حروف کی نسبت سے سات اسمائے گرامی حاضر ہیں:
﴿۱﴾ امامِ اہل سنّت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (حدائقِ بخشش) ﴿۲﴾ استاذِ زَمن حضرت مولٰینا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان (ذوقِ نعت) ﴿۳﴾ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مَدّاحُ الحبیب حضرت مولٰینا جمیل الرحمٰن رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْقَوِی (قبالۂ بخشش) ﴿۴﴾ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتی اعظم ہند مولٰینا مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان (سامانِ بخشش) ﴿۵﴾ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام حضرتِ مولٰینا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان (بیاضِ پاک) ﴿۶﴾ خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (ریاضُ النعیم) ﴿۷﴾ مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان (دیوانِ سالک)۔"
نیز عشق ومحبت کی چاشنی سے تربتر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا کلام "وسائلِ بخشش"۔

کی تعزِیَت کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھے، پھر اگر جنازے کے ساتھ جائے تو اللہ تعالیٰ دو قیراط اَجر لکھے، پھر اُس پر نماز پڑھے تو تین قیراط، پھر دفن میں حاضر ہو تو چار اور ہر قیراط کوہِ اُحُد (یعنی اُحُد پہاڑ) کے برابر ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۴۰۱/۹ وعمدة القاری، کتاب الایمان، باب اتباع الجنائز من الایمان، ۴۰۰/۱، تحت الحدیث ۴۷)

﴿2﴾ مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب فوت ہو جائے تو اُسکے جنازے میں شریک ہو (مسلم، کتاب السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام، ص ۱۱۹۲، حدیث ۲۱۶۲ ملخصًا) ﴿3﴾ جب کوئی جَنَّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلے اور جو اِس کے پیچھے چلے اور جنھوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔(فردوس بمأثور الخطاب، ۲۸۲/۱، حدیث ۱۱۰۸) ﴿4﴾ بندۂ مؤمن کو مرنے کے بعد سب سے پہلی جزا یہ دی جائے گی کہ اس کے تمام شرکائے جنازہ کی بخشش کردی جائے گی۔(مسند البزار، ۸۶/۱۱، حدیث ۴۷۹۶)

جنازے کا ساتھ دینے کا ثواب

۞ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ خُداوندی میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے مَحْض تیری رِضا کے لئے جنازے کا ساتھ دیا، اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس دن وہ مرے گا، فرشتے اُس کے جنازے کے ہمراہ چلیں گے اور میں اس کی مغفرت کروں گا۔(شرح الصدور، باب مشی الملئکة...الخ، ص۹۷)

جنازہ دیکھ کر پڑھنے کا وِرْد

۞ حضرت سَیِّدُنا مَالک بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بعد وفات کسی نے خواب

میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا؟ کہا: ایک کلمے کی وجہ سے بخش دیا جو حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ جنازہ دیکھ کر کہا کرتے تھے۔ (وہ کلمہ یہ ہے) سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ (یعنی وہ ذات پاک ہے جو زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی) لہٰذا میں بھی جنازہ دیکھ کر یہی کہا کرتا تھا، یہ کلمہ (کہنے) کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، باب منامات المشائخ، ۵/۲۶۶ ملخصًا)

۞ جنازے میں رضائے الٰہی، فرض کی ادائیگی، میّت اور اس کے عزیزوں کی دِلجوئی وغیرہ اچھی اچھی نیتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔

۞ جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے انجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے منوں مٹی تلے دفن کیا جانے والا ہے، اسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔ اِس طرح غور و فکر کرنا عبادت اور کارِ ثواب ہے۔

۞ جنازے کو کندھا دینا کارِ ثواب ہے، سَیِّدُ الْمُرسلین، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا جنازہ اٹھایا تھا۔ (طبقات کبریٰ لابن سعد، ۳/۳۲۹ و بنایۃ، کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، فصل فی حمل الجنازۃ، ۳/۲۴۲ ملخصًا)

جنازے کو کندھا دینے کا ثواب

۞ حدیث پاک میں ہے: "جو جنازہ لے کر چالیس قدم چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ

مٹا دیئے جائیں گے۔" نیز حدیث شریف میں ہے: "جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی حَتمی (یعنی مُستَقِل) مغفرت فرمادے گا" (جوهرة نيرة، كتاب الصلوة، باب الجنائز، ص۱۳۹ و درمختار معه رد المحتار، كتاب الصلوة، باب صلاة الجنائز، مطلب: في حمل الميت، ۳/۱۵۸ و بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۲۳)

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ

۞ سنت یہ ہے کہ یکے بعد دِیگرے چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس دس قدم چلے۔ پوری سنت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِر ہانے کندھا دے پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف) پھر اُلٹے سِر ہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس دس قدم چلے تو کُل چالیس قدم ہوئے۔ (عالمگيري، كتاب الصلوة، باب الحادي والعشرون في الجنائز، الفصل الرابع في حمل الجنازة، ۱/۱۶۲ و بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۲۲) بعض لوگ جنازے کے جُلوس میں اِعلان کرتے رہتے ہیں، دو دو قدم چلو! ان کو چاہیے کہ اس طرح اعلان کیا کریں: "دس دس قدم چلو"

اِحتیاط فرمائیں

۞ جنازے کو کندھا دیتے وقت جان بوجھ کر ایذا دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

بچے کا جنازہ اٹھانے کا طریقہ

۞ چھوٹے بچے کا جنازہ اگر ایک شخص ہاتھ پر اُٹھا کر لے چلے تو حَرَج نہیں اور یکے بعد دِیگرے لوگ ہاتھوں میں لیتے رہیں۔(عالمگیری، کتاب الصلوۃ،باب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الرابع فی حمل الجنازۃ،۱/۱۶۲) عورتوں کو (بچہ ہو یا بڑا کسی کے بھی) جنازے کے ساتھ جانا ناجائز وممنوع ہے۔(بہارِشریعت،حصہ۴،۱/۸۲۳ و درالمختارمعہ رد المحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: فی حمل المیت، ۳/۱۶۲)

کیا شوہر بیوی کے جنازے کو کندھا دے سکتا ہے

۞ شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے،قبر میں بھی اُتار سکتا ہے اور منہ بھی دیکھ سکتا ہے صِرف غسل دینے اور بلا حائل بدن کو چھونے کی ممانعت ہے۔

(بہارِشریعت،حصہ۴،۱/۸۱۳)

۞ جنازے کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت یا حمد ونعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔(دیکھئے: فتاویٰ رضویہ،۹/۱۳۹تا۱۵۸)

جنازہ آگے آگے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

قَبْر و دَفْن کا بیان

مَیِّت کو دَفْن کرنا فرض کِفایہ ہے اور دَفْن کرنے سے مراد یہ ہے کہ گڑھا کھود کر اس میں میت رکھیں اور اوپر تختے لگا کر مٹی بھر دیں یہ جائز نہیں کہ میّت کو زمین پر رکھ دیں اور چاروں طرف سے دیواریں قائم کر کے بند کر دیں۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...الخ، ۱/ ۱۶۵و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/ ۱۶۳)

قبر آخرت کی منزلوں میں سب سے پہلی منزل ہے اگر یہ آسان ہوگئی تو اس کے بعد والی منزلیں اس سے آسان ہوں گی اور اگر یہاں مشکل ہوئی تو آگے اس سے بھی زیادہ مشکل مُعامَلہ ہوگا لہٰذا عَقْل مَند وہی ہے جو اپنی موت اور قبر میں اُترنے کو یاد کرے اور ابھی سے اس کے لیے تیاری کرے۔

اس کے لیے تیاری کرو

حضرت سَیِّدُنا براء بن عَازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبر کے کنارے بیٹھے اور اِتنا روئے کہ آپ کی چَشْمانِ اَقْدَس (یعنی پاکیزہ آنکھوں) سے نکلنے والے آنسوؤں سے مِٹی نَم (یعنی گیلی) ہوگئی۔ پھر فرمایا: اِس (قبر) کے لئے تیاری کرو۔ (ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحزن والبکاء، ٤/٤٦٦، حدیث ٤١٩٥)

قَبْر میں میرے ساتھ کوئی بھی نہ ہوگا

امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے غلام حضرت سیِّدُنا ہانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عُثمانِ غَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اِس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی رِیش (یعنی داڑھی) مبارک تر ہو جاتی۔ (ترمذی، کتاب الزھد، ۱۳۸/۴، حدیث ۲۳۱۵)

المواعظ العُصفُوریۃ میں اس حکایت کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اُس میں کچھ یوں بھی ہے کہ جب حضرت سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے قبر کو دیکھ کر بہت زیادہ رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے اپنی تنہائی یاد آجاتی ہے کیوں کہ قبر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کے لیے اُس کی دُنیا قید خانہ ہے اُس کے لیے اُس کی قبر جنت اور جس کے لیے اُس کی دُنیا جنت ہے اُس کی قبر اُس کے لیے قید خانہ ہے، جس کے لئے دنیا کی زندگی بطورِ قید تھی موت اُس کی رِہائی کا پیغام ہے، جس نے دُنیا میں نفسانی خواہشات کو ترک کیا وہ آخرت میں پورا پورا حصہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دُنیا اِسے چھوڑے وہ خود دُنیا کو چھوڑ چکا ہو اور اپنے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قَبْل اُس سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قبر کا معاملہ اُس کی دُنیوی زندگی کے مطابق ہے یعنی نیکیوں میں زندگی گزاری تو قبر میں راحتیں اور اگر بدیاں کرتے ہوئے مرا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (مواعظہ حسنہ، ص ۶۱)

قبْر کا مَیِّت سے خِطاب

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب مَیِّت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے: اے انسان! تجھ پر افسوس ہے تجھے میرے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈالا تھا؟ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میں آزمائشوں، تاریکیوں، تنہائی اور کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، جب تو مجھ پر سے آگے پیچھے قدم رکھتا گزرا کرتا تھا تو تجھے کونسا غُرور گھیرے ہوتا تھا؟ اگر میت نیک ہوتی ہے تو اس کی طرف سے کوئی جواب دینے والا قبر کو جواب دیتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں ہے یہ شخص نیکیوں کا حکم دیتا اور بُرائیوں سے روکا کرتا تھا۔ قبر کہتی ہے: تب تو میں اس کے لئے سبزے میں تبدیل ہو جاؤں گی، اس کا جسم نورانی بن جائے گا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کے قربِ رحمت میں جائے گی۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الخامس والاربعون فی بیان القبر و سؤالہ، ص۱۷۰ و معجم کبیر، ۲۲/۳۷۷، حدیث۹۴۲)

تُو نے عبرت کیوں نہ حاصل کی

حضرت محمد بن صَبِیْح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسے عذاب دیا جاتا ہے تو اس کے قریبی مُردے کہتے ہیں: اے اپنے بھائیوں اور ہمسائیوں کے بعد دنیا میں رہنے والے! کیا تو نے ہمارے جانے سے کوئی نصیحت حاصل نہ کی؟ اور تیرے سامنے ہمارا مر کر قبروں میں دَفْن ہو جانا کوئی قابلِ غور بات نہ تھی؟ تو نے ہماری موت سے ہمارے اَعمال خَتْم ہوتے دیکھے؟ لیکن تو زندہ رہا اور تجھے عمل

کرنے کی مہلت دی گئی، مگر تو نے اس مہلت کو غنیمت نہ جانا اور نیک اعمال نہ کیے اور اس سے زمین کا وہ ٹکڑا کہتا ہے: اے دنیا کے ظاہر پر اترانے والے! تو نے اپنے ان رشتہ داروں سے عبرت کیوں نہ حاصل کی جو دنیاوی نعمتوں پر اِترایا کرتے تھے مگر وہ تیرے سامنے میرے پیٹ میں گم ہو گئے، ان کی موت انہیں قبروں میں لے آئی اور تو نے انہیں کندھوں پر سوار اس منزل کی طرف آتے دیکھا کہ جس سے کوئی راہِ فرار نہیں ہے۔ (مكاشفة القلوب، الباب الخامس والاربعون فی بیان القبر و سؤاله، ص ۱۷۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قبر کے اندرونی حالات پر خوب غور فرمایا کرتے ہیں اور افسوس! ہم بارہا قبریں دیکھتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے، کاش! ہم بھی سنجیدگی سے غور کرنے والے بنیں اپنا مُحاسبہ کریں کہ قبر و آخرت کے لیے کیا تیاری کی ہے اور جو زندگی باقی ہے اسے کیسے گزارنی ہے۔ آیئے اپنی بقیہ زندگی نیکیوں میں گزارنے، گناہوں سے تائب ہونے اور توبہ پر اِستقامت پانے اور خود کو قبر وحشر کی ہولناکیوں سے بچانے کی کوشش کرنے کے لیے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، نیکی کی دعوت کے مدنی کاموں میں بھرپور حصہ لیجئے، مدنی اِنعامات کے مطابق اپنی زندگی گزاریئے، سنتوں کی تربیّت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی ترکیب فرماتے رہیے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

تدفین میں شرکت کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو جنازے میں شامل ہوا اور تدفین تک ساتھ رہے تو وہ عظیم الشان ثواب کا حق دار ہوگا چنانچہ

تین قیراط کا ثواب

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو جنازے کے ساتھ چلا اور تدفین تک ساتھ رہا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے ایسے تین قیراط ثواب لکھے گا جن میں سے ہر قیراط جَبَلِ اُحُد سے بڑا ہوگا۔ (معجم اوسط للطبرانی، من اسمه هاشم، ۶/۴۲۹، حدیث ۹۲۹۲)

قبر کی قسمیں

بناوٹ کے اعتبار سے قبر کی دو قسمیں ہیں:

﴿1﴾ لَحد (یعنی بغلی قبر) ﴿2﴾ شَق (یعنی صندوق)

﴿1﴾ لَحَد

اِسے بَغلی قبر بھی کہتے ہیں اس کے تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ صندوق نما گڑھا کھود کر اس میں قبلہ کی طرف دیوار میں اتنی جگہ کھودیں جس میں میت کو باآسانی رکھا جاسکے۔ خیال رہے لحد صرف سخت زمین میں ہی بنائی جاسکتی ہے نرم زمین میں نہیں بن سکتی۔

﴿2﴾ شَق

یہ صندوق نما گڑھا کھود کر تیار کی جاتی ہے اور عام طور پر ہمارے یہاں یہی رائج ہے، لَحْد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حَرَج نہیں۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...الخ،۱/ ۱۶۵)
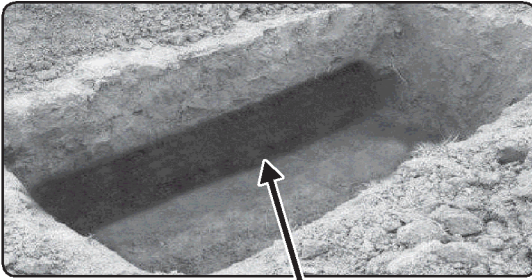
جَنَّتُ الْبَقِیْع میں لَحْد پانے والے مبلغ دعوتِ اسلامی

مَرنا تو ہر ایک کو ہے یقیناً موت آ کر ہی رہے گی لیکن جسے مدینے میں موت آئے

اور پھر جنت البقیع میں لَحَد بن جائے تو اس کے کیا کہنے! حدیث پاک میں ہے: تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ مدینے میں مَرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینے ہی میں مَرے کیونکہ جو مدینے میں مَرے گا میں اس کی شفاعت فرماؤں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔(شعب الایمان، باب فی المناسك، فضل الحج و العمرة، ۳/۴۹۷، حدیث ۴۱۸۲)

موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں　　موت سے گلے مل کر زندگی سے مل جاتا

اہلِ بقیع کی فضیلت سے متعلق میرے آقا مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: سب سے پہلے میری قبر کھلے گی، پھر ابوبکر پھر عُمَر کی قبریں کُھلیں گی پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو وہ بھی اپنی قبروں سے نکلیں گے اور وہ میرے ساتھ ہوں گے۔(مستدرك حاكم، كتاب معرفة الصحابة، باب فضيلة الشيخين...الخ، ۴/۱۳، حديث ۴۴۸۶)

جَنَّتُ الْبَقِیع مدینہ مُنَوَّرہ کا وہ قدیم اور بابرکت قبرستان ہے جہاں کم و بیش دس ہزار صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ اَجْمَعِیْن کے مُقَدَّس مزارات ہیں اور یہ جَنَّتُ الْبَقِیع آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَمَیْنِ شَرِیْفَیْن کی سیدھ میں ہے یہاں جسے مَدفَن نصیب ہو جائے تو اس کے مقدر کی رفعت کا کیا پوچھنا! ایسی عظیم سعادت پانے کے لیے ہر عاشق کا دل بے قرار رہتا ہے اور یہی تمنا ہوتی ہے

کاش دشتِ طیبہ میں، میں بھٹک کے مر جاتا
پھر بقیعِ غَرقَد[1] میں دفن کوئی کر جاتا　(وسائل بخشش، ص ۱۵۵)

---

[1] ......جَنَّتُ الْبَقِیع کو بقیعُ الغَرقَد بھی کہتے ہیں، عربی میں بقیع درخت والے میدان کو کہا جاتا ہے، غَرقَد ایک خاص درخت کا نام ہے چونکہ اس میدان میں پہلے غرقد کے درخت تھے اسی لیے اس جگہ کا نام بقیع الغرقد ہو گیا۔(مراٰۃ المناجیح، قبروں کی زیارت، ۲/۵۲۵)

یقیناً قابلِ رَشک ہیں وہ خوش بَخْت عاشقانِ رسول جنہیں مدینے میں مرنا نصیب ہوا اور جنت البقیع جن کا مدفن بنا، اگر آپ بھی مَئے عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پینا، یادِ مدینہ میں تڑپنے کا قَرینہ سیکھنا، مدینے میں مَرنے کی اور بقیع پاک میں دفن ہونے کی تڑپ بڑھانا چاہتے ہیں تو آیئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے، مدنی انعامات کے مطابق عمل اور مدنی قافلے میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے کہ معاشرے کے وہ اَفراد جو گناہوں کی دَلدَل میں دَھنسے ہوئے تھے دعوتِ اسلامی میں آکر اپنے گناہوں سے تائب ہوگئے، جو کبھی مسجد کا رخ نہ کرتے تھے وہ مسجدیں آباد رکھنے والے بن گئے، جو کبھی سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک نہ ہوتے تھے وہ سُنّتوں کا درس دینے والے مبلغ بن گئے۔ آیئے ایک خوش نصیب عاشقِ رسول مبلغ دعوت اسلامی محمد عرفان عطاری کا واقعہ سنیے جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ تو کیا ہوئے ان کی تقدیر ہی چمک اٹھی مدینے میں مرنے اور بقیع پاک میں دفن ہونے کی سچی تڑپ نے انہیں بالآخر آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پہنچا ہی دیا۔ چنانچہ

باب المدینہ کراچی کے علاقے نیا آباد (لیاری) کے اسلامی بھائی، مبلغ دعوتِ اسلامی اور ڈویژن قافلہ ذمہ دار محمد عرفان عطاری ایک بااَخلاق اور مِلنسار اسلامی بھائی تھے۔ انہیں مدنی کاموں کا بڑا جذبہ تھا۔ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے مِصداق اپنی اِصلاح کے لیے مدنی انعامات پر پابندی سے عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے خوب مدنی قافلے میں سفر کرتے اور اسلامی بھائیوں کو بھی سفر کی ترغیب دلاتے، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے بھی

پابند تھے۔ ان کا معمول تھا کہ نماز باجماعت کے لیے مسجد جاتے ہوئے اسلامی بھائیوں کو نماز کی دعوت دیتے انہوں نے یکمُشت 12 ماہ کے مدنی قافلے میں بھی سفر فرمایا اور خوب نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائیں۔ گھر میں ان کا کردار پسندیدہ اور مثالی تھا گھر کے تمام اَفراد ان سے محبت کرتے، عرفان بھائی ان پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں بھی نیکی کی دعوت پیش کرتے، چنانچہ ان کی ترغیب پر ان کے بڑے بھائی نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت پائی۔ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے اور سنّتیں عام کرنے کا جذبہ لے کر عرفان عطاری نے عاشقانِ رسول کے ہمراہ موزَمْبِیق (افریقہ) کے مدنی قافلے میں بھی سفر کی سعادت پائی اور کم وبیش 25 ماہ وہیں مُقیم رہے۔ اس دوران مُتَعَدَّد غیر مسلموں کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کی سعادت حاصل ہوئی حتی کہ فیضان مدینہ (موزمبیق) کی تعمیرات کے دوران بھی بعض غیر مسلموں نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کرتے کرتے پھر وہ دن بھی آیا کہ سچ مچ انہیں سَفَرِ مدینہ کا مُژدہ ملا، غم خوار آقا کی بارگاہ سے جب بُلاوا آیا تو لبیک کہتے ہوئے (سعادتِ عمرہ پانے) سُوئے حَرَمَین طَیِّبَین روانہ ہوگئے (والدہ اور زوجہ بھی ہمراہ تھیں)، مکہ مکرمہ میں عُمْرہ ادا کرنے اور کچھ دن قِیام کے بعد مدینے کے لیے روانہ ہوئے۔ اب یہ مدینہ طیبہ میں تھے وہاں کی پُر کیف پُرسوز مُعَطَّر و مُعَنبَر فضاؤں میں۔ جب روضہ رسول پر حاضری کا وقت آیا تو دھڑکتے دل کے ساتھ باادب حاضری کی سعادت پائی۔ ابھی مدینے ہی میں قیام تھا کہ اس دوران بیمار ہوگئے اور تیز بُخار کی وجہ سے طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ہاتھ اُٹھائے

مناجات میں مشغول کچھ اس طرح عرض کر رہے تھے: یااللہ! مجھے اب یہاں سے واپس نہیں جانا میں یہیں مَروں میرا مدفن جنَّتُ الْبَقِیع ہو۔ دعا کے بعد آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے لیکن ان کی دعا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہو چکی تھی چنانچہ ان پر بیہوشی طاری ہو گئی جب اَسپتال لے جانے کے لیے اسلامی بھائی اُٹھانے لگے تو انہوں نے بلند آواز سے یَارَسُوْلَ اللہ کہا اور کلمہ طیبہ پڑھ کر پھر بیہوش ہو گئے اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں روح قفسِ عُنصُری سے عالَم بالا کی طرف پرواز کر گئی۔ ان کی نماز جنازہ گُنبدِ خَضرٰی کے جلووں میں ادا کی گئی اور جنَّتُ الْبَقِیع میں تدفین ہوئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبر کی لمبائی چوڑائی کتنی ہو؟

۞ قبر کی لمبائی میّت کے قد سے کچھ زائد ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصْف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو[1] اور مُتوسِّط درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔ اس سے مراد یہ کہ لَحْد یا صندوق اتنا ہو، یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔ (فتاویٰ رضویہ،۹/۳۷۰ و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/ ۱٦٤)

1 ......قبر میت کے قد برابر کھودنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اگر جسم گل سَڑ گیا تو اس کی بدبو پھیلنے سے بچاؤ ہو گا اور گہرائی کی وجہ سے گوشت خور جانور بجّو (Badger) سے حفاظت بھی ہو گی (اسے گورکھودیا بھی کہتے ہیں یہ بعض اوقات قبر میں سوراخ کر کے گھس جاتا اور گوشت کھا جاتا ہے)۔ فقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام

قبر اندر سے کیسی ہو؟

۞ قبر کے اندر کی دیواریں وغیرہ کچی مٹی کی ہوں، آگ کی پکی ہوئی اینٹیں استعمال نہ کی جائیں اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضَروری ہوں تو پھر اندرونی حصہ مٹّی کے گارے سے اچھی طرح لیپ دیا جائے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/ ۱۶۷ وعالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...الخ، ۱/ ۱۶۶)

۞ قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا ناجائز ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/ ۱٦٤)

۞ ممکن ہو تو اندرونی تختوں پر یٰسین شریف، سُورَۃُ الْمُلْک اور دُرُودِ تاج پڑھ کر دَم کر دیا جائے۔ (مدنی وصیت نامہ، ص۴)

تدفین کی نیّتیں

۞ رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے عاشقانِ رسول کی تدفین میں

نے قبر گہری کھودنے کو پسند فرمایا اور اس کی ترغیب دلائی ہے چنانچہ علامہ ابن عابدین شامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ السَّامِی فرماتے ہیں: اگر قبر کو زیادہ گہرا کر کے میت کے قد برابر کیا تو زیادہ اچھا کیا اس طرح گہرا کرنے کا مقصد بُو روکنے اور درندوں کے اکھاڑنے سے بچانے میں مُبالغہ ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/۱٦٤) مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلَاق شیخ عبدالحق محدث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قبر گہری کرنا سنت ہے اس لیے کہ اس میں میت کو گوشت خور جانور بجو سے بچانا ہے۔ (اشعۃ اللمعات، کتاب الجنائز، باب دفن المیّت، ۱/ ۷۳۹)

حصہ لوں گا ❁ فرضِ کِفایہ ادا کروں گا ❁ حَقِّ مسلم کی ادائیگی کروں گا ❁ قبرستان کی دعا پڑھوں گا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُاللّٰہُ لَنَا وَ لَکُمْ وَاَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَر'' ❁ ممکن ہوا تو دوسروں کو بھی بلند آواز سے پڑھاؤں گا ❁ پاؤں زخمی ہونے یا اِیذا کا اندیشہ نہ ہوا تو قبرستان میں ننگے پاؤں چلوں گا ❁ قبر پر پاؤں رکھنے اور بیٹھنے سے بچوں گا اور ممکن ہوا تو نرمی سے سمجھا کر دوسروں کو بھی بچاؤں گا ❁ بے جا گُفتگو اور ہنسی مذاق سے پرہیز کروں گا ❁ موقع کی مناسبت سے لوگوں کو اکٹھا کر کے نیکی کی دعوت پیش کروں گا ❁ موت اور قبر میں اُترنے کو یاد کر کے خود کو اور دوسروں کو عبرت دلاؤں گا ❁ مرحوم اور تمام مومنین کے لیے دعائے مغفرت کروں گا ❁ ایصالِ ثواب بھی کروں گا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تدفین کا طریقہ

جنازہ قَبْر کے قریب قبلہ کی جانب رکھیئے کہ مُسْتَحَب ہے اور مَیِّت کو قبلہ کی جانب ہی سے قبر میں اُتاریں قبر کی پائنتی (یعنی پاؤں کی جانب والی جگہ) رکھ کر سر کی طرف نہ لائیں۔ (در المختار معه رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ۳/۱۶۶)

❁ حسبِ ضَرورت دو یا تین اور بہتر یہ ہے کہ قوی اور نیک آدمی قبر میں اُتریں۔ عورت کی میت محارِم اُتاریں یعنی وہ جن سے اس عورت کا نکاح ہمیشہ کے لیے حرام تھا جیسے بھائی، بیٹا، باپ وغیرہ، یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار، یہ بھی نہ ہوں تو پرہیزگاروں سے

اُتروائیں۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...الخ، ١/ ١٦٦ ملخصًا)

۞ عورت کی میت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ٣ /١٦٨ وجوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ١٤٠)

۞ قبر میں اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

بِسۡمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوۡلِ اللّٰہ

(تنویر الابصار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ،٣/١٦٦)

۞ میت کو سیدھی کروٹ پر اِس طرح لٹائیں کہ اُس کا منہ اور سینہ قبلے کی طرف ہو جائے۔

(درالمختار معه رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ٣/ ١٦٦ ملتقطًا)

۞ اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ میت کی پیٹھ کے نیچے نرم مٹی یا ریتے کا تکیہ سا بنا دیں اور ہاتھ کو کروٹ سے الگ رکھیں۔ جہاں اس میں دِقّت ہو تو چِت لٹا کر منہ قبلہ کو کر دیں اب اکثر یہی معمول ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ٩/ ٣٧١ ملتقطًا)

۞ اگر مَعَاذَ اللّٰہ منہ غیرِ قبلہ کی طرف رہا اور ایسا سخت ہو گیا کہ پھر نہیں سکتا تو چھوڑ دیں اور زیادہ تکلیف نہ دیں۔(فتاویٰ رضویہ،٩/٣٧٢)

۞ کَفَن کی بندش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں اور نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔

(درالمختار معه رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ،٣/١٦٧ و جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ١٤٠)

۞ البتہ جہاں کَفَن کی بندش کھولنے سے سَتْر کُھلنے اور عورت کی بے پردگی کا اَندیشہ ہو تو ہرگز کھولنے کی اجازت نہیں۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ اگر میت کا منہ دیکھنے کیلئے کہ قبلہ کی جانب ہُوا یا نہیں، عورت کا چہرا کُھلوانے کی حاجت ہو تو یہ اِحتیاط ملحوظِ خاطر رہے کہ کسی نامحرم کی نظر چہرے پر نہ پڑے۔

(دارالافتاء اہلسنّت)

کَفَن کی گِرَہ کھولنے والا یہ دعا پڑھے: **اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ.**

(طحطاوی علی مراقی الفلاح، کتاب الصلوۃ، باب احکام الجنائز، فصل فی حملھا و دفنھا، ص۶۰۹) ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس کے اَجْر سے محروم نہ کر اور ہمیں اس کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

۞ قبر کچی اینٹوں سے بند کر دیں اگر زمین نرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا جائز ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۱۶۷/۳)

۞ زہے نصیب! ساداتِ کِرام اپنے رحمت بھرے ہاتھوں قبر میں اُتار کر **اَرْحَمُ الرّٰحِمِین** کے سُپُرد کریں۔ (مدنی وصیت نامہ، ص۵)

مٹی ڈالنے کا طریقہ

۞ حاضرینِ جنازہ میں سے ہر ایک کے لیے مُسْتَحَب ہے کہ سِرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں **مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ** (ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا) دوسری بار **وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ** (اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے) تیسری بار

وَ مِنۡهَا نُخۡرِجُکُمۡ تَارَةً اُخۡرٰی (اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے) کہیں۔ اب باقی مٹی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں(جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلوۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۱)

۞ جتنی مٹی قبر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔(عالمگیری، کتاب الصلوۃ، الباب الحادی و العشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر والدفن...الخ ۱/۱۶۶)

۞ ہاتھ میں جو مٹی لگی ہے اُسے جھاڑ دیں یا دھو ڈالیں اختیار ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۸۴۵)

بعدِ تدفین قبر ڈھال والی بنائیں!

۞ قبر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں چوکھونٹی (یعنی چار کونوں والی جیسا کہ آجکل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب:فی دفن المیت، ۳/۱۶۹)

۞ قبر ایک بالشت اونچی ہو یا مزید کچھ زیادہ۔(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/۱۶۸)

قَبْر پر پانی چھڑکنا کیسا؟

۞ بعدِ دفن قَبْر پر پانی چھڑکنا مسنون ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۹/۳۷۳)

۞ اِس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چھڑکیں تو جائز ہے۔

(مدنی وصیت نامہ، ص۱۵)

۞ بعض لوگ اپنے عزیز کی قبر پر بلا مقصدِ صحیح محض رسمی طور پر پانی چھڑکتے ہیں یہ ناجائز

اور اِسراف ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۳۷۳ مفہوماً)

❁ قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تَر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میِّت کا دل بہلے گا۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی وضع الجرید... الخ، ۳/ ۱۸٤)

قبْر میں تبرُّکات رکھنا باعثِ بَرَکت ہے

❁ شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلے کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ ''دُرِّمختار'' میں کفن پر عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفرت کی اُمید ہے اور میّت کے سینے اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھنا جائز ہے۔ ایک شخص نے اس کی وصیت کی تھی، انتقال کے بعد سینہ اور پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ شریف لکھ دی گئی پھر کسی نے اُنہیں خواب میں دیکھا، حال پوچھا، کہا: جب میں قبر میں رکھا گیا، عذاب کے فرشتے آئے، فرشتوں نے جب پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ شریف دیکھی کہا: تو عذاب سے بچ گیا۔ (درالمختار معہ ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنائز، ۳/ ۱۸۵) یوں بھی ہوسکتا ہے کہ پیشانی پر بِسْمِ اللّٰهِ شریف لکھیں اور سینے پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم (ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: فیما یکتب علی کفن المیت، ۳/ ۱۸٦)

❁ اگر گورکَن قبْر میں طاق کی ترکیب نہ بنائے تو یہ تبرکات کَفَن کے اوپر رکھ سکتے ہیں۔

(دارالافتاء اہلسنّت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ میں سے جس سے بن پڑے وہ ضَرور قبر میں عہد نامہ یا شجرہ شریف یا دونوں رکھ دے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے آپ کے عزیز کی مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور اسے قبر میں راحتیں نصیب ہوں گی۔ آیئے ایسی ہی ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے! چنانچہ

قبر میں راحتیں نصیب ہوئیں

زَم زَم نگر (حیدر آباد، باب الاسلام، سندھ) سے موصول ہونے والے مکتوب میں کچھ اس طرح تحریر تھا: اگست 2004ء میں ایک عطاریہ اسلامی بہن کا انتقال ہوا۔ ان کے اِنتقال کے بعد اُنہیں غسل دینے والی دعوتِ اسلامی کی مُبلِّغہ اسلامی بہن نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا عطا کردہ رسالہ شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ ان کی رشتہ دار خواتین کو دیتے ہوئے ان کی قبر میں رکھنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ گھر کے مرد اَفراد کے ذریعے شجرہ عالیہ ان کی قبر میں رکھوا دیا گیا۔ کچھ عرصے بعد مرحومہ اپنی ایک رشتہ دار اسلامی بہن کو خواب میں شاندار بچھونے پر بیٹھی ہوئی نظر آئیں۔ وہ بڑی خوش وخُرّم دکھائی دے رہی تھیں۔ مرحومہ مُسکراتے ہوئے کچھ یوں کہنے لگیں: یہ شجرہ شریف لے لو اور ان اسلامی بہن کو شکریہ کے ساتھ واپس کر دو، یہ ان کی امانت ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شجرہ (عطاریہ) کی برکت سے مجھے قبر میں بہت سکون ملا ہے۔

(شرح شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ، ص۱۶۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں ہیں جس

نے ہمیں خیر خواہی مسلم کا جذبہ دیا آپ بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کے لیے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے اور اگر آپ سلسلہ قادریہ عطاریہ میں بیعت ہیں[1] تو شجرہ عطاریہ بھی اپنے ساتھ (جیب وغیرہ میں) رکھنے کا معمول بنا لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کُھلی آنکھوں اس کی برکتیں دیکھیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب[2]

۞ فاتحہ خوانی (مروجہ سورتیں اور آیتیں تلاوت) کر کے، حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے وسیلے سے تمام انبیا و مرسلین، ملائکہ مقربین، صحابہ و صحابیات، اُمہات المؤمنین، اہل بیت اَطہار، شہدائے کرام و علمائے دین، اولیائے کرام و بُزُرگان دین کو ایصالِ ثواب کیجئے پھر تمام مسلمان جن وانس اور خصوصاً مرحوم (مرحومہ) کو ایصال کیجئے۔

۞ دَفْن کے بعد سرہانے سورۂ بَقَرہ کا پہلا رکوع الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن اور قدموں کی طرف آخری رکوع اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے خَتْمِ سورۃ تک پڑھنا مستحب ہے۔[3]

(جوهرة نيرة ، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ص ۱٤۱)

---

1 ......اگر ابھی تک آپ کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ میں مرید بننے کا طریقہ صفحہ نمبر 386 پر ملاحظہ فرمایئے۔

2 ......فاتحہ سے پہلے حاضرین کو متوجہ کرنے کے لیے تلاوت کا اعلان کیجئے، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ یہ اعلان کتاب کے آخر میں اس عنوان سے ہے: "تلاوت سے قبل یہ اعلان کیجئے"

3 ......سورۂ بقرہ کے یہ دونوں رکوع صفحہ نمبر 361 اور 362 پر ملاحظہ فرمایئے۔

۞ قَبْر کے سِرہانے قبلہ رُو کھڑے ہو کر اَذان دیجئے کہ مَیِّت کے لیے نہایت نفع بخش ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/۳۷۰ ماخوذاً)

بعدِ تدفین تلقین کا بیان

۞ اب تلقین کیجئے کہ سنت ہے، حدیث پاک میں ہے: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مَرے اور اس کو مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قَبْر کے سِرہانے کھڑا ہو کر کہے: یا فلاں بن فلانہ! وہ سُنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے: یا فلاں بن فلانہ! وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے: یا فلاں بن فلانہ! وہ کہے گا: ہمیں اِرشاد کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے:

اُذْكُرْمَاخَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ) وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نَبِيًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا.

ترجمہ: تو اُسے یاد کر، جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللہ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔

مُنکَر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حُجّت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: تو حوّا کی طرف نسبت کرے۔

(معجم کبیر للطبرانی، ۸/ ۲۵۰، حدیث ۷۹۷۹)

یاد رہے! یافُلاں بن فُلانہ کی جگہ میّت اور اِس کی ماں کا نام لے، مثلاً یا محمد الیاس بن اَمِینہ اور (اگر میت اسلامی بہن کی ہو تو مثلاً) یا فاطمہ بنت حَلیمہ وغیرہ نیز تلقین صِرف عربی میں کی جائے۔

بعض اَجلہ اَئمہ تابعین فرماتے ہیں: جب قبر پر مٹّی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مُستَحب سمجھا جاتا تھا کہ میّت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے:

یا فُلَان! قُلْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ (تین بار)

ترجمہ: اے فلاں! تو کہہ کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(نوٹ: یہاں یافُلان! کی جگہ میت کا نام لیں مثلاً یاالیاس! اور یا فاطمہ! وغیرہ)

پھر کہا جائے: **قُلْ رَّبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم**۔ (شرح الصدور، باب: مایقال عند الدفن والتلقین، ص ۱۰٦)

ترجمہ: تو کہہ! میرا رب اللّٰہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا:

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَیْنِ الَّذِیْنَ اَتَیَاکَ اَوْ یَاْتِیَانِکَ اِنَّمَا هُوَعَبْدَانِ لِلّٰهِ لَایَضُرَّانِ وَلَایَنْفَعَانِ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَاشْهَدْ اَنَّ رَبَّکَ اللّٰهُ وَدِیْنَکَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیَّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاکَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

ترجمہ: اور جان لے کہ یہ دو شخص جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ **اللہ** کے بندے ہیں بغیر خدا کے حکم کے نہ ضرر پہنچائیں، نہ نفع پس نہ خوف کر اور نہ غم کر اور تو گواہی دے کہ تیرا رب **اللہ** ہے اور تیرا دین اسلام ہے اور تیرے نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں **اللہ** ہم کو اور تجھ کو قولِ ثابت پر ثابت رکھے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔[1] (بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۵۱ وفتاویٰ رضویہ، ۹/۲۲۳)

---

[1] ......اسلامی بہن کی قبر پر کھڑے ہو کر یوں تلقین کی جائے:
یَا فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانَةَ! (تین بار کہے) اُذْکُرِیْ مَاخَرَجْتِ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم وَاَنَّکِ رَضِیْتِ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْناً وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا.
ترجمہ: تو اُسے یاد کر! جس پر تو دنیا سے نکلی یعنی یہ گواہی کہ **اللہ** کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ تو **اللہ** کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھی۔

۞ دَفن کے بعد قبر کے پاس اتنی دیر تک ٹھہرنا مُستَحَب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذَبح کر کے گوشت تقسیم کر دیا جائے کہ ان کے رہنے سے میّت کواُنس ہوگا اور نکیرین کا جواب دینے میں وحشت نہ ہوگی اور اتنی دیر تک تلاوتِ قرآن اور میّت کے لیے دُعا واِستغفار کریں اور یہ دُعا کریں کہ سوالِ نکیرین کے جواب میں ثابِت قَدَم رہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۴۶)

پھر کہا جائے: يَا فُلَانَةُ! قُوْلِيْ "لَآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ" (تین بار کہے)

ترجمہ: اے فلانی! تو کہہ کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

وَقُوْلِيْ رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ وَ نَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰله وسَلَّم

ترجمہ: تو کہہ! میرا رب اللّٰہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰله وسَلَّم ہیں۔ (شرح الصدور، باب: مايقال عند الدفن والتلقين، ص۱۰٦)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْه نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا:

وَاعْلَمِيْ اَنَّ هٰذَيْنِ الَّذِيْنَ اَتَيَاكِ اَوْ يَاْتِيَانِكِ اِنَّمَا هُوَ عَبْدَانِ لِلّٰهِ لَايَضُرَّانِ وَلَايَنْفَعَانِ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَا تَخَافِيْ وَلَاتَحْزَنِيْ وَاشْهَدِيْ اَنَّ رَبَّكِ اللّٰهُ وَدِيْنَكِ الْاِسْلَامُ وَنَبِيَّكِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰله وسَلَّم ثَبَّتَنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكِ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اِنَّهٗ هُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

اور جان لے کہ یہ دو شخص جو تیرے پاس آئے یا آئیں گے یہ اللّٰہ کے بندے ہیں بغیر خدا کے حکم کے نہ ضرر پہنچائیں، نہ نفع پس نہ خوف کر اور نہ غم کر اور تو گواہی دے کہ تیرا رب اللّٰہ ہے اور تیرا دین اسلام ہے اور تیرے نبی محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں اللّٰہ ہم کو اور تجھ کو قول ثابت پر ثابت رکھے، دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۵۱ وفتاویٰ رضویہ، ۹/۲۲۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عام طور پر لوگ تدفین سے فارغ ہوتے ہیں قبرستان سے چل پڑتے ہیں میت کو اُنْسِیَّت پہنچانے اور عبرت حاصل کرنے کے لیے تھوڑی دیر بھی رکنے کا ذہن نہیں ہوتا مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اس کی ترغیب دلائی جاتی ہے اور کئی اسلامی بھائی ایسے ہیں جو تدفین کے بعد وہیں رک کر نعت خوانی، درود خوانی، تلاوت اور دیگر ذِکْرواَذکار میں مشغول ہو کر میت کو اُنْسِیَّت پہنچانے کا سامان کرتے ہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ اسلامی بھائی جو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں اور جنہیں ایسے اسلامی بھائیوں کا قرب حاصل ہے جو نہ صرف زندگی میں بلکہ مرنے کے بعد بھی اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کا ذہن رکھتے ہیں۔ آیئے اس حوالے سے مفتیٔ دعوتِ اسلامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں سنیے:

مزار شریف پر بارہ گھنٹے ذِکْرواَذکار کا سلسلہ

جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی تدفین ہو چکی تو شیخ طریقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب پر ڈھائی سو سے زیادہ اسلامی بھائی تقریباً 12 گھنٹے تک آپ کے مزار پر ٹھہر کر نعت خوانی، اصلاحی بیان اور ذِکْرو دُرود میں مشغول رہے اور اس دوران نمازوں کے اوقات میں باجماعت نماز کا سلسلہ بھی رہا مزید وہیں سے ایک مدنی قافلہ بھی ہاتھوں ہاتھ تیار ہو گیا جو صحرائے مدینہ میں سات دن بعد باب الاسلام سندھ سطح پر ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع تک وہیں مقیم رہا۔ (مفتیٔ دعوتِ اسلامی، ص۷۳)

کسی کی قبر باغ اور کسی کی قبر میں آگ

باہر سے بظاہر یکساں نظر آنے والی قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قبر اندر سے گُل وگلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قبر میں سُلگتی اَنگار ہوتی اور وہ قبر سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے لہٰذا جو لوگ گناہوں بھری زندگی گزار کر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کے ساتھ مرتے اور قبر میں اُترتے ہیں ان کی بس شامت ہی آجاتی ہے مگر جو نیک بندے ایمان سلامت لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ وَرسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پر دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں، وہ بعدِ وفات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کو پہنچتے ہیں اور ان کے بس مزے ہی مزے ہوتے ہیں۔

آپ بھی اگر اپنی قبر کو گُل وگلزار بنانا چاہتے ہیں تو آیئے قبر روشن کرنے، گناہوں کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنتوں کی عادت ڈالنے کے لیے دعوت اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جایئے، سنتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کے لیے مدنی اِنعامات کے مطابق عمل کرتے ہوئے روزانہ فکر مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر عیسوی ماہ کی پہلی تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروایئے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کے لیے ایک عظیم الشان مدنی بہار آپ کے گوش گُزار کی جاتی ہے۔

چنانچہ

مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فیضانِ سنت جلد۲ کے باب غیبت کی تباہ کاریاں میں فرماتے ہیں:

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ القاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد فاروق عطاری مَدَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے بارے میں میرا حُسنِ ظن ہے کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مخلص مبلغ اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے بزرگ تھے اور گویا اِس حدیثِ پاک کے مِصداق تھے: کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ. یعنی دنیا میں اس طرح رہو کہ گویا تم مسافر ہو۔ (بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی... الخ، ۲۲۳/۴، حدیث ۶۴۱۶)

18 محرم الحرام 1427ھ بمطابق 17-02-2006 بروز جُمُعہ نمازِ جُمُعہ کی ادائیگی کے بعد اپنی قیام گاہ واقع گلشنِ اقبال (بابُ المدینہ کراچی) میں اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کے سبب بعُمر تقریباً 30 برس جوانی کے عالم میں اِنتِقال فرما گئے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو صحرائے مدینہ، باب المدینہ کراچی میں دَفن کیا گیا۔ وصال شریف کے تقریباً 3 سال 7 مہینے 10 دن بعد یعنی 25 رَجَبُ الْمُرَجَّب 1430ھ بمطابق 18-07-2009 ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات بابُ المدینہ کراچی میں کئی گھنٹے تک موسلا دھار برسات ہوئی جس کی وجہ سے مفتیٔ دعوتِ اسلامی الحاج الحافظ محمد فاروق عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی قبر درمیان سے کھل گئی۔ جو اسلامی بھائی صحرائے مدینہ میں حفاظتی اُمور پر مُتَعَیَّن

ہیں اُنہوں نے صبح کے وقت دیکھا کہ قَبْر سے سبز رنگ کی روشنی نکل رہی ہے۔ عارضی طور پر قبر دُرُست کرنے والے اسلامی بھائیوں کا حَلْفِیَہ (یعنی قسم کھا کر) کچھ یوں بیان ہے کہ ہم نے دیکھا کہ تدفین کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بھی مفتیٔ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی مبارک لاش اور کَفَن اِس طرح سلامت تھے کہ گویا ابھی اِنتقال ہوا ہو، تکفین کے وقت سر پر رکھا جانے والا سبز سبز عمامہ شریف آپ کے سر مبارک پر اپنے جلوے لُٹا رہا تھا، عمامے شریف کی سیدھی جانب کان کے نزدیک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زلفوں کا کچھ حصہ اپنی بہاریں دکھا رہا تھا، پیشانی نورانی تھی اور چہرہ مبارک بھی قبلہ رُخ تھا۔ مفتیٔ دعوتِ اسلامی کی قبر مبارک سے خوشبو کی ایسی لپٹیں آ رہی تھیں کہ ہمارے مشامِ جاں مُعَطَّر ہو گئے۔ قَبْر میں بارِش کا پانی اُتر جانے کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ قَبْر مزید دھنس جائے اور سِلیں مرحوم کے وُجودِ مَسْعُود کو صدمہ پہنچائیں لہٰذا اس واقعے کے تقریباً دس روز بعد یعنی شبِ بدھ 5 شعبانُ المعظم 1430ھ (28-7-2009) بشُمُول مفتیانِ کِرام وعُلَمائے عِظام ہزار ہا اسلامی بھائیوں کا کثیر مَجْمع ہوا، غلام زادہ ابوُ اسید حاجی عبید رضا ابن عطّار مَدَنی سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْغَنِی پہلے سے موجود شِگاف کے ذَرِیعے قبر کے اندر اُترے تاکہ یہ اندازہ لگائیں کہ آیا منتقلی کے لیے جسم مبارک باہر نکالنے کی حاجت ہے یا اندر رہتے ہوئے بھی قبر شریف کی تعمیرِ نو ممکن ہے۔ اُنہوں نے اندر کا جائزہ لیا اور اندر ہی سے دعوتِ اسلامی کے ''دارالافتاء اہلسنّت'' کے مفتی صاحب کو صورتِ حال بیان کی انہوں نے بَدَن مبارک باہر نہ نکالنے کا حکم فرمایا، غلام زادہ حاجی عبید رضا کو مُووی

کیمرہ دیا گیا چنانچہ پُرانی قبر کے اندرونی ماحول اور اوپر سے مٹّی وغیرہ گرنے کے باوجود اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُنہوں نے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور زلفوں کے بعض حصے کی کامیاب مووی بنالی، جو کہ کچھ ہی دیر کے بعد ''صحرائے مدینہ'' میں لگائے گئے مختلف اسکرینوں پر ہزاروں اسلامی بھائیوں کو دکھادی گئی، اُس وقت لوگوں کے جذبات دِیدَنی تھے، یہ رُوح پَروَر منظر دیکھ کر بے شمار اسلامی بھائی اشکبار ہوگئے۔ اس کے بعد آنے والی رات یعنی بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب بدھ 5 شعبانُ المعظم 1430ھ (28-7-2009) کو دعوت اسلامی کے مدنی چینل پر براہِ راست ''خصوصی مدنی مُکالَمہ'' نشر کیا گیا جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے لاکھوں ناظرین کو کیمرے کے اندر محفوظ کردہ قبر کا اندرونی منظر اور مفتیٔ دعوت اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی تقریباً ساڑھے تین سال پرانی صحیح سلامت لاش مبارک کے عمامہ شریف، پیشانی مبارک اور گیسو مبارک کے کچھ بالوں کی زیارت کروائی گئی۔ چونکہ یہ خبر ہر طرف جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکی تھی لہٰذا مختلف شہروں کے جدا جدا علاقوں کے اسلامی بھائیوں کے بیانات کا لُبِّ لُباب ہے کہ خصوصی مدنی مُکالَمے کے دوران کئی گلیاں اور بازار اس طرح سُونے ہوگئے تھے جس طرح مسلمانوں کے علاقوں میں رَمَضَانُ الْمُبارَک میں اِفطار کے وقت ہوتے ہیں اور T.V پر گھر گھر سے ''خصوصی مَدَنی مُکالَمے'' کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ ہوٹلوں، نائی کی دکانوں وغیرہ میں جہاں جہاں T.V سیٹ موجود تھے وہاں عوام ہُجُوم دَر ہُجُوم جمع ہو کر مدنی چینل پر مفتیٔ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی مدنی بہاروں کے نظارے کر رہے تھے۔ ایک اطلاع

کے مطابق مدنی چینل پر ''خصوصی مدنی مُکالمہ'' سن کر اور مفتئ دعوتِ اسلامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی تقریباً ساڑھے تین سال پرانی مبارَک لاش کی روح پرور جھلکیاں دیکھ کر ایک غیر مسلم مُشرَّف بہ اسلام ہوگیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ نے اِس سلسلے میں شب برأت 1430ھ کے مبارک موقع پر ایک تاریخی V.C.D بنام ''مفتئ دعوتِ اسلامی کی جب قبر کھلی'' جاری کر دی تا دمِ تاریخ ہزاروں V.C.Ds فروخت ہوچکی ہیں۔

جبیں میلی نہیں ہوتی دہن میلا نہیں ہوتا
غلامانِ محمد کا کفن میلا نہیں ہوتا

(فیضانِ سنت، باب غیبت کی تباہ کاریاں، جلد۲، ص۴۶۶)

اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سفید بال قیامت میں نور ہوں گے

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: سفید بالوں کو نہ اُکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے، جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ مُعاف فرمائے گا اور اُس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمائے گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب اللباس والزینۃ، الترھیب من خضب اللحیۃ بالسواد، ۳/۸۶، حدیث ۶)

تَعزِیَت کا بیان

تَعزِیَت کا لغوی معنی ہے صَبْر دلانا، دِلاسا دینا اور اس سے مراد مصیبت زدہ آدمی کو صَبْر کی تلقین کرنا ہے نیز مَیِّت کے لواحقین سے اظہارِ افسوس و اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے، دعائیہ الفاظ اور تسلی آموز کلمات کہنے کو بھی تَعزِیَت کہتے ہیں۔ (اردو لغت،۵/۲۹۳)

جب کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کے قریبی رشتہ داروں کے پاس تَعزِیَت کے لیے جانا سُنَّت ہے یہ کارِ ثواب ہے اور اس کے بھی فضائل ہیں چنانچہ اس ضِمن میں دو احادیث مُبارَکہ مُلاحَظہ فرمائیے!

ایک قیراط جتنا ثواب

حضرت سَیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جسے کسی جنازہ کی خبر ملے اور وہ اہل میت کے پاس جا کر ان کی تَعزِیَت کرے اللّٰہ تعالٰی اس کے لیے ایک قیراط ثواب لکھے گا۔

(عمدۃ القاری، کتاب الایمان، باب اتباع الجنائز من الایمان، ۱/۴۰۰، تحت الحدیث ۴۷)

جنت میں داخلہ

حضرت سیدنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک مرتبہ بارگاہ الٰہی میں عرض کی: یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو تیری رضا کا طالب ہو کر کسی غم زدہ کی تَعزِیَت کرے تو تیری طرف سے اس کی جزا کیا ہے؟ ارشادِ باری ہوا: میں اُسے لباسِ تَقْوٰی پہناؤں گا اور اُسے

جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کروں گا۔

(جامع الاحادیث ، حرف القاف، ۵/ ۳۳۵ ، حدیث ۱۵۱۸۷)

تَعْزِیت کی نیتیں

۞ رضائے الٰہی پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کے لیے عاشقانِ رسول کی تَعْزِیت کروں گا ۞ سُنَّت پر عمل کروں گا ۞ مرحوم کے لیے دعا کروں گا ۞ صَبْر کے فضائل بتا کر صَبْر کی تلقین کروں گا ۞ جَزْع فَزَع کی صورت میں بَن پڑا تو نرمی سے سمجھا کر روکنے کی کوشش کروں گا ۞ مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب کروں گا اور ان کے اہل خانہ کو ایصالِ ثواب کے لیے تقسیم رَسائل اور مَدَنی قافلے میں سَفَر کی ترغیب دلاؤں گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے رسالے ''نیک بننے کا نسخہ'' سے تَعْزِیت کے مَدَنی پھول (کچھ ترمیم کے ساتھ) مُلاحَظہ فرمایئے:

''تَعْزِیت سُنَّت مُبارَکہ ہے'' کے سولہ حُروف کی نسبت سے تَعْزِیت کے 16 مدنی پھول

3 فَرامینِ مصطفٰے: ﴿1﴾ جو کسی مصیبت زدہ سے تَعْزِیت کرے گا اُس کے لئے اُس مصیبت زدہ جیسا ثواب ہے (ترمذی، کتاب الجنائز، باب: ماجاء فی أجر من عزی مصابا، ۲ / ۳۳۸، حدیث ۱۰۷۵) ﴿2﴾ جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا اللّٰه عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا (ابن ماجه ، کتاب الجنائز، باب

ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، ۲ /۲۶۸، حدیث ۱۶۰۱) ﴿3﴾ جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی (معجم اوسط، باب الھاء، من اسمہ ھاشم، ٦ / ٤٢٩، حدیث ٩٢٩٢) ۞ حضرت سیّدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ ربُّ العزت عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''اے موسیٰ! وہ لوگ جو مریضوں کی عِیادت کرتے ہیں، جَنازے کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی فوت شدہ بچے کی ماں سے تَعْزِیَت کرتے ہیں'' (تمھید الفرش للسیوطی، ص٦٢) ۞ تَعْزِیَت کا معنیٰ ہے: مصیبت زدہ آدمی کو صَبْر کی تلقین کرنا۔ ''تَعْزِیَت مَسْنُون (یعنی سنت) ہے'' (بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۵۲) ۞ دَفْن سے پہلے بھی تَعْزِیَت جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ دَفْن کے بعد ہو یہ اُس وقت ہے کہ اَولیائے مَیِّت (میّت کے اہل خانہ) جَزَع وفَزَع (یعنی رونا پیٹنا) نہ کرتے ہوں، ورنہ اُن کی تسلی کے لیے دَفْن سے پہلے ہی کرے (جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص١٤١) ۞ تَعْزِیَت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اِس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تَعْزِیَت کرنے والا یا جس کی تَعْزِیَت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اُسے علم نہیں تو بعد میں حَرَج نہیں (جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ،

باب الجنائز، ص ۱٤۱ وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب فی کراھیۃ الضیافۃ من اھل المیت، ۳/۱۷۷) ۞ (تعزیت کرنے والا) عاجزی وانکساری اور رنج وغم کا اظہار کرے، گفتگو کم کرے اور مسکرانے سے بچے کہ (ایسے موقع پر) مسکرانا (دلوں میں) بُغض وکینہ پیدا کرتا ہے (آدابِ دین (مُترجَم)، ص ۳۵) ۞ مُستحَب یہ ہے کہ مَیِّت کے تمام اَقارِب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد وعورت سب کو مگر عورت کو اُس کے مَحارِم ہی تَعزِیَت کریں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۸۵۲) تعزیت میں یہ کہے: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو صَبرِ جمیل عطا فرمائے اور اس مصیبت پر اَجرِ عظیم عطا فرمائے اور اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان لفظوں سے تَعزِیَت فرمائی: اِنَّ لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَلَہٗ مَا اَعْطٰی وَکُلٌّ عِنْدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ. ترجمہ: خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا اور جو دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک مقررہ وقت تک ہے، لہٰذا صَبْر کرو اور ثواب کی اُمید رکھو (بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلم یعذب المیت ببعض بکاء...الخ، ۱/٤۳٤، حدیث ۱۲۸٤) ۞ میّت کے اَعِزّہ (یعنی عزیزوں) کا گھر میں بیٹھنا کہ لوگ اُن کی تَعزِیَت کیلئے آئیں اس میں حَرَج نہیں اور مکان کے دروازے پر یا شارِع عام (یعنی عام راستے) پر بچھونے (یا دری وغیرہ) بچھا کر بیٹھنا بُری بات ہے (عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل السادس فی القبر و الدفن...الخ و مما یتصل بذلک مسائل، ۱/۱٦۷ ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: فی کراھۃ الضیافۃ من اھل المیت، ۳/۱۷٦)

۞ قبر کے قریب تَعزِیَت کرنا مکروہ (تنزِیہی) ہے (درالمختار معه رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ۳/ ۱۷۷) ۞ بعض قوموں میں وفات کے بعد آنے والی پہلی شب بَرَأت یا پہلی عید کے موقع پر عزیز واَقرِبا اہل میّت کے گھر تعزِیَت کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں یہ رَسْم غَلَط ہے، ہاں جو کسی وجہ سے تعزیت نہ کرسکا تھا وہ عید کے دن تعزیت کرے تو حرج نہیں اسی طرح پہلی بقر عید پر جن اہل میّت پر قربانی واجب ہو اُنہیں قربانی کرنی ہوگی ورنہ گنہگار ہوں گے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سوگ کے ایام گزر جانے کے باوجود عید آنے پر میّت کا سوگ (غم) کرنا یا سوگ کے سبب عمدہ لباس وغیرہ نہ پہننا ناجائز و گناہ ہے۔ البتہ ویسے ہی کوئی عمدہ لباس نہ پہنے تو گناہ نہیں ۞ جو ایک بار تعزیت کر آیا اُسے دوبارہ تعزیت کے لیے جانا مکروہ ہے (در المختار معه رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ۳/ ۱۷۷) ۞ اگر تعزیت کے لئے عورتیں جمع ہوں کہ نَوحہ کریں تو اُنہیں کھانا نہ دیا جائے کہ گناہ پر مدد دینا ہے (بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/ ۸۵۳) ۞ نَوحہ یعنی میّت کے اَوصاف مُبالَغہ کے ساتھ (یعنی بڑھا چڑھا کر خوبیاں) بیان کرکے آواز سے رونا جس کو ''بَیْن'' کہتے ہیں بالِاجماع حرام ہے۔ یوہیں واوَیلا وا مُصیبتا (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کے چلانا (جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص۱۳۹ و بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/ ۸۵۴) ۞ اَطِبّاء (یعنی طبیب) کہتے ہیں کہ (جو اپنے عزیز کی موت پر سخت صدمے سے دوچار ہو اُس کے) میّت پر بالکل نہ رونے سے سخت بیماری پیدا ہو جاتی ہے، آنسو بہنے سے دل کی گرمی نکل جاتی ہے، اِس لیے اِس (بغیر نوحہ) رونے سے ہرگز منع نہ کیا جائے (مراۃ المناجیح،

میت پر رونے کا بیان، ۲/۵۰۱) ۞ مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تَعْزِیَت کے ایسے پیارے الفاظ ہونے چاہئیں جس سے اُس غمزدہ کی تسلی ہو جائے، فقیر کا تَجْرِبہ ہے کہ اگر اس موقع پر غمزدوں کو واقعاتِ کربلا سنائے جائیں تو بہت تسلی ہوتی ہے۔ تمام تعزیتیں ہی بہتر ہیں مگر بچے کی وفات پر (مَحارِم کا اُس کی) ماں کو تسلی دینا بہت ثواب ہے۔ (مراۃ المناجیح، میت پر رونے کا بیان، ۲/ ۵۰۷ ملخصاً) ۞ میّت کے پڑوسی یا دور کے رشتہ دار اگر میّت کے گھر والوں کے لیے اُس دن اور رات کے لیے کھانا لائیں تو بہتر ہے اور انہیں اِصرار کر کے کھلائیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: فی الثواب علی المصیبۃ، ۳/ ۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ساری دنیا میں نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا دَرْد رکھنے والی مَدَنی تحریک یعنی تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اپنی زندگی سنتوں کے مطابق گزارنے کی کوشش میں لگ جائیے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات کو اپنا لیجئے اور عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آیئے! تَعْزِیَت کا انداز سیکھنے کے لیے اُمت کی خیر خواہی کے جذبے سے سرشار، دکھی دلوں کے غم گُسار، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک مَکْتُوب مُلاحَظہ فرمائیے۔

مَکْتُوبِ تَعْزِیَت از امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ

کی جانب سے لَواحِقِین مرحوم محمد شان عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کی خدماتِ عالیہ میں مَدَنی مٹھاس سے تر بتر سلام، اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَال.

معلوم ہوا کہ محمد شان عطاری حادثے میں وفات پاگئے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے، اُن کی قَبْر پر رحمت ورِضْوان کے پھُول برسائے، ان کی قَبْر اور مدینے کے تاجْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور کے درمیان جتنے پردے حائل ہیں سب اُٹھا کر مرحوم کو رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں گُمادے۔ مرحوم کی مغفرت فرما کر انہیں جَنَّۃُ الْفِردَوس میں مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرمائے اور مرحوم کے لَواحِقِین کو صَبْرِ جمیل اور صَبْرِ جمیل پر اَجْرِ جَزِیل مَرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عَجَب سرا ہے یہ دنیا یہاں پہ شام وسَحَر
کسی کا کوچ کسی کا قِیام ہوتا ہے

افسوس! سگِ مدینہ اپنے آپ کو نیکیوں سے دُور اور گناہوں سے بھرپور پاتا ہے۔ ہاں ربِّ غَفُور عَزَّوَجَلَّ اس اَمر پر قادِر ضَرور ہے کہ گناہ وقُصور کو نیکیوں سے بدل دے لٰہذا خدائے مجید سے یِہی اُمید ہے کہ وہ مجھ پاپی و بدکار کے گناہوں کو اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ضَرور نیکیوں سے بدل دے گا اور اِسی امید

پر میں اپنی زندگی کی تمام تر نیکیاں بارگاہِ مصطفوی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نذر کرکے ''مرحوم محمد شان عطاری'' کی نذر کرتا ہوں۔

عَجَب نیرَنگی دنیا ہے کہ ایک طرف کسی کا جنازہ اُٹھایا جارہا ہے جبکہ دوسری طرف کسی کو دولہا بنایا جارہا ہے۔ ایک طرف خوشی کے شادیانے بج رہے ہیں تو دوسری طرف کسی کی میّت پر آہ وفُغاں کا شور ہے۔

نَسیمِ صُبح گلشن میں گُلوں سے کھیلتی ہوگی
کسی کی آخری ہچکی کسی کی دل لگی ہوگی

مرحوم محمد شان عطاری کے ایصالِ ثواب کی خاطر گھر کا ہر مَرد (جس کی عمر بیس سال سے زائد ہو) کم از کم ایک بار دعوتِ اسلامی کے تین روزہ مدنی قافلے کے ساتھ ضَرور سَفَر اِختیار کرے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سبھی کی خدمت میں مَدَنی اِلتجا ہے۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے — مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے — جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے — یہ عبرت کی جا ہے تماشہ نہیں ہے

والسلام مع الاکرام
۳۰ محرم الحرام ۱۴۲۸ھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(جنت کی تیاری، ص ۷۰)

نَوْحَہ کا بیان

مَیِّت کے اَوصاف مُبالَغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے چیخنا چِلّانا رونا پیٹنا واویلا کرنا نَوحَہ کہلاتا ہے۔ اسے بَیْن بھی کہتے ہیں، یہ اَفعال زمانہ جاہِلیَّت کے ہیں اور بِالْاِجماع حرام ہیں۔ ایسا کرنے والی عورتیں اور مرد سخت شدید عذاب کے حق دار ہیں۔

(جوهرة نيرة، كتاب الصلاة، باب الجنائز، ص۱۳۹)

نَوحہ سے متعلق پانچ پیرے

﴿1﴾ تَعزِیَت کے لیے اکثر رشتہ دار عورتیں جمع ہو کر روتی پیٹتی اور نَوحہ کرتی ہیں انہیں ایسا کرنے سے روکنا چاہیے کہ حدیث میں ان کے لیے سخت وعید ہے چنانچہ

جہنم والوں پر بھونکنے والیاں

حضرت سَیِّدُنا اَبُو ہُرَیرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے تاجدار، حبیبِ پَروَردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: بے شک یہ نَوحہ کرنے والیاں قِیامَت کے دن جہنم میں، دوزخیوں کے دائیں بائیں دو صفوں میں کی جائیں گی اور دوزخیوں پر ایسے بھونکیں گی جیسے کُتیاں بھونکتی ہیں۔

(معجم اوسط للطبرانی، من اسمه محمد، ٤/٦٦، حديث ٥٢٢٩)

﴿2﴾ گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، بال کھولنا، سر پر خاک ڈالنا، سینہ کوٹنا، ران پر ہاتھ مارنا

یہ سب جاہلیّت کے کام ہیں اور حرام ۔(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز،الفصل السادس فی القبر و الدفن...الخ ومما یتصل بذلك مسائل، ۱/۱۶۷)

﴾3﴿ تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، مگر عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔(بخاری، کتاب الجنائز، باب احداد المرأة علی غیر زوجھا، ۱/۴۳۲، حدیث ۱۲۸۰)

﴾4﴿ آواز سے رونا منع ہے اور آواز بلند نہ ہو تو اس کی ممانعت نہیں، بلکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابراہیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وفات پر بُکا فرمایا (یعنی آنسو بہائے)۔ (جوھرة نیرة، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص۱۳۹)

﴾5﴿ حضرت عبد اللّٰہ ابن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مروی ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آنکھ کے آنسو اور دل کے غم کے سبب اللّٰہ تعالٰی عذاب نہیں فرماتا اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: لیکن اس کے سبب عذاب یا رحم فرماتا ہے اور گھر والوں کے رونے کی وجہ سے میّت پر عذاب ہوتا ہے۔

(بخاری، کتاب الجنائز، باب البکاء عند المریض، ۱/ ۴۴۱، حدیث ۱۳۰۴)

یعنی جبکہ اس نے وصیت کی ہو یا وہاں رونے کا رَواج ہو اور منع نہ کیا ہو، وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ یا یہ مراد ہے کہ ان کے رونے سے اسے تکلیف ہوتی ہے کہ دوسری حدیث میں آیا، اے اللّٰہ(عَزَّوَجَلَّ) کے بندو! اپنے مُردے کو تکلیف نہ دو، جب تم رونے لگتے ہو وہ بھی روتا ہے۔(بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زِیارتِ قُبور

زِیارتِ قُبور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے لٰہذا ہمیں اس سنت پر بھی عمل کرنا چاہیے کہ اس میں عبرت اور موت وآخرت کی یاد ہے اور یہ دنیا سے بے رغبتی کا سبب بھی ہے چنانچہ

آخرت کی یاد

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: میں نے تم کو زِیارتِ قُبور سے مَنْع کیا تھا، اب تم قَبْروں کی زِیارت کرو کہ وہ دُنیا سے بے رغبتی کا سبب اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارة القبور، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

لٰہذا عبرت اور موت کی یاد کے لیے ہمیں موقع بہ موقع اپنے عزیز، رشتہ داروں کی قبروں کی زیارت کے لیے جانا چاہیے اور والدین کی قبور کی زیارت تو معمول بنا لینا چاہیے۔ آیئے زیارتِ قبور سے متعلق امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ’’قبر والوں کی 25 حکایات‘‘ سے مدنی پھول (کچھ ترمیم کے ساتھ) مُلاحظہ فرمایئے:

’’زیارتِ قبور سنت ہے‘‘ کے چودہ حُروف کی نسبت سے 14 مَدَنی پھول

❁ قُبورِ مسلمین کی زِیارت سنت اور مَزاراتِ اَولیائے کِرام وشُہَدائے عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ

السَّلام کی حاضری سعادت بَرسعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَنْدُوب (یعنی پسندیدہ) وثواب۔
(فتاویٰ رضویہ، ۵۳۲/۹)

قبرستان میں سلام کرنے کا طریقہ

۞ اِس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد ترمذی شریف میں بیان دہ یہ سلام کہیے:

اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَااَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَر.

ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

(ترمذی، کتاب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، ۳۲۹/۲، حدیث ۱۰۵۵)

۞ جو قبرستان میں داخل ہو کر یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَجْسَادِ الْبَالِیَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِیْ خَرَجَت مِنَ الدُّنْیَا وَهِیَ بِکَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَیْهَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ.

ترجمہ: اے اللہ! گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو اُن پر اپنی رحمت فرما اور ان کو میرا سلام پہنچا دے۔

تو (حضرت سیِّدُنا) آدم (عَلَیْهِ السَّلَام) سے لے کر اِس (دُعا کے پڑھتے) وقت تک جتنے مومن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفرت کریں

گے۔ (شرح الصدور، باب زیارۃ القبور وعلم الموتی بزوارھم ورؤیتھم لھم، ص۲۲۶)

۞ اگر قبر کے پاس بیٹھنا چاہیں تو صاحبِ قبر کے مرتبے کو ملحوظ رکھ کر باادب بیٹھ جائیے۔

(رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی زیارۃ القبور،۳/۱۷۹)

زیارتِ قُبُور کے افضل اَوقات

۞ قبروں کی زیارت کے لیے یہ چار دن بہتر ہیں: پیر یا جمعرات یا جمعہ یا ہفتہ۔

(عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور...الخ،۵/۳۵۰)

۞ جُمُعہ کے دن بعد نمازِ صُبْح زیارتِ قُبُور افضل ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،۹/۵۲۳)

۞ رات کو تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ،۹/۵۲۳)

۞ مُتَبَرَّک (یعنی برکت والی) راتوں میں زیارتِ قُبُور افضل ہے خصوصاً شبِ برأت۔

(عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور...الخ،۵/۳۵۰)

۞ اِسی طرح مُتَبَرَّک (یعنی برکت والے) دنوں میں بھی زِیارتِ قُبُور افضل ہے مثلاً عِیْدَیْن (یعنی عِیْدُ الْفِطْر اور بَقَرعید)، 10 محرم الحرام اور عَشَرہ ذِی الْحِجَّۃ (یعنی ذُوالْحِجَّۃ کے ابتدائی 10 دن)

(عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب السادس عشر فی زیارۃ القبور...الخ،۵/۳۵۰)

قَبْر پر اگربتّی جلانا

۞ قبر کے اوپر ''اگربتّی'' نہ جلائی جائے اِس میں سُوئے اَدَب (یعنی بےاَدَبی) اور بدفالی ہے (اور اس سے میّت کو تکلیف ہوتی ہے) ہاں اگر (حاضرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے

(لگانا چاہیں تو) قبر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۹/۴۸۲-۵۲۵ ملخصاً)

قَبْر پر موم بتّی رکھنا

۞ قَبْر پر چراغ یا جلتی موم بتّی وغیرہ نہ رکھئے کہ یہ آگ ہے اور قبر پر آگ رکھنے سے میّت کو اَذِیّت ہوتی ہے، ہاں اگر آپ کے پاس چارجر ٹارچ یا ٹارچ والا موبائل فون نہ ہو، گورنمنٹ کی بتیاں بھی نہ ہوں یا بند ہوں اور رات کے اندھیرے میں راہ چلنے یا دیکھ کر تلاوت کرنے کے لیے روشنی درکار ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتی یا چراغ رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قبر تھی اب مٹ چکی ہے۔

۞ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: صحیح مسلم شریف میں حضرت عَمْرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی، انہوں نے دَمِ مَرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: جب میں مرجاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔ (مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم...الخ، ص ۷۵، حدیث ۱۹۲ و فتاوٰی رضویہ، ۹/۴۸۲)

جس قَبْر کا پتا نہ ہو کہ مسلمان کی ہے یا کافِر کی

۞ جس قبر کا یہ بھی حال معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان کی ہے یا کافِر کی، اُس کی زِیارت کرنی، فاتحہ دینی ہرگز جائز نہیں کہ قبر مسلمان کی زِیارت سنت ہے اور فاتحہ مُسْتَحَب اور قَبْرِ کافِر کی زِیارت حرام ہے اور اسے ایصالِ ثواب کا قَصْد (ارادہ) کُفْر۔ (فتاوٰی رضویہ، ۹/۵۳۳)

۞ اپنے لیے کَفَن تیار رکھے تو حَرَج نہیں اور قبر کُھدوا رکھنا بے معنی ہے، کیا معلوم کہاں مرے گا۔ (درالمختار معه رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۸۳)

ہوں بارِ گُنہ سے نہ خَجِل دوشِ عزیزاں
لِلّٰہ مری نَعْش کر اے جانِ چَمَن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

مُتفرِّق مدنی پھول

۞ قَبْرِسْتان کی حاضری کے موقع پر اِدھر اُدھر کی باتوں اور غفلت بھرے خیالوں کے بجائے فِکرِ مدینہ یعنی اپنا مُحاسبہ کرتے ہوئے اپنی موت کو یاد کر کے ہو سکے تو آنسو بہایئے اور گناہوں کو یاد کر کے خود کو عذابِ قَبْر سے خوب ڈرایئے، توبہ کیجئے اور یہ تَصَوُّر ذِہن میں جمایئے کہ جس طرح آج یہ مُردے اپنی اپنی قبروں میں اکیلے پڑے ہیں، عنقریب میں بھی اِسی طرح اندھیری قبر میں تنہا پڑا ہوں گا نیز حدیث پاک کے ان الفاظ کو یاد کیجئے: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی: جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

(جامع صغیر للسیوطی، حرف الکاف، ص ۳۹۹، حدیث ٦٤١١)

قَبْر میں میّت اُترنی ہے ضَرور جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

۞ شبِ براءَت میں یا کسی بھی حاضری کے موقع پر بعض لوگ اپنے عزیز کی قبر پر بلا مقصدِ صحیح مَحْض رَسمی طور پر پانی چھڑکتے ہیں یہ اِسراف و ناجائز ہے اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اِس سے میّت کی قَبْر میں ٹھنڈک ہو گی تو اِسراف کے ساتھ ساتھ نِری جہالت بھی ہے، ہاں میّت کی تدفین کے بعد چھڑکنے میں حَرَج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ اِسی طرح اگر قبر پر پودے وغیرہ ہیں اِس لئے پانی ڈالا جب بھی حَرَج نہیں۔ لیکن یہ یاد رہے! پانی ڈالنے کے لئے

اگر قبروں پر پاؤں رکھ کر جانا پڑتا ہو تو اس کی اجازت نہیں، جائے گا تو گنہگار ہو گا بلکہ ایسی صورت میں اُجرت دیگر کسی اور سے بھی نہ ڈلوائے۔

۞ قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میّت کا دل بہلے گا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی وضع الجرید...الخ،۳/۱۸۴)

۞ یوہیں جنازے پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حَرَج نہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۵۲)

۞ قَبْر پر سے تَر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اُس کی تسبیح سے رحمت اُترتی ہے اور میّت کو اُنْس حاصل ہوتا ہے اور نوچنے میں میّت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی وضع الجرید...الخ،۳/۱۸۴)

۞ قبر پر پاؤں رکھنے یا سونے سے قبر والے کو ایذا ہوتی ہے اور بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں نہ رکھے، نہ کسی قبر کو روندے اور نہ کسی قبر پر بیٹھے اور نہ ہی ٹیک لگائے کیونکہ اس سے نبیِّ کریم، رءُوفٌ رّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے مَنْع فرمایا ہے۔ چنانچہ دو فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھیے: (1) مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اِس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں (ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في النهي عن المشي على القبور والجلوس عليها، ۲/۲۵۰، حديث ۱۵٦۷) (2) اگر کوئی شخص اَنگاروں پر بیٹھ جائے جس سے اس کے کپڑے جل جائیں اور آگ اس کی کھال تک پہنچ جائے تو یہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے (مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه، ص۴۸۳، حديث ۹۷۱)

۞ قَبرِستان میں عام راستے سے جائے، جوراستہ نیا بنا ہوا ہواُس پر نہ چلے، "ردالمحتار" میں ہے: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہواُس پر چلنا حرام ہے۔(ردالمحتار، كتاب الطهارة، باب الانجاس، فصل الاستنجاء، مطلب: القول المرجح على الفعل، ۶۱۲/۱) بلکہ نئے راستے کا صِرف گُمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔(درالمختار معه ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، ۱۸۳/۳)

۞ کئی مزاراتِ اَولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سہولت کی خاطر مسلمانوں کی قبریں مِسمار کرکے (یعنی توڑ پھوڑ کر) فَرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، ذِکرواَذکار اور تلاوت کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔

۞ قبر پر رہنے کا مکان بنانا، یا قبر پر بیٹھنا، یا سونا یا اس پر بَول و بَراز (یعنی پیشاب پاخانہ) کرنا یہ سب اُمورِ اَشَد (یعنی سخت ترین) مکروہ قریب بہ حرام ہیں۔(فتاویٰ رضویہ، ۴۳۶/۹) سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: مُردے کو قبر میں بھی اس بات سے اِیذا ہوتی ہے جس سے گھر میں اسے اَذِیّت ہوتی۔

(فردوس بمأثور الخطاب، باب الالف، ۱۲۰/۱، حديث ۷۴۹)

۞ اَولیائے کِرام کے مزاراتِ طیبہ پر سفر کرکے جانا جائز ہے، وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں اور اگر وہاں کوئی مُنکرِ شرعی ہو مثلاً عورتوں سے اِختِلاط تو اس کی وجہ سے زیارت تَرک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اسے بُرا جانے اور ممکن ہو تو بُری بات زائل کرے۔

(ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، مطلب: فى زيارة القبور، ۱۷۸/۳)

اِیصالِ ثواب کا بَیان

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہت بڑی ہے جو مسلمان دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں ان کے لیے بھی اُس نے اپنے فَضْل وکَرَم کے دروازے کُھلے ہی رکھے ہیں اور جو اُن کے لیے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرتے ہیں تو اس کی بَرَکت سے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر کَرَم فرماتا ہے، آیئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کَرَم نوازی سے متعلق ایک حدیث مُبارکہ مُلاحظہ فرمائیے، چنانچہ

دُعائے مغفرت کی بَرَکت

حضرت سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالٰی ایک نیک بندے کا دَرَجہ جنّت میں بلند فرمائے گا تو وہ کہے گا کہ اے میرے رب! عَزَّوَجَلَّ کہاں سے یہ مرتبہ مجھ کو ملا؟ تو اللہ تعالٰی فرمائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لیے مغفرت کی دعا مانگی ہے اس لیے تجھے یہ دَرَجہ ملا ہے۔

(مشکاۃالمصابیح، کتاب الدعوات، باب الاستغفار و التوبۃ، ۱/۴۴۰، حدیث: ۲۳۴۵)

حضرت محمد طوسی معلّم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ابوبکر رشیدی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد طوسی معلم رَحْمَۃُ

اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو سَعِید صَفَّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہہ دینا کہ ہمارا تمہارا تو مُعاہدہ تھا کہ ہم ایک دوسرے کو نہیں بھولیں گے تو ہم تو نہیں بدلے مگر تم بدل گئے۔ میری آنکھ کھل گئی اور میں نے ابو سَعِید صَفَّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس خواب کا تَذکِرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ کیا بتاؤں میں ہر جُمُعہ کو ان کی قَبْر کی زِیارت کے لیے جایا کرتا تھا اور کچھ ایصالِ ثواب کیا کرتا تھا لیکن اس جُمُعہ کو میں نہیں جاسکا اسی کی ان کو مجھ سے شکایت ہوگئی ہے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثامن، بیان منامات المشائخ، ۵/۲۶۷)

اِیصالِ ثواب

اِیصالِ ثواب یعنی قرآنِ مجید یا دُرود شریف یا کلِمۂ طَیِّبہ یا کسی نیک عمل کا ثواب دوسرے کو پہنچانا جائز ہے۔ عبادتِ مالیہ یا بَدَنِیہ فَرض و نَفْل سب کا ثواب دوسروں کو پہنچایا جاسکتا ہے، زندوں کے ایصالِ ثواب سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۶۴۲)

شیخ مُحیُّ الدِّین ابنِ عَرَبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی تھی کہ جو ستر ہزار بار کلمہ شریف پڑھ لے یا پڑھ کر کسی کو بخش دیا جائے تو اس کی مغفرت ہوتی ہے میں نے اتنا کلمہ پڑھ لیا تھا، ایک دن میرے ہاں دعوت میں ایک صاحبِ کَشْف جوان حاضر تھا اچانک رونے لگا، سبب پوچھا بولا کہ میں اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں، میں نے اپنے دل میں پڑھا ہوا وہ کلمہ اس کی ماں کو بخش دیا وہ جوان اچانک ہنس

پڑا اور بولا کہ اب میں اسے جنَّت میں دیکھتا ہوں، میں نے اس حدیث کی صِحَّت اس وَلی کے کَشف سے معلوم کی اور اس کے کَشف کی صِحَّت حدیث سے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب ما علی الماموم... الخ، الفصل الثانی، ۳/ ۲۲۲، تحت حدیث ۱۱۴۲)

لٰہذا ستر ہزار بار کلمہ طیبہ کا ختم کر کے اپنے مرحوم عزیز کو ایصال ثواب کیجئے!

آیئے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''ایصالِ ثواب اور فاتحہ کا طریقہ'' سے ایصالِ ثواب کے مدنی پھول (کچھ ترمیم کے ساتھ) ملاحظہ فرمایئے:

''اللہ کی رحمت کے کیا کہنے!'' کے اُنیس حروف کی نسبت سے ایصالِ ثواب کے 19 مَدَنی پھول

۞ ایصالِ ثواب کے لَفْظی معنیٰ ہیں: ''ثواب پہنچانا'' اِس کو ''ثواب بخشنا'' بھی کہتے ہیں مگر بُزُرگوں کیلئے ''ثواب بخشنا'' کہنا مناسب نہیں، ''ثواب نَذْر کرنا'' کہنا ادب کے زیادہ قریب ہے۔ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضورِ اَقْدَس عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم خواہ اور نبی یا ولی کو ''ثواب بخشنا'' کہنا بے اَدَبی ہے کہ بخشنا بڑے کی طرف سے چھوٹے کو ہوتا ہے بلکہ نَذْر کرنا یا ہدیَّہ کرنا کہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۶۰۹)

۞ فرض، واجب، سُنَّت، نَفْل، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، تلاوت، نعت شریف، ذِکْرُ اللہ، درود شریف، بیان، درس، مدنی قافلے میں سفر، مدنی انعامات، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مُطالَعہ، مدنی کاموں کیلئے انفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا

ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔

۞ میّت کا تیجہ، دسواں، چالیسواں اور برسی کرنا بہت اچھے کام ہیں کہ یہ ایصالِ ثواب کے ہی ذرائع ہیں۔ شریعت میں تیجے وغیرہ کے عَدَمِ جواز (یعنی ناجائز ہونے) کی دلیل نہ ہونا خود دلیل جواز (جائز ہونے کی دلیل) ہے اور میّت کیلئے زندوں کا دعا کرنا قرآنِ کریم سے ثابت ہے جو کہ ایصالِ ثواب کی اصل ہے۔ چنانچہ پارہ **28**، سورۃُ الحشر، آیت **10** میں ارشادِ رَبُّ الْعِباد ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

۞ تیجے وغیرہ کا کھانا صرف اِسی صورت میں میت کے چھوڑے ہوئے مال سے کرسکتے ہیں جبکہ سارے وُرَثا بالغ ہوں اور سب کے سب اجازت بھی دیں اگر ایک بھی وارِث نابالغ ہے تو سخت حرام ہے۔ ہاں بالغ اپنے حصے سے کرسکتا ہے۔ (فتاوی خانیة، کتاب الحظر و الاباحة، ٤/٣٦٦ وفتاوی رضویہ، ۹/۶۶۴ و بہارِ شریعت، حصہ۴، ۱/۸۵۳ ملخصاً)

۞ تیجے کا کھانا چونکہ عموماً دعوت کی صورت میں ہوتا ہے اِس لئے اَغنِیا کے لئے جائز نہیں صرف غُرَبا و مساکین کھائیں، تین دن کے بعد بھی میت کے کھانے سے اَغنِیا (یعنی جو فقیر نہ ہوں اُن) کو بچنا چاہئے۔ فتاویٰ رضویہ جلد **9** صفحہ **667** سے میّت کے کھانے سے متعلق ایک مفید سوال جواب ملاحظہ ہوں، سوال: مقولہ طَعَامُ الْمَيِّتِ يُمِيْتُ الْقَلْب

(میّت کا کھانا دل کو مُردہ کر دیتا ہے) مُستَنَد قول ہے، اگر مُستَنَد ہے تو اس کے کیا معنی ہیں؟
جواب: یہ تَجرِبہ کی بات ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ جو طعامِ میّت کے مُتَمَنّی رہتے ہیں ان کا دل مَر جاتا ہے، ذِکْر و طاعت الٰہی کے لئے حیات و چُستی اس میں نہیں کہ وہ اپنے پیٹ کے لقمے کے لئے موتِ مسلمین کے منتظر رہتے ہیں اور کھانا کھاتے وقت موت سے غافل اور اس کی لذت میں شاغِل۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ٦٦٧)

۞ میّت کے تیجے کا کھانا (مالدار نہ کھائیں) صرف فقرا کو کھلائیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۵۳ ملخصاً)

۞ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: (بعض لوگ) چہلم یا برسی یا ششماہی پر کھانا بے نیت ایصالِ ثواب مَحْض ایک رَسمی طور پر پکاتے اور ''شادیوں کی بھاجی'' کی طرح برادری میں بانٹتے ہیں، وہ بھی بے اَصْل ہے، جس سے اِحتراز (یعنی بچنا) چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ٦٧١) اَلبتّہ یہ کھانا ایصالِ ثواب اور دیگر اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ہو تو بہت اچھا اور کارِ ثواب ہے۔ نیز اگر کوئی ایصالِ ثواب کے لیے کھانے کا اِہتمام نہ بھی کرے تب بھی کوئی حَرَج نہیں۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص ۱۵ ماخوذاً)

۞ ایک دن کے بچے کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں، اُس کا تیجہ، وغیرہ بھی کرنے میں حرج نہیں اور جو زندہ ہیں ان کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے

۞ اَنبیا و مُرسَلِین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتوں اور مسلمان جنات کو بھی ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص ۱۵)

۞ گیارہویں شریف اور رجبی شریف (یعنی 15 رَجَبُ الْمُرَجَّب کو سیدنا امام جعفر صادِق رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کونڈے کرنا) وغیرہ جائز ہے۔ کونڈے ہی میں کھیر کھلانا ضروری نہیں دوسرے برتن میں بھی کھلا سکتے ہیں، اس کو گھر سے باہر بھی لے جا سکتے ہیں، اس موقع پر جو ''کہانی'' پڑھی جاتی ہے وہ بے اَصل ہے، یٰسین شریف پڑھ کر 10 قرآنِ کریم خَتْم کرنے کا ثواب کمائیے اور کُونڈوں کے ساتھ ساتھ اِس کا بھی ایصالِ ثواب کر دیجئے۔

۞ داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیّدہ کی کہانی وغیرہ سب مَن گھڑَت قصے ہیں، انہیں ہرگز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام ''وصیت نامہ'' لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی ''شیخ احمد'' کا خواب دَرج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں ان کا بھی اِعتبار نہ کریں۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص ۱۵)

۞ اَولیائے کِرَام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کی فاتحہ کے کھانے کو تعظیماً ''نَذْر و نیاز'' کہتے ہیں اور یہ نیاز تَبَرُّک ہے اُسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص ۱۶)

۞ نیاز اور ایصالِ ثواب کے کھانے پر فاتحہ پڑھانے کے لیے کسی کو بُلوانا یا باہر کے مہمان کو کھلانا شرط نہیں، گھر کے افراد اگر خود ہی فاتحہ پڑھ کر کھالیں جب بھی کوئی حَرَج نہیں۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص ۱۶)

۞ روزانہ جتنی بار بھی حسبِ حال اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ کھانا کھائیں اُس میں اگر کسی نہ کسی بزرگ کے ایصالِ ثواب کی نیت کر لیں تو خوب ہے۔ مثلاً ناشتے میں

نیّت کریں، آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے ذَرِیعے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو پہنچے۔ دوپہر کو نیت کیجئے: ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا کھایا) اُس کا ثواب سرکارِ غوثِ اعظم اور تمام اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کو پہنچے، رات کو نیت کیجئے: ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور ہر مسلمان مرد و عورت کو پہنچے۔ یا ہر بار سبھی کو ایصالِ ثواب کیا جائے اور یہی اَنْسَب (زیادہ مناسب) ہے۔ یاد رہے ایصالِ ثواب صرف اُسی صورت میں ہوسکے گا جبکہ وہ کھانا کسی اچھی نیت سے کھایا جائے مثلاً عبادت پر قُوّت حاصل کرنے کی نیت سے کھایا تو یہ کھانا کارِ ثواب ہوا، اور اس کا ایصالِ ثواب ہوسکتا ہے۔ اگر ایک بھی اچھی نیت نہ ہو تو کھانا مُباح کہ اِس پر نہ ثواب نہ گناہ، تو جب ثواب ہی نہ ملا تو ایصالِ ثواب کیسا! البتہ دوسروں کو بہ نیتِ ثواب کھلایا ہو تو اُس کھلانے کا ثواب ایصال ہوسکتا ہے۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص۱۶)

۞ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ کھائے جانے والے کھانے سے پہلے ایصالِ ثواب کریں یا کھانے کے بعد، دونوں طرح دُرُست ہے۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص۱۷)

۞ ہوسکے تو ہر روز (نَفْع پر نہیں بلکہ) اپنی بکری (Sale) کا چوتھائی فیصد (0.25% یعنی چار سو روپے پر ایک روپیہ) اور ملازَمت کرنے والے تنخواہ کا ماہانہ کم از کم ایک فیصد سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی نیاز کے لیے نکال لیا کریں اس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں خرچ کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکتیں خود ہی دیکھ لیں

گے۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص ۱۷)

۞ مسجد یا مدرسے کا قِیام صَدَقہ جاریہ اور ایصالِ ثواب کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔

۞ جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا ملے گا۔ یہ نہیں کہ ثواب تقسیم ہو کر ٹکڑے ٹکڑے ملے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، مطلب: فی القراۃ للمیت، ۳/ ۱۸۰ بتغیر قلیل) ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ یہ امید ہے کہ اس نے جتنوں کو ایصالِ ثواب کیا ان سب کے مجموعہ کے برابر اس کو ثواب ملے۔ مثلاً کوئی نیک کام کیا جس پر اس کو دس نیکیاں ملیں اب اس نے دس مُردوں کو ایصالِ ثواب کیا تو ہر ایک کو دس دس نیکیاں پہنچیں گی جبکہ ایصالِ ثواب کرنے والے کو ایک سو دس اور اگر ایک ہزار کو ایصالِ ثواب کیا تو اس کو دس ہزار دس وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس۔

(فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۲۳-۶۲۹ ماخوذاً و بہار شریعت، حصہ۴، ۱/ ۸۵۰ ملخصاً)

۞ ایصالِ ثواب صِرْف مسلمان کو کر سکتے ہیں۔ کافر یا مُرتَد کو ایصالِ ثواب کرنا یا اس کو مرحوم، جَنّتی، خُلْد آشیاں، بیکنٹھ باسی، سُوَرگ باسی کہنا کُفْر ہے۔ (فاتحہ کا طریقہ، ص ۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے عزیزوں اور پیاروں کو ایصالِ ثواب کرنے کے لیے خوب نیکیاں کیجئے۔ نیکیاں کرنے، پانچوں نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ نَوافِل کی کثرت اور تلاوتِ قرآن پاک کی عادت بنانے کے لیے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابَستہ ہو جائیے۔ مدنی انعامات

پر عمل اور مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر کرکے ڈھیروں نیکیاں کمایئے اور اپنے عزیزوں کو ایصال کیجئے۔ آیئے ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سماعت فرمایئے۔ چنانچہ

ایصالِ ثواب کی مَدَنی بہار

قادِر آباد (ضلع منڈی بہاؤالدین، پنجاب) کے اسلامی بھائی مبلغ دعوتِ اسلامی محمد جنید عطاری ایک حادثے میں انتقال کر گئے۔ ان کی ہمشیرہ کا بیان ہے کہ بھائی جان کے انتقال کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب دیکھا کہ میں جنید بھائی کی قبْر کے پاس کھڑی ہوں، اچانک ان کی قبْر کُھل گئی، میں نے دیکھا کہ جنید بھائی قبْر میں بیٹھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکْر میں مشغول ہیں میں نے انہیں مُخاطَب کرتے ہوئے کہا: جنید بھائی! ہم آپ کو تلاوت، ذِکر و دُرُود اور صدقہ و خیرات کے ذرِیعے اِیصالِ ثواب کرتے ہیں کیا آپ کو وہ ثواب پہنچتا ہے؟ یہ سن کر جواب دیا ہاں تم جو بھی ایصالِ ثواب کرتے ہو وہ مجھے ملتا ہے۔ (خوشبودار قبر، ص۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِبلیس کی بیٹی

حضرت سَیِّدُنا علی خوّاص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دنیا اِبلیس لعین (یعنی لعنتی شیطان) کی بیٹی ہے اور اس (یعنی دنیا) سے محبت کرنے والا ہر شخص اُس کی بیٹی کا خاوَند ہے۔ (الحدیقۃ الندیۃ، ۱/ ۱۹)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مَدَنی وصیت نامہ

دُرُود شریف کی فضیلت

محبوبِ ربُّ العالمین، جنابِ صادِق و امین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھ پر درود شریف پڑھو، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔ (کامل عدی، ج۵، ص۵۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ اِس وقت نمازِ فجر کے بعد مَسجِدُ النَّبَوِی الشَّرِیف علٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں بیٹھ کر " اَرْبَعِیْنَ وَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃ " (یعنی مدینۂ منورہ سے چالیس 40 وصیتیں) تحریر کرنیکی سعادت حاصل کر رہا ہوں، آہ! صد آہ!

آج میری مدینۃُ الْمُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی حاضری کی آخری صُبْح ہے، سورج روضۂ محبوب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر عرضِ سلام کے لئے حاضر ہوا چاہتا ہے، آہ! آج رات تک اگر جنّتُ الْبَقیع میں مَدفن ملنے کی صورت نہ ہوئی تو مدینے سے جدا ہونا پڑ جائے گا۔ آنکھ اشکبار ہے، دل بے قرار ہے، ہائے! ؎

افسوس چند گھڑیاں طَیبہ کی رہ گئی ہیں
دل میں جُدائی کا غم طوفاں مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے، ہجرِ مدینہ کی جاں سوز فکر نے سَراپا تصویرِ غم بنا کر رکھ دیا ہے، ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تبسُّم کسی نے چھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چُھوٹ جائے گا، دل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سُوئے وطن روانگی کے لمحات ایسے جانگُزا ہوتے ہیں گویا،

کسی شِیر خوار بچے کو اس کی ماں کی گود سے چھین لیا گیا ہو اور وہ روتا ہوا نہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مُڑ کر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہو کہ شاید ماں ایک بار پھر بُلا لے گی......اور شفقت کے ساتھ گود میں چُھپا لے گی......اپنے سینے سے چِمٹا لے گی...... مجھے لوری سنا کر اپنی مامتا بھری گود میں میٹھی نیند سُلا دے گی......آہ! ؎

میں شِکَستہ دل لئے بوجھل قدم رکھتا ہوا
چل پڑا ہوں یا شہنشاہِ مدینہ الوداع

اب شِکَستہ دل کے ساتھ "چالیس وصایا" عرض کرتا ہوں، میرے یہ وصایا" دعوت اسلامی" سے وابستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف بھی ہیں نیز میری اولاد اور دیگر اہل خانہ بھی ان وصایا پر ضَرور توجہ رکھیں۔

زہے قسمت! مجھ پاپی و بدکار کو مَدینۂ پُرانوار میں، وہ بھی سایۂ سبز سبز گنبد و مینار میں، اے کاش! جلوۂ سرکارِ نامدار شہنشاہِ اَبرار، شَفیعِ روزِ شُمار، محبوبِ پَروَردگار، اَحمدِ مُختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں شہادت نصیب ہو جائے اور جنَّتُ البَقیع میں دو گز زمین مُیَسَّر آئے اگر ایسا ہو جائے تو دونوں جہاں کی سعادتیں ہی سعادتیں ہیں۔ آہ! ورنہ جہاں مُقدَّر ......

﴿1﴾ اگر عالَمِ نَزع میں پائیں تو اُس وقت کا ہر کام سنت کے مطابق کریں، ممکنہ صورت

میں سیدھی کروٹ لِٹا کر چہرہ قبلہ رو کریں۔ یٰسین شریف بھی سنائیں اور کلمۂ طیبہ سینے پر دَم آنے تک مسلسل بآواز پڑھا جائے۔

﴿2﴾ بعد قَبضِ رُوح بھی ہر ہر معاملے میں سنتوں کا لحاظ رکھیں، مثلاً تجہیز و تکفین وغیرہ میں تَعْجِیل (یعنی جلدی) اور زیادہ عوام اکٹھی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا سنت نہیں۔ بہارِ شریعت حصہ 4 میں بیان کئے ہوئے اَحکام پر عمل کیا جائے، خصوصاً تاکید اَشَدّ تاکید ہے کہ ہرگز نَوحہ نہ کیا جائے کیوں کہ یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

﴿3﴾ قبر کا سائز وغیرہ سنت کے مطابق ہو اور لَحَد بنائیں کہ سنت ہے۔[1]

﴿4﴾ اندرونِ قبر دیواریں وغیرہ کچی مٹی کی ہوں، آگ کی پکی ہوئی اِینٹیں استعمال نہ کی جائیں، اگر اَندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضَروری ہوں تو پھر اَندرونی حصہ مٹی کے گارے سے اچھی طرح لیپ دیا جائے۔

﴿5﴾ ممکن ہو تو اندرونی تختوں پر یٰسین شریف، سورۃُ الملک اور دُرودِ تاج پڑھ کر دَم کر دیا جائے۔

﴿6﴾ کَفَنِ مَسْنُون خود سگ مَدینہ عُفِیَ عَنْہ کے پیسوں سے ہو۔ حالتِ فَقْر کی صورت میں کسی صحیح العقیدہ سُنّی کے مال حلال سے لیا جائے۔

﴿7﴾ غسل بارِیش، باعمامہ و پابندِ سُنّت اسلامی بھائی عَین سُنّت کے مطابق دیں (ساداتِ

---

1 ...... قبر کی دو قسمیں ہیں: (1) صندوق (2) لَحد۔ لَحد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد میت رکھنے کے لیے جانب قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لَحد سنّت ہے اگر زمین اِس قابل ہو تو یہی کریں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں مُضایقہ نہیں۔ ہوسکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ سلیب اندرونی حصے میں ترچھی کر کے لگالو مگر اس کی بات نہ مانی جائے۔

کرام اگر گندے وجود کو غسل دیں تو سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ اُسے اپنے لئے بے ادَبی تصوُّر کرتا ہے)۔

﴿8﴾ غسل کے دوران سَترِ عورت کی مکمل حفاظت کی جائے اگر ناف سے لے کر گھٹنوں سمیت کتّھئی یا کسی گہرے رنگ کی دو موٹی چادریں اُڑھا دی جائیں تو غالباً ستر چمکنے کا اِحتمال جاتا رہے گا۔ہاں پانی ظاہری جسم کے ہر حصے بلکہ روئیں روئیں کی جڑ سے لے کر نوک پر بہنا لازمی ہے۔

﴿9﴾ کفن اگر آبِ زم زم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے تَر کیا ہوا ہو تو سعادت ہے۔کاش! کوئی سیِّد صاحِب سر پر سبز عمامہ شریف سجا دیں۔[1]

﴿10﴾ بعدِ غسل میّت، کفن میں چہرہ چھپانے سے قَبْل، پہلے پیشانی پر اَنگشتِ شہادت سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھئے۔

﴿11﴾ اسی طرح سینے پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۔

﴿12﴾ دل کی جگہ پر یارسولَ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

﴿13﴾ ناف اور سینے کے درمیانی حِصّۂ کفن پر یا غوثِ اَعظم دستگیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، یا امام ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، یا اِمام احمد رضا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، یا شیخ ضیاءالدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شہادت کی انگلی سے لکھیں۔

﴿14﴾ نیز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حِصّۂ کفن پر (علاوہ پشت کے) ''مدینہ مدینہ'' لکھا جائے۔یاد رہے! یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صرف اَنگشتِ شہادت سے

[1] ......صرف علماء ومشائخ کو با عمامہ دفن کیا جا سکتا ہے، عام لوگوں کی میّت کو مع عمامہ دفنانا منع ہے۔

لکھنا ہے اور زہے نصیب کوئی سَیِّد صاحب لکھیں۔

﴾15﴿ دونوں آنکھوں پر مدینۃُ الْمُنَوَّرۃ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعۡظِیۡمًا کی کَھجوروں کی گُٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

﴾16﴿ جنازہ لے کر چلتے وقت بھی تمام سنّتیں ملحوظ رکھئے۔

﴾17﴿ جنازے کے جلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امام اہلِ سنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا قصیدۂ درود ''کعبے کے بَدْرُ الدُّجےٰ تم پہ کروروں درود'' پڑھیں (اس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صرف اور صرف علمائے اہلسنّت ہی کا کلام پڑھا جائے)۔

﴾18﴿ جنازہ کوئی صحیح العقیدہ سُنّی عالِمِ باعَمَل یا کوئی سنتوں کے پابند اسلامی بھائی یا اہل ہوں تو اولاد میں سے کوئی پڑھا دیں مگر خواہش ہے کہ ساداتِ کرام کو فَوقِیَّت دی جائے۔

﴾19﴿ زہے نصیب! ساداتِ کرام اپنے رحمت بھرے ہاتھوں قبر میں اُتار کر اَرْحَمُ الرّٰحِمِیۡن کے سپرد کر دیں۔

﴾20﴿ چہرے کی طرف دیوارِ قبلہ میں طاق بنا کر اس میں کسی پابند سنت اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عہد نامہ، نَقْشِ نَعْلِ شریف، سبز گنبد شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقشِ ہرکارہ وغیرہ تبرُّکات رکھئے۔

﴾21﴿ جنت البقیع میں جگہ مل جائے تو زہے قسمت! ورنہ کسی وَلِیُّ اللّٰہ کے قُرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سپرد خاک کریں مگر جائے غَصب پر دَفْن نہ کریں کہ حرام ہے۔

﴾22﴿ قَبْر پر اَذان دیجئے۔

﴾23﴿ زہے نصیب! کوئی سیّد صاحب تلقین فرما دیں۔[1]

﴾24﴿ ہو سکے تو میرے اہلِ محبت میری تدفین کے بعد 12 روز تک، یہ نہ ہو سکے تو کم از کم 12 گھنٹے ہی سہی میری قبر پر حلقہ کئے رہیں اور ذِکر و دُرُود اور تلاوت و نعت سے میرا دل بہلاتے رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا اس دوران بھی اور ہمیشہ نمازِ باجماعت کا اہتمام رکھیں۔

﴾25﴿ میرے ذِمے اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست

---

[1] تلقین کی فضیلت:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے: یافُلاں بن فُلانہ! وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے: یافُلاں بن فُلانہ! وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے: یافلاں بن فلانہ! وہ کہے گا: ''ہمیں ارشاد کر، اللّٰه عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رحم فرمائے۔'' مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے: **اُذْكُرْ مَاخَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا: شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)، **وَاَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **نَبِيًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا**۔ ترجمہ: تُو اُسے یاد کر جس پر تو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللّٰه کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔'' مُنکَر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اُس کی حُجّت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حَوَّا (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا) کی طرف نسبت کرے۔ (طبرانی کبیر، ج ۸، ص ۲۵۰، حدیث ۷۹۷۹) یاد رہے! فُلاں بن فُلانہ کی جگہ میت اور اس کی ماں کا نام لے، مثلاً یا محمد الیاس بن اٰمِینہ۔ اگر میت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی جگہ حَوَّا (رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا) کا نام لے۔ تلقین صِرف عَرَبی میں پڑھئے۔

ہے کہ میری اولاد اگر زندہ ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی احساناً اپنے پلّے سے ادا فرما دیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَجرِ عظیم عطا فرمائے گا (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس عطار قادری کو مُعاف فرما دیں اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً ورثاء سے رُجوع کریں یا مُعاف کر دیں)۔

﴿26﴾ مجھے کثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب و دعائے مغفرت سے نوازتے رہیں تو احسان عظیم ہوگا۔

﴿27﴾ سب کے سب مَسلکِ اعلیٰ حضرت یعنی مَذہبِ اہلِ سُنَّت پر امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مطابق قائم رہیں۔

﴿28﴾ بد مذہبوں کی صحبت سے کوسوں دور بھاگیے کہ ان کی صحبت خاتمہ بالخیر میں بہت بڑی رکاوٹ اور سبب بربادیِ آخرت ہے۔

﴿29﴾ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبت اور سُنَّت پر مضبوطی سے قائم رہیے۔

﴿30﴾ نمازِ پنجگانہ، روزۂ رَمضان، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (و دیگر واجبات و سنن) کے مُعاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

﴿31﴾ وصیت ضروری وصیت: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے ساتھ ہر دم وفادار رہیے، اس کے ہر رکن اور اپنے ہر نگران کے ہر اس حکم کی اِطاعت کیجئے جو شریعت کے مطابق ہو شوریٰ یا دعوت اسلامی کے کسی بھی ذمے دار کی بلا اجازت شَرعی مُخالَفت کرنے والے سے میں بیزار ہوں، خواہ وہ میرا کیسا ہی قریبی عزیز ہو۔

﴿32﴾ ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخر شرکت کرے اور ہر ماہ کم از کم تین دن، بارہ مَاہ میں 1 مَاہ اور زندگی میں یکمُشت کم از کم بارہ مَاہ کے لئے مدنی قافلے میں سفر کرے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اپنے کردار کی اصلاح پر استِقامت پانے کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کرکے ''مدنی انعامات'' کا رِسالہ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذمے دار کو جمع کروائے۔

﴿33﴾ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت وسنت کا پیغام دنیا میں عام کرتے رہئے۔

﴿34﴾ بدعقیدگیوں اور بداعمالیوں نیز دنیا کی بے جا مَحبت، مالِ حرام اور ناجائز فیشن وغیرہ کے خلاف اپنی جِدّ وجہد جاری رکھئے۔ حُسنِ اَخلاق اور مدنی مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دُھوم مچاتے رہئے۔

﴿35﴾ غصہ اور چڑ چڑا پن کو قریب بھی مت پھٹکنے دیجئے ورنہ دین کا کام دشوار ہوجائے گا۔

﴿36﴾ میری تالیفات اور میرے بیان کی کیسٹوں سے میرے وُرَثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مدنی التجا ہے۔

﴿37﴾ میرے ''ترکے'' وغیرہ کے معاملے میں حکمِ شریعت پر عمل کیا جائے۔

﴿38﴾ مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کرچکا ہوں۔

﴿39﴾ مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔

﴿40﴾ بالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے حقوق مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کردیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی

اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت کے صدقے محشر میں خصوصی کرم ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ (اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ''ہڑتال'' اس کا نام ہے کہ زبردستی کاروبار بند کروایا جائے، دُکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ کیا جائے تو بندوں کی ایسی حق تلفیاں کرنا کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا، اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔)

کاش! گناہ بخشنے والا خدائے غَفّار عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار کو اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل مُعاف فرما دے۔ اے میرے پیارے پیارے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب تک زندہ رہوں عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گُم رہوں، ذِکرِ مَدینہ کرتا رہوں، نیکی کی دعوت کے لیے کوشاں رہوں، محبوب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت پاؤں اور بے حساب بخشا جاؤں۔ جَنَّتُ الْفِردوس میں پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش! ہر وقت نظّارۂ محبوب میں گُم رہوں۔ اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے حبیب پر بے شمار دُرُود و سلام بھیج، ان کی تمام امت کی مغفرت فرما۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا الٰہی! جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

''مَدَنی وصیت نامہ'' پہلی بار محرم الحرام ۱۴۱۱ھ مطابق 1990ء مدینۃُ المُنوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی تھوڑی بہت ترمیم کی گئی تھی اب مزید بعض ترامیم کے ساتھ حاضر ہے۔

۱۰ جُمادی الاولی ۱۴۳۴ھ مطابق 23-3-2013

فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا مُرَوَّجہ طریقہ

آج کل مسلمانوں میں خصوصاً کھانے پر جو فاتحہ کا طریقہ رائج ہے وہ بھی بہت اچھا ہے۔ جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجئے۔

اب: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

پڑھ کر ایک بار: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾

تین بار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ یَلِدْ ۙ۬ وَ لَمْ یُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَ مِنْ شَرِّ

غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ۬ الْخَنَّاسِ ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿۲﴾ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۳﴾ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ۬ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ﴿۷﴾

ایک بار:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۚۛ فِیْهِ ۚۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۲﴾

الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھئے:

﴿1﴾ وَ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۶۳﴾

(پ۲، البقرۃ:۱۶۳)

﴿2﴾ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ ﴿۵۶﴾

(پ۸، الاعراف:۵۶)

﴿3﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۰۷﴾

(پ۱۷، الانبیاء:۱۰۷)

﴿4﴾ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴿۴۰﴾

(پ۲۲، الاحزاب:۴۰)

﴿5﴾ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۵۶)

اب دُرُود شریف پڑھیے:

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَاٰلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

اس کے بعد یہ آیات پڑھیے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۸۲﴾

(پ ۲۳، الصّٰفّٰت: ۱۸۰ ۔ ۱۸۲)

اب فاتحہ پڑھانے والا ہاتھ اُٹھا کر بلند آواز سے ''اَلفاتِحہ'' کہے۔ سب لوگ آہستہ سے یعنی اتنی آواز سے کہ صرف خود سنیں سورۃُ الفاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اِس طرح اعلان کرے: ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے۔'' تمام حاضرین کہہ دیں: ''آپ کو دیا'' اب فاتحہ پڑھانے والا ایصالِ ثواب کر دے۔

اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللهِ تعالٰی عَلَیْہِ کا فاتحہ کا طریقہ

ایصالِ ثواب کے الفاظ لکھنے سے قبل امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فاتحہ سے قَبل جو سورتیں وغیرہ پڑھتے تھے وہ بھی تحریر کی جاتی ہیں:

ایک بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿۷﴾

ایک بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۚ اَلۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ۬ۚ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوۡمٌ ؕ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ؕ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَ مَا خَلۡفَہُمۡ ۚ وَ لَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ ۚ وَ لَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ ﴿۲۵۵﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۵۵)

تین بار:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمۡ یَلِدۡ ۬ۙ وَ لَمۡ

یُوْلَدْ ۝۳ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝۴

اِیصالِ ثواب کے لیے دعا کا طریقہ

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہئے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مَرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَوَسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تمام صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تمام اولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی جناب میں نذر پہنچا۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تَوَسُّط سے سَیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لے کر اب تک جتنے انسان و جِنّات مسلمان ہوئے یا قِیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دوران بہتر یہ ہے کہ جن جن بُزُرگوں کو خصوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جایئے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشد کو بھی نام بہ نام ایصالِ ثواب کیجئے۔ (فوت شدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں اُن کو خوشی حاصل ہوتی ہے اگر کسی کا بھی نام نہ لیں صرف اتنا ہی کہہ لیں کہ یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اس کا ثواب آج تک جتنے بھی اہلِ ایمان ہوئے ان سب کو پہنچا تب بھی ہر ایک کو پہنچ جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) اب حسبِ معمول دعا ختم کر دیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ دوسرے کھانوں اور پانی میں ڈال دیجئے)

مرحوم والدین کے ساتھ احسان

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ ''غفلت'' میں درودِ پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نَجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت درود شریف پڑھے ہوں گے۔(فردوس الاخبار، ۲/۳۷۵، حدیث ۸۲۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرحوم والدین کے لیے دُعا واِستغفار کیجئے

حضرتِ سیدنا ابواُسید ساعِدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں: ہم لوگ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر تھے کہ بنی سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللّٰہ! (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میرے والدین مر چکے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ باقی ہے؟ فرمایا: ہاں ان کے لیے دُعا و اِستغفار کرنا اور جو اُنہوں نے عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا اور جس رشتہ والے کے ساتھ اُنہیں کی وجہ سے سلوک کیا جاسکتا ہو اس کے ساتھ سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی

عزت کرنا۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی برالوالدین، ۴/۴۳۴، حدیث ۵۱۴۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ والدین کی وفات کے بعد بھی ان کے لیے دُعا اور اِستغفار کرکے اُنہیں خوشی پہنچائی جا سکتی ہے اور نیک اعمال کرکے ایصالِ ثواب بھی کیا جاسکتا ہے بلکہ اولاد کو چاہیے کہ نیک اعمال ہی کریں کیونکہ مرنے کے بعد والدین کو ان کی اولاد کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور وہ نیک اعمال سے خوش اور بُرے سے رَنجیدہ ہوتے ہیں چنانچہ

مرحوم والدین پر اولاد کے اَعمال پیش ہوتے ہیں

حضرت سیدنا صَدَقہ بن سُلیمان جعفری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرا عُنْفُوانِ شَباب تھا (یعنی جوانی کے ابتدائی دن تھے) اور میں بُری عادتوں اور دنیا کی رنگینیوں میں مگن تھا مگر جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو میرا دل چوٹ کھا گیا۔ میں نے اپنی سابِقہ خطاؤں پر شرمندہ ہوتے ہوئے بارگاہِ خداوندی میں توبہ کرلی اور اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) کی طرف راغب ہو گیا۔ شامتِ نفس سے ایک دن پھر کسی بُرے کام کا مُرتکب ہو گیا تو اُسی رات والد مرحوم خواب میں آئے اور فرمایا: میرے بیٹے! تیرے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو مجھے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ نیک لوگوں کے اعمال جیسے ہوتے ہیں لیکن اس مرتبہ جب تیرے اعمال پیش کئے گئے تو مجھے بہت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ خدارا! مجھے میرے فوت شدہ دوستوں کے سامنے رُسوا نہ کیا کرو۔ بس اس خواب کے بعد میری زندگی میں انقلاب آ گیا، میں ڈر گیا اور توبہ پر اِستقامت اِختیار کرلی۔ اِس حکایت کے راوی کہتے ہیں: تہجُّد کی نماز میں ہم حضرت سیّدنا صدقہ بن سلیمان

جعفری عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَوِی کو اس طرح مُناجات کرتے ہوئے سنتے تھے: اے صالحین کی اصلاح کرنے والے! اے بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ چلانے والے! اے گناہگاروں پر رحم فرمانے والے! میں تجھ سے ایسی توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد کبھی گناہ کی طرف نہ جاؤں، کبھی بُرائی وظُلم کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں، اے خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ! مجھے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما۔(عیون الحکایات، ص ٤٠١)

لہٰذا چاہیے کہ اچھے اعمال کرکے والدین کو خوشی پہنچائیں اور بُرے اعمال سے بچ کر اُنہیں غمگین ہونے سے بچائیں۔ والدین کے ایصالِ ثواب سے متعلق دو فرامین مصطفٰے ملاحظہ فرمائیے۔

والدین کی طرف سے خیرات کیجئے

﴿1﴾ جب تم میں سے کوئی کچھ نَفْل خیرات کرے تو چاہئے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب اُنہیں ملے گا اور اس کے (یعنی خیرات کرنے والے کے) ثواب میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین،فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتھما، ٦/٢٠٥،حدیث ٧٩١١)

دس حج کا ثواب

﴿2﴾ جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے اُن (یعنی ماں یا باپ) کی طرف سے حج ادا ہو جائے، اُسے (یعنی حج کرنے والے کو) مزید دس حج کا ثواب ملے۔

(دارقطنی، ٢/٣٢٩، حدیث ٢٥٨٧)

سُبْحٰنَ اللّٰہعَزَّوَجَلَّ! جب کبھی نفلی حج کی سعادت حاصل ہو تو فوت شدہ ماں یا باپ کی نیت کر لیجئے تا کہ اُن کو بھی حج کا ثواب ملے، آپ کا بھی حج ہو جائے بلکہ مزید دس حج کا ثواب ہاتھ آئے۔ اگر ماں باپ میں سے کوئی اس حال میں فوت ہو گیا کہ ان پر حج فرض ہو چکنے کے باوُجود وہ نہ کر پائے تھے تو اب اولاد کو حجِّ بَدَل کا شَرَف حاصل کرنا چاہئے۔ ''حجِّ بَدَل'' کے تفصیلی اَحکام کے لئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب ''رَفیقُ الحَرَمین'' کا صفحہ 208 تا 214 کا مُطالَعہ فرمائیے۔

مزید ان کی خوشنودی اور رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا جوئی کے لیے ان کی قبروں پر حاضری بھی دیتے رہیں۔ چنانچہ

مقبول حج کا ثواب

رَسولِ اَکرم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی زیارت کرے، حجِ مقبول کے برابر ثواب پائے اور جو بکثرت ان کی قَبْر کی زِیارت کرتا ہو، فرشتے اس کی قبر کی (یعنی جب یہ فوت ہو گا) زِیارت کو آئیں۔ (نوادر الاصول للحکیم الترمذی، ۱/۷۳، حدیث ۹۸)

جُمُعہ کو زِیارت قَبْر کی فضیلت

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان بخشش نشان ہے: جو شخص جُمُعہ کے روز اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قَبْر کی زِیارت کرے اور اس کے پاس سورۂ یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔ (الکامل لابن عدی، ۶/ ۲۶۰)

تابِعی بُزُرگ حضرت محمد بن نعمان سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اپنے ماں باپ یا ان میں سے ایک کی قبْر کی ہر جُمُعہ میں زِیارت کیا کرے تو اس کی بخشش کی جائے گی اور وہ بھلائی کرنے والوں میں لکھا جائے گا۔

(شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتھما، ۲۰۱/۶، حدیث ۷۹۰۱)

حدیث بالا کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ یہاں جُمُعہ سے مُراد یا تو جمعہ کا دن ہے یا پورا ہفتہ۔ بہتر ہے کہ ہر جمعہ کے دن والدین کی قبور کی زیارت کیا کرے، اگر وہاں حاضری مُیَسَّر نہ ہو جیسے کہ یہ فقیر اب پاکستان میں ہے اور میرے والدین کی قبریں ہندوستان میں تو ہر جمعہ کو ان کے لیے ایصالِ ثواب کیا کرے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنے والا گویا اب بھی ان کی خدمت کر رہا ہے۔ جو ثواب ان کی زندگی میں ان کی خدمت کرنے کا ہے وہ ہی ثواب ان کی وفات کے بعد ان کی قُبور کی زِیارت کا ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں کہ والدین کی وفات کے بعد تین کام کرو: ایک یہ کہ ہر جُمُعہ کو ان کی قَبْروں کی زِیارت کرو، ان کے لیے دعا ختم وغیرہ پڑھو۔ دوسرے یہ کہ ان کے قَرض ادا کرو، ان کے وعدے پورے کرو۔ تیسرے یہ کہ والد کے دوستوں اور والدہ کی سہیلیوں کو اپنا باپ و ماں سمجھو اور ان کی خدمت کرو۔ (مراۃ المناجیح، قبروں کی زیارت، ۵۲۶/۲)

اِحتیاط فرمائیں

یاد رکھئے! جب زِیارتِ قُبور کے لیے جائیں تو اِحتیاط فرمائیں کہ کسی قَبْر پر پاؤں نہ پڑے

اگر قبْروں پر پاؤں رکھے بغیر ماں باپ وغیرہ کی قبروں تک نہ جاسکتے ہوں تو اب دُور ہی سے فاتحہ پڑھنا ہوگا کیونکہ بُزُرگوں کے مَزاروں یا ماں باپ کی قبروں پر جانا مُسْتَحَب کام ہے جبکہ مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنا ناجائز وحرام اور مُسْتَحَب کام کے لیے حرام کام کی شریعت میں اجازت نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدِدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: اِس کا لحاظ لازِم ہے کہ جس قبْر کے پاس بالخصوص جانا چاہتا ہے اُس تک (ایسا) قدِیم (یعنی پُرانا) راستہ ہو، (جو کہ قبریں مٹا کر نہ بنایا گیا ہو) اگر قبروں پر سے ہو کر جانا پڑے تو اجازت نہیں، سَرِ راہ دُور کھڑے ہو کر ایک قبْر کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر ایصالِ ثواب کر دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۵۲۴)

اگر والدین ناراضی میں فوت ہوئے ہوں

جس کے ماں باپ ناراضی کے عالَم میں فوت ہوگئے ہوں وہ اُن کے لیے بکثرت دُعائے مغفرت کرے کہ مرنے والے کے لیے سب سے بڑا تحفہ دعائے مغفرت ہے اور اُن کی طرف سے خوب خوب ایصالِ ثواب کرے۔ اولاد کی طرف سے مسلسل نیکیوں کے تحائف پہنچیں گے تو اُمید ہے کہ والدین مَرحُومَیْن راضی ہو جائیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب ''بہارِ شریعت'' حصہ 16 صفحہ 197 پر ہے: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا اِنتِقال ہو گیا اور یہ اُن کی نافرمانی کرتا تھا، اب اُن کے لیے ہمیشہ اِستِغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتهما، ۶/۲۰۲، حدیث ۷۹۰۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب خوب نیک اعمال کر کے والدین کو ایصال کیجئے اور اُن کو راحت پہنچایئے اور وُسعت ہو تو مدرسۃ المدینہ، جامعۃ المدینہ یا مسجد وغیرہ تعمیر کروا کے ورنہ تعمیر میں اپنا حصہ شامل کر کے اُن کے لیے ثواب جارِیہ کیجئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اولاد بھی صدقہ جارِیہ ہوتی ہے اور ان کی دُعاؤں کے طُفیل فوت شدہ والدین کے لیے آسانیاں ہو جاتی ہیں لہٰذا نیک بننے کے لیے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور مدنی انعامات کو اپنا لیجئے، خوب مدنی قافلوں میں سفر کیجئے اور والدین کو ایصالِ ثواب کیجئے۔ آیئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی برکت کی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

والد صاحب سے عذاب اُٹھ گیا

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میں نے عید کے دوسرے روز عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفَر کی سعادت حاصل کی اِسی دوران والدِ مرحوم جن کو فوت ہوئے دو برَس گزر چکے تھے، میرے خواب میں بہت اچھی حالت میں تشریف لائے، میں نے پوچھا: ابو! انتقال کے بعد کیا ہوا؟ فرمایا: کچھ عرصہ گناہوں کی سزا ملی مگر اَب عذاب اُٹھ گیا ہے، تم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو ہرگز مت چھوڑنا کہ اسی کی برکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔

(فیضانِ سنت، باب آدابِ طعام، جلد اول، ص ۳۵۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد محبت بھرا مَدَنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول

نماز کے فدیے کا بیان

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ ''غسل کا طریقہ'' میں درودِ پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، باعثِ نُزولِ سَکینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت بنیاد ہے، ''مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت (پاکیزگی) ہے۔'' (ابو یعلی، مسند ابی ھریرۃ ، ما اسندہ شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ ، ۵/۴۵۸، حدیث ۶۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فِدیہ کی تعریف

عبادت میں کوتاہی کا کَفّارہ جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے دیا جائے، اُسے فِدْیہ کہتے ہیں اور نماز کا فدیہ، یہ ہے کہ ہر نماز کے عوض ایک صدقۂ فطر شرعی فقیر کو خیرات کرے۔ نماز کے فدیہ کے بارے میں تفصیل مُلاحَظہ فرمایئے:

جن کے رشتے دار فوت ہوئے ہوں وہ ضرور پڑھیں

مَیِّت کی عُمر میں سے نو سال عورت کے لیے اور بارہ سال مَرد کے لیے نابالغی کے

نکال دیجئے۔ بقیہ سالوں کا حساب لگایئے کہ کتنی مدت تک کی نمازیں اس کے ذمہ قضا کی باقی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ کا اندازہ لگا لیجئے بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عُمْر کے بعد بقیہ تمام عُمْر کا حساب لگا لیجئے۔ اب فی نماز ایک ایک صَدَقۂ فِطْر خیرات کیجئے۔ ایک صَدَقۂ فِطْر کی مقدار تقریباً 2 کلو سے 80 گرام کم (1920 گرام) گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ اور ایک دن کی چھ نمازیں ہیں پانچ فرض اور ایک وِتر واجب۔ مثلاً 2 کلو سے 80 گرام کم گیہوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی میت پر 50 سال کی نمازیں باقی ہیں تو فدیہ ادا کرنے کے لیے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔

ظاہر ہے ہر شخص اتنی رقم خیرات کرنے کی اِستِطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اِس کے لیے عُلَمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً وہ 30 دن کی تمام نمازوں کے فدیے کی نیت سے 2160 روپے کسی فقیر (فقیر اور مسکین کی تعریف صفحہ نمبر 204 پر مُلاحَظہ فرمایئے) کی مِلک کر دے، یہ 30 دن کی نمازوں کا فدیہ ادا ہو گیا، اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے ہی کو ہِبہ کر دے (یعنی تحفے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نمازوں کے فدیے کی نیت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالک بنا دے۔ اسی طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں یوں ساری نمازوں کا فدیہ ادا ہو جائے گا۔ 30 دن کی رقم کے ذریعے ہی حیلہ کرنا شرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مثال دی ہے۔ بالفرض 50 سال کے فدیوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فطرے کی رقم کا حساب گیہوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ (نماز کے احکام، قضا نمازوں کا طریقہ، ص ۳۴۵)

روزوں کا فدیہ

اِسی طرح فی روزہ بھی ایک صَدَقہ فِطر ہے۔ نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اِسی طریقے سے فدیہ ادا کرسکتے ہیں۔ غریب و امیر سبھی فدیے کا حیلہ کرسکتے ہیں۔ اگر وُرَثا اپنے مرحومین کے لیے یہ عمل کریں تو یہ میت کی زبردست امداد ہوگی، اِس طرح مرنے والا بھی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور وُرَثا بھی اجر و ثواب کے مُستَحِق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجد وغیرہ میں ایک قرآن پاک کا نسخہ دے کر اپنے مَن کو منا لیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فدیہ ادا کردیا یہ ان کی غَلَط فہمی ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے فتاوٰی رضویہ، ۸/۱۶۷) یاد رکھئے! مرحوم کی نمازوں کا فدیہ اولاد اور دیگر وُرَثا کی طرح کوئی عام مسلمان بھی دے سکتا ہے۔

(نماز کے احکام، قضا نمازوں کا طریقہ، ص ۳۴۵ و منحة الخالق، ۲/ ۱۶۰ ملخصًا)

مرحومہ کے فِدیے کا ایک مسئلہ

عورت کی عادتِ حَیض اگر معلوم ہو تو اُتنے دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مُستَثنٰی کریں مگر جتنی بار حَمل رہا ہو مدتِ حَمل کے مہینوں سے اَیامِ حَیض کا اِستثناء نہ کریں۔ عورت کی عادتِ نِفاس اگر معلوم ہو تو ہر حَمل کے بعد اُتنے دن مُستَثنٰی کریں اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نِفاس کے لئے جانب اَقَل (کم سے کم) میں شرعاً کچھ تقدیر نہیں، ممکن ہے کہ ایک ہی منٹ آکر فوراً پاک ہو جائے۔

(فتاوٰی رضویہ، ۸/۱۵۴ ماخوذاً)

ساداتِ کِرام کو نماز کا فِدیہ نہیں دے سکتے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سیّدوں اور غیر مُسلموں کو نماز کا فِدیہ دینے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: یہ صَدَقہ (یعنی نماز کا فدیہ) حضراتِ ساداتِ کِرام کے لائق نہیں اور ہُنود وغیرہُم کُفّارِ ہند اِس صدقے کے لائق نہیں۔ ان دونوں کو دینے کی اَصلاً اجازت نہیں، نہ اُن کے دیئے ادا ہو۔ مسلمین مَساکین ذَوِالْقُربٰی غیر ہاشمین (یعنی اپنے مسکین مسلمان رشتے دار غیر ہاشمیوں) کو دینا دُونا (یعنی دُگنا) اجر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/۱۶۶)

100 کوڑوں کا حیلہ

حِیلہ شرعی کا جَواز قرآن وحدیث اور فقہ حنفی کی مُعتبر کُتُب میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرت سیّدُنا ایُّوب عَلٰی نَبِیِّنا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بیماری کے زمانے میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ایک بار خدمتِ سَراپا عظمت میں تاخیر سے حاضر ہوئیں تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے قسم کھائی کہ "میں تندرُست ہو کر سو کوڑے ماروں گا" صِحّت یاب ہونے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سو تیلیوں کی جھاڑو مارنے کا حُکم ارشاد فرمایا۔ (نور العرفان، ص ۷۲۸ ملخصاً) اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی پارہ 23 سورۂ صٓ کی آیت نمبر 44 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (پ ۲۳، ص: ۴۴)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اِس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

"عالمگیری" میں حیلوں کا ایک مُستقل باب ہے جس کا نام "کتاب الحیل" ہے چنانچہ عالمگیری "کتاب الحیل" میں ہے: "جو حیلہ کسی کا حق مارنے یا اُس میں شبہ پیدا کرنے یا باطِل سے فریب دینے کے لیے کیا جائے وہ مکروہ ہے اور جو حیلہ اس لئے کیا جائے کہ آدمی حرام سے بچ جائے یا حلال کو حاصل کرلے وہ اچھا ہے۔ اس قسم کے حیلوں کے جائز ہونے کی دلیل اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان ہے:

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ (پ ۲۳، ص: ۴۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اِس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

(عالمگیری، کتاب الحیل، الفصل الاول فی بیان جواز الحیل ...الخ، ۶/ ۳۹۰)

کان چھیدنے کا رواج کب سے ہوا؟

حِیلے کے جَواز پر ایک اور دلیل مُلاحظہ فرمائیے چنانچہ حضرت سیِّدنا عبداللہ ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیِّدَتُنا سارہ اور حضرت سیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا میں کچھ چَپقَلِش ہوگئی۔ حضرت سیِّدَتُنا سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے قسم کھائی کہ مجھے اگر قابو ملا تو میں ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا کوئی عُضو کاٹوں گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صُلح کروادیں۔ حضرت سیِّدَتُنا سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: "مَاحِیلَۃُ یَمِینِی؟" یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر وَحی

نازِل ہوئی کہ سارہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو حکم دو کہ وہ ہاجرہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کے کان چھید دیں۔ اُسی وقت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رَواج پڑا۔

(شرح الاشباہ والنظائر للحموی، الفن الخامس، ۳/۲۹۵)

اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے رِوایت ہے کہ دو جہان کے سُلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے عرض کی: یہ گوشت حضرت سیّدتنا بریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: ھُوَ لَھَا صَدَقَۃٌ وَّلَنَا ھَدِیَّۃٌ یعنی یہ بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیّہ ہے۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اباحۃ الھدیۃ للنبی و لبنی ھاشم و بنی مطلب، وان کان...الخ، ص ۵٤۱، حدیث ۱۰۷۵)

زکوٰۃ کا شَرعی حِیلہ

اِس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سیّدتنا بریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا جو کہ صدقے کی حقدار تھیں ان کو بطورِ صدقہ ملا ہوا گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صدقہ ہی تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تھا تو اُس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صدقہ نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضے میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفۃً دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ

مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ہدیہ یا عَطِیّہ ہوگیا۔ فُقہائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام زکوٰۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں: زکوٰۃ کی رقم مُردے کی تجہیز وتکفین یا مسجد کی تعمیر میں صرف نہیں کر سکتے کہ تَملیکِ فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان اُمور میں خرچ کرنا چاہیں تو اِس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم کا) مالک کردیں اور وہ (تعمیر مسجد وغیرہ میں) صَرف کرے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (بہارِ شریعت، حصہ۵، ۱/۸۹۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کَفَن دَفْن بلکہ تعمیر مسجد میں بھی حیلۂ شرعی کے ذَرِیعے زکوٰۃ اِستعمال کی جاسکتی ہے کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کرلیا تو اب وہ مالک ہو چکا، جو چاہے کرے۔ حیلۂ شرعی کی برکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجد میں دے کر ثواب کا حق دار ہوگیا۔ فقیرِ شرعی کو حیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے۔

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نِصاب کی قدر تو ہو مگر اُس کی حاجتِ اَصلِیّہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مُستَغرَق (گھرا ہوا) ہو، مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سُواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار)، کاریگروں کے اَوزار، پہننے کے کپڑے، خدمت کے لیے لونڈی غلام، عِلمی شُغل رکھنے والے کے لیے اسلامی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں اسی طرح اگر مَدْیُون (یعنی مَقروض)

ہے اور دین (یعنی قرضہ) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔

(بہارِشریعت، حصہ۵، ۹۲۴/۱ وردالمحتار، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ۳۳۳/۳)

مِسکین کی تعریف

مِسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سُوال کرے اور اُسے سُوال حلال ہے۔ فقیر (یعنی جس کے پاس کم ازکم ایک دن کا کھانے کے لیے اور پہننے کے لیے موجود ہے اُس) کو بغیر ضَرورت و مجبوری سُوال حرام ہے۔

(عالمگیری، کتاب الزکاۃ، الباب السابع فی المصارف، ۱۸۷/۱ وبہارشریعت، حصہ۵، ۹۲۴/۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جو بھکاری کمانے پر قُدرت ہونے کے باوجود بلاضَرورت و مجبوری بطورِ پیشہ بھیک مانگتے ہیں گناہ گار و عذابِ نار کے حقدار ہیں اور جو ایسوں کے حال سے باخبر ہو اُسے ان کو دینا جائز نہیں۔

اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ ہمیں مرحومین کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہوئے ان کی نمازوں اور روزوں کا فِدیہ ادا کرنے اور شریعت کے اَحکام پر پابندی سے عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عِدّت و سَوگ کا بیان

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ ''سیِّدی قُطبِ مدینہ'' میں درودِ پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

100 حاجتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دو جہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ درود شریف پڑھے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اس کی 100 حاجتیں پوری فرمادے گا، 70 آخرت کی اور 30 دنیا کی اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو اُس درود پاک کو میری قَبْر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بلاشبہ میرا علم میرے وصال کے بعد ویسا ہو گا جیسا میری حیات میں ہے۔ (جمع الجوامع، ١٩٩/٧، حدیث ٢٢٣٥٥)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لُغت میں عِدّت بمعنی ''شُمار و گنتی'' ہے، جبکہ شریعت میں اُس انتِظار کو عِدّت کہتے ہیں جو (طلاق یا شوہر کی وفات کے سبب) نکاح یا شبہ نکاح کے زائل ہونے کے بعد کیا

جائے۔اس زمانہ میں دوسرا نکاح کرنا ممنوع ہوتا ہے۔(مراٰۃ المناجیح،عدت کا بیان،۵/۱۴۶)

وفات کی عِدّت

وفات کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔(جوھرۃ نیرۃ، کتاب العدۃ،الجزء الثانی،ص۹۷، وغیرھا وبہارشریعت،حصہ۸، ۲/۲۳۷)اور جب عورت امید(یعنی حمل) سے ہو تو عِدت کی مدت بچے کی ولادت ہونے تک ہے اگرچہ شوہر کی وفات کے فوراً بعد بچے کی ولادت ہوجائے۔ اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پہلے کی ولادت ہونے سے عدت پوری ہوگی۔

(جوھرۃ نیرۃ، کتاب العدۃ، الجزء الثانی، ص۹۶ وبہارشریعت،حصہ۸، ۲/۲۳۸)

عِدّت کہاں گزارنی ہوتی ہے

عدت شوہر کے ہی گھر میں گزارنی ہوتی ہے۔اگر مکان ڈھ رہا ہو یا ڈھنے(گرنے) کا خوف ہو یا چوروں کا یا مال تلف ہونے کا خوف ہو تو اِن صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔

(عالمگیری، کتاب الطلاق،الباب الرابع عشر فی الحداد، ۱/۵۳۵ وبہارشریعت،حصہ۸، ۲/۲۴۵)

دورانِ عدت گھر سے نکلنا کیسا؟

دورانِ عدت عورت گھر سے باہر نہیں جاسکتی البتہ ضرورتاً گھر سے باہر جانے کی اجازت ہے لیکن دن ہی دن میں جائے اور غروبِ آفتاب سے پہلے واپس آجائے۔ (مثلاً بیمار ہوگئی اور ڈاکٹر گھر پر نہیں آسکتی تو جاسکتی ہے لیکن جب بھی کسی حاجت سے نکلنا پڑے،محرم کے ذریعے دارالافتاء اہلسنت سے شرعی رہنمائی لے کر نکلے۔)

عدت کے دوران نکاح کرنا کیسا؟

عدت کے دوران نہ کسی سے نکاح کرسکتی ہے نہ ہی اُسے نکاح کا پیغام دیا جاسکتا

ہے، امام اہلسنّت اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں:

''جب تک عدت نہ گزرے نکاح تو نکاح، نکاح کا پیغام دینا بھی حَرامِ قطعی ہے۔''

(فتاوی رضویہ،۱۳/۳۱۹) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ ''عدت کے اندر (پڑھایا گیا) نکاح باطل وحرام ہے۔'' (فتاوی رضویہ، ۱۱/۲۶۶)

عدت میں پیغامِ نکاح کا حکم

جو عورت عدت میں ہو اُس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اور موت کی عدت ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاقِ رَجعی یا بائن یا فسخ کی عدت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے۔ اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے ورنہ صراحت ہو جائے گی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وَصف ہوں اور وہ اَوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا کہے مجھے تجھ جیسی کہاں ملے گی۔ (عالمگیری، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ۱/۵۳٤ وبہارِ شریعت، حصہ۸، ۲/۲۴۴) لیکن پردے اور دیگر لَوازِمات کی پابندی ضَروری ہے۔

دورانِ عدت پردے کا حکم

عِدّت سے قَبْل جن جن سے پردہ کرنا شرعاً فرض تھا تو دورانِ عدت بھی ان ہی سے پردہ کرنا ہوگا جبکہ طلاق مُغَلَّظَہ، طلاق بائنہ اور خُلَع والی دورانِ عدت شوہر سے بھی پردہ کرے گی۔

سوگ کا بیان

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ عَطِیَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کوئی عورت کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (مسلم، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدۃ الوفاۃ...الخ، ص۷۹۹، حدیث۱۴۹۱)

نیز اُمّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس عورت کا شوہر مر گیا ہے، وہ نہ کُسُم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سُرمہ۔ (ابو داود، کتاب الطلاق، باب فیما تجتنبہ... الخ، ۲/۴۲۵، حدیث ۲۳۰۴ و بہارِ شریعت، حصہ۸، ۲/۲۴۱)

سوگ کی تعریف

سوگ کے معنی یہ ہیں کہ زِینت کو ترک کرے۔ (درالمختار معہ ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ۵/۲۲۱ و بہارِ شریعت، حصہ۸، ۲/۲۴۲)

سوگ سے متعلق ضَروری احکام

سوگ اس پر ہے جو کہ عاقِلہ بالِغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاقِ بائن کی عدت ہو۔

(درالمختار معہ ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ۵/۲۲۰ و بہارِ شریعت، حصہ۸، ۲/۲۴۳)

ایسی اسلامی بہن کو اپنی عدت پوری ہونے تک سوگ منانا شرعاً واجب اور اس کا تَرک حرام ہے۔ حتّٰی کہ طلاق دینے والا سوگ سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ واجب ہے۔

(درالمختار معہ ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ۵/۲۲۱)

سوگ میں کیا کام ممنوع ہیں

۞ ہر قسم کا زیور یہاں تک کہ انگوٹھی، چھلّا اور کانچ کی چوڑیاں وغیرہ نہ پہنے۔

۞ کسی بھی رنگ کا ریشمی کپڑا نہ پہنے۔

۞ سُرمہ نہ لگائے۔

۞ کنگھی نہ کرے۔ (مجبوری ہو تو موٹے دندانوں کی طرف سے کنگھی کرے)

۞ ہر طرح کی زیب و زینت ہار، پھول، مہندی، خوشبو وغیرہ کا استعمال ترک کر دے۔

۞ ضروری نہیں کہ بحالتِ سوگ سفید لباس ہی کو پہنے بلکہ سادہ اور ممکن ہو تو پرانا لباس اپنائے اُنہیں استعمال میں لائے۔

۞ گھر سے شدید مجبوری کے بغیر نہ نکلے حتی کہ اجتماع، ذِکْر و میلاد کی مَحافل، قرآن خوانی وغیرہ میں نہیں جاسکتی۔

۞ کسی عزیز کا انتقال ہو جائے تو دورانِ عدت اس کے گھر بھی نہیں جاسکتی۔

۞ الغرض ہر قسم کا سِنگھار خَتمِ عِدَّت تک منع ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۳۳۱ ملخصاً)

۞ دورانِ عدت جشن ولادت کے موقع پر دلی طور پر خوش ہونے میں حرج نہیں۔ البتہ اس خوشی کے موقع پر بھی عمدہ لباس و زیورات وغیرہ نہیں پہن سکتی ہاں گھر میں جھنڈے اور لائٹیں وغیرہ لگانے اور نیاز کرنے میں ممانعت نہیں۔

سوگ میں ان کاموں کی اجازت ہے

۞ چار پائی پر سونا، بچھونا بچھانا، سونے کے لئے ہو یا بیٹھنے کے لئے منع نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۳۳۱ ملخصاً)

۞ غُسل کرنا، صاف ستھرا اور سادہ لباس پہننا۔

۞ سَر دَرد کی وجہ سے سر میں تیل کا استعمال کرنا۔ تیل کا استعمال کوشش کرے رات میں کرے اور یہ زینت کی نیت سے نہ کرے۔

۞ آنکھوں میں دَرد کے سبب سُرمہ لگا سکتی ہے ممکن ہو تو سفید سرمہ لگائے۔ (یہ بھی رات میں لگائے اور زینت کی نیت سے نہ لگائے۔)

۞ بال اُلجھ جائیں یا سر درد کے سبب کنگھا کر سکتی ہے مگر کنگھے کے موٹے دندانوں والی طرف سے کنگھا کرے جس سے فَقَط بال سُلْجھا لے زینت کی نیت نہ ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۳/ ۳۳۱ ملخصاً)

۞ جس مَرَض کا علاج گھر میں نہیں ہو سکتا اس کے لئے باہر جا سکتی ہے لیکن رات کا اکثر حصہ شوہر کے مکان میں ہی گزارے اور اگر اِسی مکان میں علاج ممکن ہو تو اَب باہر نکلنا حرام ہے۔

۞ ضرورتاً فون پر گفتگو کر سکتی ہے۔

۞ عدت کے دن خَتْم ہونے پر عورت کو مسجد میں جانا یا مسجد کو دیکھنا، کسی رشتے دار وغیرہ کے بُلانے پر نکلنا، نَفْل ادا کرنا، صُبْح یا شام کسی مخصوص وقت عدت کو ختم کرنا یا اُس دن گھر سے ضرور نکلنا ان تمام باتوں کی شرعاً کوئی اصل نہیں ہاں ختم عدت پر اُسی دن گھر سے رِشتے دار وغیرہ کے گھر جانے کے لئے نکلنے میں کوئی حَرَج بھی نہیں اور نہ ہی شکرانے کے نَفْل پڑھنے میں کوئی حرج ہے۔ البتہ عدت کو ختم کرنے کے لئے یہ سب کام ضَروری نہیں۔ (دارالافتاء اہلسنّت)

۞ شوہر کی قَبْر پر نہ جائے بلکہ گھر سے اس کے لئے فاتحہ پڑھ کر دعائے مغفرت کرے۔

متفرق
بیانات

بیان نمبر : 1

غُسلِ مَیِّت سے قبْل کا بیان

سرکارِنامدار، حبیبِ پَرْوَرْدْگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز کے بعد حمد و ثنا اور دُرود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: دعا مانگ، قبول کی جائے گی، سوال کر، دیا جائے گا۔ (نسائی، کتاب السھو، باب التمحید والصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الصلاۃ، ص ۲۲۰، حدیث ۱۲۸۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ ”انمول ہیرے“ میں ایک تمثیل بیان فرماتے ہیں: چنانچہ

کہتے ہیں، ایک بادشاہ اپنے مُصاحبوں کے ساتھ کسی باغ کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اس نے دیکھا باغ میں سے کوئی شخص سنگریزے (یعنی چھوٹے چھوٹے پتھر) پھینک رہا ہے، ایک سنگریزہ خود اس کو بھی آکر لگا۔ اس نے خُدّام کو دوڑایا کہ جا کر سنگریزے پھینکنے والے کو پکڑ کر میرے پاس حاضر کرو، چنانچہ خُدّام نے ایک گنوار کو حاضر کر دیا۔ بادشاہ نے کہا: یہ سنگریزے تم نے کہاں سے حاصل کئے؟ اس نے ڈرتے ڈرتے کہا:

میں وِیرانے میں سیر کررہا تھا کہ میری نظر ان خوبصورت سنگریزوں پر پڑی، میں نے ان کو جھولی میں بھرلیا، اس کے بعد پھرتا پھراتا اس باغ میں آنکلا اور پھل توڑنے کے لئے یہ سنگریزے استعمال کرلئے۔ بادشاہ نے کہا: تم ان سنگریزوں کی قیمت جانتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں، بادشاہ بولا: یہ پتھر کے ٹکڑے دراصل انمول ہیرے تھے، جنہیں تم نادانی کے سبب ضائع کرچکے۔ اس پر وہ شخص افسوس کرنے لگا مگر اب اس کا افسوس کرنا بے کار تھا کہ وہ انمول ہیرے اس کے ہاتھ سے نکل چکے تھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح ہماری زندگی کے لمحات بھی انمول ہیرے ہیں اگر ان کو ہم نے بے کار ضائع کردیا تو حسرت وندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

"دِن" کا اعلان

حضرتِ سیِّدُنا امام بَیْہَقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی شعب الایمان میں نقل کرتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: روزانہ صُبح جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اُس وقت دن یہ اعلان کرتا ہے: اگر آج کوئی اچھا کام کرنا ہے تو کرلو کہ آج کے بعد میں کبھی پلَٹ کر نہیں آؤں گا۔

(شعبِ الایمان، الباب الثالث والعشرون فی الصیام، ۳/۳۸۶، حدیث ۳۸۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا جو دن نصیب ہوگیا اسی کو غنیمت جان کر جتنا ہوسکے اس میں اچھے اچھے کام کرلئے جائیں تو بہتر ہے کیونکہ مرنے کے بعد کوئی عمل نہ ہوسکے گا۔ یہ دنیا دار العمل اور آخرت دار الجزا ہے جو یہاں جیسا کرے گا آخرت میں ویسا ہی بدلہ پائے گا، خوش نصیب ہیں وہ جو اپنی زندگی میں قبر وآخرت کی تیاری میں مشغول رہتے

ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی موت اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیۡن بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے موت کے بعد آخرت کی سب سے پہلی منزل قَبْر ہے، حشر میں اٹھنے تک اسی میں ہزاروں سال رہنا ہوگا یہ کسی کے لیے گُل و گلزار تو کسی کے لیے قَعْرِ عذاب و نار ہوگی، نہ جانے ہمارا کیا بنے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حال زار پر رَحم فرمائے اور قبر محبوب کے جلوں سے پرنور فرمائے۔ آیئے قبر سے متعلق کچھ روایات ملاحظہ فرمایئے۔ چنانچہ

قبر کی حاضری پر گریہ وزاری

امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب کسی کی قبر پر تشریف لاتے تو اس قدر آنسو بہاتے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی داڑھی مبارک تَر ہو جاتی۔ عرض کی گئی: جنت و دوزخ کا تذکرہ کرتے وقت آپ نہیں روتے مگر قبر پر بہت روتے ہیں اِس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میں نے نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُنا ہے: آخرت کی سب سے پہلی منزل قبر ہے، اگر قبر والے نے اِس سے نَجات پائی تو بعد کا مُعامَلہ اس سے آسان ہے اور اگر اس سے نَجات نہ پائی تو بعد کا مُعامَلہ زیادہ سخت ہے۔

(ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر القبر و البلی، ٤/٥٠٠، حدیث ٤٢٦٧)

خوفِ عثمانی

اللہ!اللہ! جامعُ القرآن حضرت سیِّدُنا عثمان ابن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہ کا خوفِ خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ! ان کا لقب ذُوالنورَین تھا کہ ان کے نکاح میں رحمتِ کونین، صاحبِ قابَ قوسَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یکے بعد دیگرے دو شہزادیاں تھیں، انہیں دُنیا ہی میں قطعی جنتی ہونے کی بِشارت مل چکی تھی اور اُن سے معصوم فرشتے حیا کرتے تھے۔ اس کے باوجود قبر کی ہولناکیوں اور اندھیریوں کے بارے میں بے انتہا خوفزدہ رہا کرتے تھے، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے غلَبہ کے موقع پر ایک بار ارشاد فرمایا: اگر مجھے جنت وجہنم کے درمیان لایا جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ ان دونوں میں سے کس میں جاؤں گا تو میں وَہیں راکھ ہو جانا پسند کروں۔

(حلیۃ الاولیاء، ذکر الصحابۃ من المھاجرین، عثمان بن عفان، ۱ / ۹۹، حدیث ۱۸۳)

سب سے پہلے قبر میں آنے والا

حضرت سیِّدُنا عطاء بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے روایت ہے: جب میّت کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کا عمل آکر اس کی بائیں ران کو حرکت دیتا اور کہتا ہے: میں تیرا عمل ہوں۔ وہ مُردہ پوچھتا ہے: میرے بال بچّے کہاں ہیں؟ میری نعمتیں، میری دَولتیں کہاں ہیں؟ تو عمل کہتا ہے: یہ سب تیرے پیچھے رَہ گئے اور میرے سوا تیری قبر میں کوئی نہیں آیا۔ (شرح الصدور، باب ضمۃ القبر لکل احد، ص ۱۱۱)

افسوس! صد کروڑ افسوس! ہمارے دلوں پر گناہوں کی تہیں جم چکی ہیں، حالانکہ یقینی طور پر معلوم ہے کہ موت آ کر رہے گی، عین ممکن ہے آج ہی آجائے اور ہم بھی قبر میں اُتار دیئے جائیں، یہ بھی جانتے ہیں کہ رات کو بجلی فیل ہو جائے تو دل گھبراتا اور اندھیرا کاٹ کھاتا ہے، اس کے باوجود قبر کے ہولناک اندھیرے کا کوئی احساس نہیں۔ افسوس! ہم صدموں سے بھرپور موت کی تیاری سے یکسر غافل ہیں۔

یاد رکھئے! ہر وہ چیز جس سے زندگی میں آدمی کو مَحْض دُنیوی محبت ہوتی ہے مرنے کے بعد اُس کی یاد تڑپاتی ہے اور یہ صدمہ مُردے کیلئے ناقابلِ برداشت ہوتا ہے، اِس بات کو یوں سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ جب کسی کا پھول جیسا اِکلوتا بچہ گُم ہو جائے تو وہ کس قدر پریشان ہوتا ہے اور اگر ساتھ ہی اُس کا کاروبار وغیرہ بھی تباہ ہو جائے تو اُس کے صدمے کا کیا عالَم ہو گا۔ نیز اگر وہ افسر بھی ہو اور مصیبت بالائے مصیبت اُس کا وہ عہدہ بھی جاتا رہے تو اُس پر جو کچھ صدمے کے پہاڑ ٹوٹیں گے اس کو وہی سمجھے گا، لہٰذا مُردے کو بھی والدین، بیوی، بچوں، بھائی، بہنوں اور دوستوں کا فِراق نیز گاڑی، لباس، مکان، دکان، فیکٹری، عمدہ پلنگ، فرنیچر، کھانے پینے کی چیزوں کا ذخیرہ، خون پسینے کی کمائی، عہدہ وغیرہ ہر ہر وہ چیز جس سے اُسے مَحْض دنیا کیلئے محبت تھی اُس کی جدائی کا صدمہ ہوتا ہے اور جو جتنا زیادہ لذتِ نفس کی خاطر راحتوں میں زندگی گزارتا ہے مرنے کے بعد اُن آسائشوں کے چھوٹنے کا صدمہ بھی اُتنا ہی زیادہ ہو گا، جس کے پاس مال و دولت کم ہو اُس کو اُس کے چُھوٹنے کا غم بھی کم اور جس کے پاس زیادہ ہو اُس کو چھوٹنے

کا غم بھی زیادہ۔ یاد رہے! یہ کم یا زیادہ غم اِسی صورت میں ہوگا جبکہ اُس نے اس مال و دولت سے دُنیوی محبت کی ہوگی۔ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: یہ انکشاف جان نکلتے ہی تدفین سے پہلے ہوجاتا ہے اور وہ فانی دنیا کی جن جن نعمتوں پر مطمئن تھا اُن کی جدائی کی آگ اُس کے اندر شعلہ زن ہوتی ہے۔

(احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب السابع فی حقیقۃ الموت...الخ، ۵/۲۴۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہوتے ہیں، جنہوں نے دنیا کے مال واَسباب سے دل نہیں لگایا ہوتا اُنہیں مال چُھوٹنے کا صدمہ بھی نہیں ہوتا اور قبر میں اُن کے خوب مزے ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

مومن کی قَبْر سَتَّر ہاتھ کُشادہ کی جاتی ہے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ نور بار ہے: مومن اپنی قبر میں ایک سرسبز باغ میں ہوتا ہے اور اس کی قبر 70 ہاتھ کُشادہ کی جاتی ہے اور اُس کی قبر چودھویں کے چاند کی طرح روشن کر دی جاتی ہے۔

(ابویعلی، مسند ابی ہریرۃ، ما اسندہ شھر بن حوشب عن ابی ہریرۃ، ۵/۵۰۸، حدیث ۶۶۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ اس کی قبر روشن اور جنت کا باغ ہو۔ آیئے قبر روشن کرنے، آخرت سنوارنے، نیکیوں پر استقامت پانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، سنتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلوں

میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے کے لیے مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے رسالہ پُر کیجئے اور ہر عیسوی ماہ کی پہلی تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو جمع کروائیے۔ آپ کی ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے۔ چنانچہ

دِل کا دَرْد دُور ہو گیا

پکا قلعہ (زم زم نگر، حیدرآباد، باب الاسلام، سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح کا بیان ہے: اچانک میرے دل میں دَرْد ہوا۔ جب دواؤں سے فائدہ نہ ہوا تو بابُ الْمدینہ (کراچی) آ کر ایک اسپتال میں دل کا آپریشن کروایا۔ مگر تکلیف ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی، دَرْد کی بے شمار دوائیں استعمال کیں، لیکن فائدہ نہ ہوا۔ آخر کار ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مدنی قافلے میں سفر کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میرے مَرَض کو دُور کر دیا۔

دِل میں گر دَرْد ہو یا کہ سر دَرْد ہو　　پاؤ گے صِحّتیں قافلے میں چلو
آپریشن ٹَلیں اور شِفائیں ملیں　　کر کے ہمت چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان نمبر: 2

جنازے کی گاڑی میں بیان

رسولِ اکرم، شہنشاہِ اُمم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحسن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلوة، باب الصلوة علی النبی، ۲/۱٤٠، حدیث ۳۱۱٦)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیِّدُنا امام سُفیان بن عُیَیۡنہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا بیان ہے: جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوگیا تو میں نے بہت آہ وبُکا کی (یعنی خوب رویا دھویا) اور اُن کی قَبۡر پر روزانہ حاضری دینے لگا پھر رفتہ رفتہ کچھ کمی آگئی۔ ایک روز والد مرحوم نے خواب میں تشریف لا کر فرمایا: اے بیٹے! تم نے کیوں تاخیر کی؟ میں نے پوچھا: کیا آپ کو میرے آنے کا علم ہو جاتا ہے؟ فرمایا: کیوں نہیں، مجھے تمہاری ہر حاضری کی خبر ہو جاتی تھی اور میں تمہیں دیکھ کر خوش ہوتا تھا نیز میرے پڑوسی مُردے بھی تمہاری دُعا سے راضی ہوتے تھے۔ چنانچہ اس خواب کے بعد میں نے پابندی سے والد صاحب کی قبر پر جانا شروع

کردیا۔ (شرح الصدور، باب زیارۃ القبور و علم الموتی...الخ، ص۲۲۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ قبر والے رشتے داروں اور دوست یاروں کی آمد اور اُن کی دعا اور ایصالِ ثواب پر خوش ہوتے ہیں اور جو رشتے دار نہیں جاتا اس کے مُنتظر رہتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں قبرستان جا کر مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنی چاہیے کہ یہ سنت، باعثِ یادِ آخرت و مغفرت اور اہلِ قُبور کے لیے سبب مَنْفَعَت ہے۔ اس سلسلے میں تین فرامین مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں:

تین فرامین مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿1﴾ میں نے تم کو زیارتِ قبور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارة القبور، ۲/۲۵۲، حدیث ۱۵۷۱)

﴿2﴾ جب کوئی شخص ایسی قبر پر گزرے جسے دُنیا میں جانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مُردہ اِسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(تاریخ بغداد، حرف العین من آباء الابراهیمین، ۶/۱۳۵، حدیث ۳۱۷۵)

﴿3﴾ جو اپنے والدین دونوں یا ایک کی قبر کی ہر جُمعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکو کار لکھا جائے گا۔

(شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتهما، ۶/۲۰۱، حدیث ۷۹۰۱)

قبرستان کے مُردے خواب میں آپہنچے!

ایک صاحب کا معمول تھا کہ وہ قبرستان میں آ کر بیٹھ جاتے اور جب بھی کوئی جنازہ آتا اس کی نماز پڑھتے اور شام کے وقت قبرستان کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس طرح دعائیں دیتے: (اے قبر والو!) خدا تم کو اُنس عطا کرے، تمہاری غربت پر رحم کرے، تمہارے گناہ معاف فرمائے اور نیکیاں قبول کرے۔ وہی صاحب فرماتے ہیں: ایک شام (بوقتِ رُخصت) میں اپنا قبرستان والا معمول پورا نہ کر سکا یعنی اُنہیں دعائیں دیئے بغیر ہی گھر آ گیا۔ میرے خواب میں ایک کثیر مخلوق آ گئی، میں نے ان سے پوچھا: آپ لوگ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں؟ بولے: ہم قبرستان والے ہیں، آپ نے عادت کر لی تھی کہ گھر آتے وقت ہم کو ہدیہ (یعنی تحفہ) دیتے تھے اور آج نہ دیا۔ میں نے کہا: وہ ہدیہ کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: وہ ہدیہ دعاؤں کا تھا۔ میں نے کہا: اچھا، اب یہ ہدیہ میں تم کو پھر سے دوں گا۔ اس کے بعد میں نے اپنے اِس معمول کو کبھی ترک نہ کیا۔

(شرح الصدور، باب زیارۃ القبور و علم الموتی...الخ، ص ۲۲٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ مرنے والے اپنی قبروں پر آنے اور جانے والوں کو پہچانتے ہیں اور انہیں زِندوں کی دعاؤں سے فائدہ پہنچتا ہے، جب زندہ لوگوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کے تحفے آنا بند ہوتے ہیں، تو ان کو آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنہیں اجازت دیتا ہے تو گھروں پر جا کر ایصالِ ثواب کا مُطالبہ بھی کرتے ہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مجدِّدِ دین

وملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 650 پر نقل کرتے ہیں: مؤمنین کی رُوحیں ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات)، روزِ عید، روزِ عاشورا اور شبِ براءَت کو اپنے گھر آ کر باہر کھڑی رہتی ہیں اور ہر رُوح غمناک بلند آواز سے ندا کرتی (یعنی پکار کر کہتی) ہے کہ اے میرے گھر والو! اے میری اولاد! اے میرے قَرابت دارو! (ہمارے ایصالِ ثواب کی نیّت سے) صدقہ (خیرات) کر کے ہم پر مہربانی کرو۔

ہے کون کہ گریہ کرے یا فاتحہ کو آئے

بے کس کے اٹھائے تری رحمت کے بھرن پھول (حدائقِ بخشش)

سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: مردے کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے اِنتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اُسے پہنچتی ہے تو اُس کے نزدیک وہ دُنیا و مَا فیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زِندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتھما، ۲۰۳/۶، حدیث ۷۹۰۵)

نورانی لباس

ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا زندہ لوگوں کی

دُعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اُسے ہم پہن لیتے ہیں۔

(شرح الصدور، باب ماينفع الميت فی قبره، ص ۳۰۵)

جلوہ یار سے ہو قبر آباد وَحشتِ قَبْر سے بچا یارب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا فوت شدہ مسلمانوں کو زِندوں کی دعاؤں کا بے حد فائدہ پہنچتا ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **419** صفحات پر مشتمل کتاب ''مَدَنی پنج سورہ'' صفحہ **397** پر ہے: مَدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: میری اُمت گناہ سمیت قَبْر میں داخل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔

(معجم اوسط، باب الالف، من اسمه احمد، ۱/۵۰۹، حدیث ۱۸۷۹)

مجھ کو ثواب بھیجو دعائیں ہزار دو گو قبر میں اُتار انہ دل سے اُتار دو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قبرستان کے مَدَنی پھول

﴿1﴾ قبرستان میں اس طرح کھڑے ہوں کہ قبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد ترمذی شریف میں بیان کردہ یہ سلام کہیے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَر۔**

ترجمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے

اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

(ترمذی، کتاب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، ۳۲۹/۲، حدیث ۱۰۵۵)

﴿2﴾ قبرستان کی حاضری کے موقع پر اِدھر اُدھر کی باتوں اور غفلت بھرے خیالوں کے بجائے فکرِ مدینہ یعنی اپنا مُحاسبہ کرتے ہوئے حدیث پاک کے ان الفاظ کو یاد کیجئے: کَمَا تَدِیْنُ تُدَان یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

(جامع صغیر للسیوطی، حرف الکاف، ص ۳۹۹، حدیث ٦٤١١)

قبْر میں مَیِّت اُترنی ہے ضَرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضَرور

﴿3﴾ قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تَر رہیں گے تسبیح کرینگے اور میّت کا دل بہلے گا۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی وضع الجرید...الخ، ۱۸٤/۳)

﴿4﴾ یوہیں جنازے پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ۴، ۸۵۲/۱)

﴿5﴾ قبر پر سے تَر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اُس کی تسبیح سے رحمت اُترتی ہے اور میّت کو اُنس حاصل ہوتا ہے اور نوچنے میں میّت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی وضع الجرید...الخ، ۱۸٤/۳)

﴿6﴾ قبر کے اوپر ''اگر بتّی'' نہ جلائی جائے اِس میں سُوئے اَدَب (یعنی بے اَدَبی) اور بدفالی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۴۸۲/۹۔۵۲۵ ملخصاً)

﴿7﴾ قبر پر چراغ یا جلتی موم بتّی وغیرہ نہ رکھئے کہ یہ آگ ہے اور قبر پر آگ رکھنے

سے میّت کو اذِیت ہوتی ہے، ہاں اگر آپ کے پاس چارجر ٹارچ یا ٹارچ والا موبائل فون نہ ہو، گورنمنٹ کی بتیاں بھی نہ ہوں یا بند ہوں اور رات کے اندھیرے میں راہ چلنے یا دیکھ کر تلاوت کرنے کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قبر کے ایک جانب خالی زمین پر موم بتی یا چراغ رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قبر تھی اب مٹ چکی ہے۔

﴿8﴾ قبر پر پاؤں رکھنے یا سونے سے قبر والے کو اِیذا ہوتی ہے اور بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں نہ رکھے، نہ کسی قبر کو روندے، نہ کسی قبر پر بیٹھے اور نہ ہی ٹیک لگائے کیونکہ اس سے نبیِّ کریم، رءُوف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دو فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھیے:

﴿1﴾ مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اِس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔

(ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ماجاء في النهي عن المشي على القبور والجلوس عليها، ٢/ ٢٥٠، حديث ١٥٦٧)

﴿2﴾ اگر کوئی شخص اَنگاروں پر بیٹھ جائے جس سے اس کے کپڑے جل جائیں اور آگ اس کی کھال تک پہنچ جائے تو یہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔

(مسلم، كتاب الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه، ص٤٨٣، حديث ١٩٧١)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اجتماع ذکرونعت برائے ایصالِ ثواب کے بیانات

بیان نمبر : 1

ایمان کی حفاظت

دُرُود شریف کی فضیلت

اِمامُ الصّابِرین، سیّدُ الشاکرین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلام) نے مجھ سے عرض کی کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے محمد! (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا اُمّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے، میں اُس پر دس رَحمتیں نازل کروں اور تمہاری اُمت میں سے جو کوئی ایک سلام بھیجے، میں اُس پر دس سلام بھیجوں۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ والہ وسلم وفضلھا، الفصل الثانی، ۱/۱۸۹، حدیث ۹۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بَلْعَم بن باعُوراء کا انجام

حضرت سیدنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے بَلْعَم بن باعُوراء کی ''جَبّارِین'' نامی قوم سے جنگ کا ارادہ کیا اور سرزمینِ شام میں نُزول فرمایا تو بَلْعَم بن باعُوراء کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اپنے ساتھ بہت بڑا اور طاقتور لشکر لے آئے ہیں تاکہ

ہم سے جنگ کریں اور ہمیں ہمارے شہروں سے نکال کر ہماری بجائے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں، تمہارے پاس اسمِ اعظم ہے اور تمہاری ہر دعا قبول ہوتی ہے، تم نکلو اور اللہ تعالٰی سے دعا کرو کہ وہ اُنہیں یہاں سے بھگا دے۔ قوم کی بات سن کر بَلْعَم نے کہا: افسوس ہے تم پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تعالٰی کے نبی ہیں، اُن کے ساتھ فرشتے اور ایمان دار لوگ ہیں، اس لئے میں اُن کے خلاف کیسے بددعا کرسکتا ہوں، مجھے اللہ تعالٰی کی طرف سے جو علم ملا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر میں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے خلاف ایسا کیا تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ قوم نے جب گریہ وزاری کے ساتھ مسلسل اصرار کیا تو بَلْعَم نے کہا: اچھا میں پہلے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی معلوم کرلوں۔

بَلْعَم کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا تو پہلے مرضیٔ الٰہی عَزَّوَجَلَّ معلوم کرلیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا، چنانچہ اس مرتبہ اس کو یہ جواب ملا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور اُن کے ساتھیوں کے خلاف دعا نہ کرنا۔ چنانچہ اُس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے ربّ سے اجازت چاہی تھی مگر میرے رب نے اُن کے خلاف بددعا کرنے کی مُمانعت فرما دی ہے۔ پھر اس کی قوم نے اُسے ہدیے اور نذرانے دیئے جنہیں اُس نے قبول کرلیا۔ اُس کے بعد قوم نے دوبارہ اس سے بددعا کرنے کی درخواست کی تو دوسری مرتبہ بَلْعَم نے رب تبارک وتعالٰی سے اجازت چاہی۔ اب کی بار اس کا کچھ جواب نہ ملا تو اُس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اِس مرتبہ کچھ جواب ہی نہیں ملا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ اگر اللہ تعالٰی کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ بھی صاف منع فرما دیتا،

پھر قوم نے اور بھی زیادہ اصرار کیا حتی کہ وہ ان کی باتوں میں آ گیا۔ چنانچہ بَلْعَم بن باعُوراء اپنی گدھی پر سوار ہوکر ایک پہاڑ کی طرف روانہ ہوا۔ گدھی نے اُسے کئی مرتبہ گرایا اور وہ پھر سُوار ہوجاتا حتی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے گدھی نے اس سے کلام کیا اور کہا: افسوس! اے بَلْعَم! کہاں جارہے ہو؟ کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ فرشتے مجھے جانے سے روک رہے ہیں۔ (شرم کرو) کیا تم اللہ تعالیٰ کے نبی اور فرشتوں کے خلاف بددعا کرنے جارہے ہو؟ بَلْعَم پھر بھی باز نہ آیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لئے اپنی قوم کے ساتھ پہاڑ پر چڑھا۔

اب بَلْعَم جو بددعا کرتا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لئے جو دعائے خیر کرتا تھا تو بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اُس کی زبان پر آتا تھا۔ یہ دیکھ کر اس کی قوم نے کہا: اے بَلْعَم! تو یہ کیا کررہا ہے؟ بنی اسرائیل کے لیے دعا اور ہمارے لئے بددعا کیوں کررہا ہے؟ بَلْعَم نے کہا: یہ میرے اِختیار کی بات نہیں، میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی قدرت مجھ پر غالب آگئی ہے۔ اتنا کہنے کے بعد اس کی زبان نکل کر اس کے سینے پر لٹک گئی۔ اس نے اپنی قوم سے کہا: میری تو دنیا و آخرت دونوں برباد ہوگئیں، اب میں تمہیں ان کے خلاف ایک تدبیر بتاتا ہوں تم حسین و جمیل عورتوں کو بنا سنوار کر ان کے لشکر میں بھیج دو، اگر ان میں سے ایک شخص نے بھی بدکاری کر لی تو تمہارا کام بن جائے گا کیونکہ جو قوم زِنا کرے اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوتا ہے اور اُسے کامیاب نہیں ہونے دیتا، چنانچہ بَلْعَم کی قوم نے اسی طرح کیا، جب عورتیں بن سنور کر لشکر میں پہنچیں تو ایک کنعانی عورت بنی اسرائیل کے ایک سردار کے پاس سے گزری تو وہ اپنے حُسْن و جَمال کی وجہ سے اُسے پسند آ گئی۔ حضرت

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کے منع کرنے کے باوجود اُس سردار نے اس عورت کے ساتھ بدکاری کی، اس کی پاداش میں اُسی وقت بنی اسرائیل پر طاعون مُسلّط کردیا گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام کا مُشیر اس وقت وہاں موجود نہ تھا جب وہ آیا تو اس نے بدکاری کا قِصّہ معلوم ہونے کے بعد مَرد وعورت دونوں کو قتل کردیا۔ تب طاعون کا عذاب اُن سے اٹھالیا گیا، لیکن اس دوران ستر ہزار اسرائیلی طاعون سے ہلاک ہوچکے تھے۔ (صراط الجنان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۷۵، ۳/۴۷۲ و تفسیر بغوی، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۷۵، ۲/۱۷۹)

روایت ہے کہ بعض انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام نے خدا تعالیٰ سے دریافت کیا کہ تو نے بَلْعم بن باعُوراء کو اتنی نعمتیں عطا فرما کر پھر اس کو کیوں ذِلت کے گڑھوں میں گرا دیا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اُس نے میری نعمتوں کا کبھی شکر ادا نہیں کیا۔ اگر وہ شکر گزار ہوتا تو میں اس کی کرامتوں کو سَلب کرکے اس کو دونوں جہاں میں اِس طرح ذلیل وخوار اور خائب وخاسِر نہ کرتا۔ (تفسیر روح البیان، ۳/۱۳۹، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ قوم جبّارِین کا ایک ایسا شخص جو اُن میں نہایت ہی مُعَزز تھا، جسے اللہ تعالیٰ نے اسمِ اعظم کا علم دیا تھا اور وہ ایسا مُستَجابُ الدَّعْوات تھا کہ جو دعا مانگتا قبول ہوتی لیکن اس کا انجام کتنا عبرت ناک ہوا کہ اس کا ایمان ہی سلامت نہ رہا اور کافر ہو کر مَرا۔ بارگاہِ الٰہی سے ایسا مَردُود ومَطْرود ہوا کہ عمر بھر کُتّے کی طرح لٹکتی ہوئی زبان لیے پھرا اور آخرت میں جہنم کی بھڑکتی ہوئی شعلہ بار نار کا حق دار ہوا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہِ عَزَّ وَجَلَّ

اس واقعہ سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی اور اُس

کی خُفْیَہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں گناہوں کی نُحوست ایمان کی بربادی کا سبب نہ بن جائے کیونکہ اس بات میں تو کوئی شک نہیں کہ ہم مسلمان ہیں مگر ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا۔ جس طرح بے شمار کُفّار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اسی طرح مُتَعَدَّد بدنصیب مسلمانوں کا مَعَاذَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ ایمان سے مُنْحَرِف ہونا (یعنی پھر جانا) بھی ثابت ہے اور جو ایمان سے پھر کر یعنی مُرتَد ہو کر مرے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ میں رہے گا۔ چنانچہ پارہ 2 سورۃُ الْبَقَرہ آیت نمبر 217 میں فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

نہ جانے ہمارا خاتمہ کیسا ہو

ایک طویل حدیث پاک میں نبی پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اولادِ آدم مختلف طَبَقات پر پیدا کی گئی ان میں سے بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مَریں گے، بعض کافِر پیدا ہوئے حالت کُفر پر زندہ رہے اور کافِر ہی مَریں گے جبکہ بعض مومن پیدا ہوئے مومنانہ زندگی گزاری اور حالت کُفر پر مَرے بعض کافِر پیدا ہوئے، کافر زندہ رہے اور مومن ہو کر مَریں گے۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی اصحابہ بما ھو کائن الی یوم القیامۃ، ۴/۸۱، حدیث ۲۱۹۸)

شیطان عزیزوں کے روپ میں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں آنے کو تو ہم آ گئے مگر اب دنیا سے ایمان کو سلامت لے جانے کیلئے سخت دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا ہوگا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتمہ کیسا ہوگا! آہ! آہ! آہ! موت کے وقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے استعمال کریگا حتی کہ ماں باپ کا روپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالے گا اور یہود و نصاریٰ کو دُرُست ثابت کرنے کی مَذمُوم سَعی کرے گا۔ یقیناً وہ ایسا نازک موقع ہو گا کہ بس جس پر اللہ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا خاص کَرَم و احسان ہوگا وہی کامیاب و کامران ہوگا اور اسی کا ایمان سلامت رہے گا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 9 صفحہ 83 پر فرماتے ہیں کہ امام اِبْنُ الْحَاج مکی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی ”مَدْخَل“ میں فرماتے ہیں کہ دَمِ نَزْع دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آ کر بیٹھتے ہیں ایک اس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی۔ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مَرا تو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چَین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نَصرانی (یعنی کرسچین ہو کر دنیا سے) گیا تو (بھی) نَصرانی (کرسچین) ہو جا کہ نَصاریٰ (کرسچین) وہاں بڑے آرام سے ہیں۔ (المدخل لابن الحاج، ۳/ ۱۸۱)

پیدا نہ ہونے والا قابلِ رشک ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مُعامَلہ بڑا نازک ہے، بربادیٔ ایمان کے خوف سے خائفین کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ دنیا میں جیتے جی مومن ہونا یقیناً باعثِ

سعادت ہے مگر یہ سعادت حقیقت میں اُسی صورت میں سعادت ہے کہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت ایمان سلامت رہے۔ خدا کی قسم! قابلِ رَشک وہی ہے جو قبر کے اندر بھی مومن ہے۔ جی ہاں جو دنیا سے ایمان سلامت لے جانے میں کامیاب ہوا وہی حقیقی معنوں میں کامیاب اور جو جنت کو پالے وہی بامُراد ہے۔ چنانچہ پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 185 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّةَ فَقَدۡ فَازَ ؕ وَمَا الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۱۸۵﴾

ترجمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

بُری صحبت ایمان کے لئے خطرناک ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خاتمہ بُرا ہونے یا ایمان پر خاتمہ نہ ہونے کے کچھ اسباب ہیں جن میں ایک بہت بڑا سبب بُری صحبت ہے یاد رکھئے بُری صحبت ایمان کے لیے بہت خطرناک ہے۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اس کے باوجود ہم بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، گپ شپ کی بیٹھکوں سے خود کو نہیں بچاتے، مذاق مَسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں کی عادتوں سے پیچھا نہیں چُھڑاتے۔ آہ! بُری صحبت کی نُحوسَت ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کے لیے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ زبان کی عَدَم حفاظت کا دَور دَورہ ہوگیا۔ ہماری اکثریت کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا۔ افسوس! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشی اور ناخوشی کا احساس کم ہوگیا۔ زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی اہمیت کے تعلق سے ایک عبرت انگیز حدیث پاک مُلاحَظہ فرمائیے۔ چنانچہ سرکارِ

مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: بندہ کبھی اللہ تعالٰی کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ تعالٰی اس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے دَرَجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔

(بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ٤/ ٢٤١، حدیث ٦٤٧٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماحول بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے، زبانوں کی لگامیں اکثر ڈھیلی ہو چکی ہیں، سُنّی عُلَما کی صحبتوں سے محروم، مدنی ماحول سے دور، غیر سنجیدہ نوجوانوں بلکہ اسی طرح کے بَک بَک جَھک جَھک کرنے والے بڑ بڑ یئے بڑے بُوڑھوں کی فُضول بیٹھکوں سے حَسّاس شخص بہت گھبراتا ہے، کیوں کہ ایسی جگہوں پر زبانیں قینچیوں کی طرح چل رہی ہوتی ہیں، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَسا اَوقات کُفْرِیہ کلمات بھی بک دیئے جاتے ہیں۔ ایسی مجلسوں میں بربادیٔ ایمان کا سخت خطرہ رہتا ہے۔ نیکی کی دعوت دینے یا کسی سخت حاجت پڑنے اور شرعی اجازت ملنے پر حَسبِ ضَرورت شرکت کرنے کے علاوہ ایسی محفلوں سے دور رہنا بے حد ضَروری ہے۔

تشویش سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ ضَروریاتِ دین میں سے کسی ضَرورتِ دینی کا انکار یونہی جو فعل مُنافیٔ ایمان (یعنی ایمان کی ضِد) ہے مثلاً بُت یا چاند سورج کو سجدہ کرنا ایسا قطعی کُفر ہے کہ اس میں جَہالت بھی عُذر نہیں یعنی اس کا کُفر ہونا معلوم ہو یا نہ ہو دونوں ہی صورتوں میں کُفر ہے۔ چنانچہ علامہ بَدرُالدّین عَینی حَنَفی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عُمدۃ القاری

میں ارشاد فرماتے ہیں: ''ہر اس انسان کی تکفیر کی جائے گی (یعنی اس کو کافر قرار دیا جائے گا) جو صَرِیح کَلِمۂ کُفْر منہ سے نکالے یا پھر ایسا فعل کرے جو کُفْر کا باعث ہو اگرچہ وہ یہ جانتا نہ ہو کہ یہ کلمہ یا فعل کُفْر ہے۔'' (عمدۃ القاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن من ان یحبط عمله وهو لایشعر، ۱/۴۰۳)

اَفسوس! کُفْرِیّات کی معلومات نہیں

اَفسوس! ہماری غالب اکثریت کو کُفْرِیَہ کلمات کی کَمَاحَقُّہٗ معلومات بھی نہیں۔ ہر ایک کو اپنے بارے میں یہ خوف رکھنا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھ سے کوئی ایسا قول یا فعل صادِر ہو جائے جس کے سبب مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان برباد ہو جائے اور کیا کرایا سب اَکارت جائے اور مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کُفْر ہی پر دنیا سے سفر ہو جائے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم مُقَدَّر ہو جائے۔

کُفْرِیَہ کلمات عام ہونے کے بعض اَسباب

اَفسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل فلموں ڈراموں، فلمی گانوں، اخباری مضمونوں، جِنسی و رُومانی ناولوں، عِشْقِیَہ و فِسْقِیَہ افسانوں، بچوں کی بیہودہ کہانیوں، طرح طرح کے بے تکے ہفت روزوں، حیا سوز ماہناموں اور مُخَرِّبِ اَخلاق ڈائجسٹوں اور مَزاحِیہ چٹکلوں کی کیسٹوں وغیرہ کے ذریعے کفریہ کلمات عام ہوتے جارہے ہیں۔

کُفْرِیَہ کلمات کے متعلق علم سیکھنا فرض ہے

یاد رکھئے! کفریہ کلمات کے متعلق علم حاصل کرنا فرض ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ

حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 624 پر فرماتے ہیں: مُحَرَّمَاتِ باطِنِیَّہ (یعنی باطنی ممنوعات مثلاً) تکبُّر و رِیا و عُجب (یعنی خود پسندی) وحَسَد وغیرہا اور ان کے مُعالَجات (یعنی علاج) کہ ان کا علم بھی ہر مسلمان پر اَہَم فرائض سے ہے۔ مزید صفحہ 626 پر فتاویٰ شامی کے حوالے سے فرماتے ہیں: حرام الفاظ اور کُفرِیَّہ کلمات کے متعلق علم سیکھنا فرض ہے، اس زمانے میں یہ سب سے ضَروری اُمور ہیں۔ (ردالمحتار، مطلب: فی فرض الکفایۃ وفرض العین، ۱/۱۰۷)

مگر افسوس! آج مسلمان علمِ دین سے دور جا پڑا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ یہ راہِ ہدایت سے بھٹک کر، نا صِرْف گناہوں کی دلدل میں پھنس چکا ہے بلکہ ہنسی مذاق اور غمی و خوشی کے موقعوں پر بڑی بے باکی کیساتھ کُفرِیَّہ کلمات بک دیتا ہے۔ یاد رکھئے! جس طرح اندھیرے میں سفر کرنے کے لئے چراغ کی روشنی ضروری ہے اسی طرح ایمان کی حفاظت اور زندگی کے اس سفر میں کامیابی کے لئے عقل کو علمِ دین کے چراغ کی ضَرورت پڑتی ہے۔ اگر علمِ دین کی روشنی نہیں ہوگی تو عَقْل کا بے لگام گھوڑا ٹھوکر کھا کر کُفْر و جہالت کے اندھیروں میں بھٹکتا رہ جائے گا۔ آج اگر ہم اپنے اردگرد پائی جانے والی برائیوں کی وجوہات کا جائزہ لیں تو ہمیں اس کی ایک بہت بڑی وجہ جَہالت بھی نظر آئے گی کہ لوگ لاعلمی کی وجہ سے ان برائیوں اور گناہوں میں مبتلا ہیں اور یہ تو ظاہر ہے کہ جو جہالت کے نشہ میں بدمست ہو وہ کیا جانے کہ بُرائی کیا ہے اور اچھائی کیا؟ چنانچہ حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول، رسولِ مَقْبول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَقْبول ہے: بے شک تم لوگ اپنے رب کی طرف

سے دلیل (یعنی ہدایت) پر ہو جب تک تم میں دو نشے ظاہر نہ ہوں، ایک جہالت کا نشہ اور دوسرا دنیوی زندگی سے محبت کا نشہ۔ پس تم لوگ (ابھی تو) نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائیوں سے مَنْع کرتے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرتے ہو (لیکن) جب تم میں دنیا کی مَحَبَّت پیدا ہو جائے گی تو تم نہ تو نیکی کا حکم دو گے اور نہ برائیوں سے مَنْع کرو گے اور نہ راہِ خدا میں جِہاد کرو گے۔ پس اُس وقت قرآن وسنت کی بات کہنے والا مُہاجِرین اور اَنصار میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں کی طرح ہوگا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب النهی عن المنكر...الخ، ۵۳۳/۷، حدیث ۱۲۱۵۹)

افسوس! فی زمانہ یہ دونوں مَذْمُوم نشے عام دیکھے جا رہے ہیں۔ جہالت کے نشے میں آج ہماری غالب اکثریت بدمست ہے۔ اگر کوئی کہے کہ تعلیم تو خوب عام ہو گئی ہے اور جگہ بہ جگہ اسکول اور کالج کھل چکے ہیں اب جہالت کہاں رہی ہے؟ تو معاف کیجئے صِرْف عَصْری تعلیم جہالت کا علاج نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ اسلامی اَحکام پر مبنی فرض علوم حاصل کرنے ہی سے جہالت دور ہو سکتی ہے۔ فی زمانہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت میں ضَروری دینی معلومات کا بے حد فُقدان (یعنی کمی) ہے۔ آج دنیا جن لوگوں کو تعلیم یافتہ کہتی ہے ان کی اکثریت دُرُست مَخارِج سے قرآن کریم نہیں پڑھ سکتی! یہ جہالت نہیں تو کیا ہے؟ پڑھے لکھوں سے وُضو اور غسل کا صحیح طریقہ یا نماز کے ارکان پوچھ لیجئے شاید ہی کوئی بتا پائے، ان سے جنازے کی دعا سنانے کی فرمائش کر دیکھئے شاید بغلیں جھانکنے لگیں! جہالت و بے دینی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ عُلَمائے دین کا ادب واحترام کرنے کے بجائے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ علما کی توہین کی جاتی ہے، ہنسی مَذاق اور خوشی وغمی

کے موقعوں پر کلماتِ کُفر بکے جاتے ہیں، بداَخلاقی، بدسُلوکی، عورتوں پر ظُلم، دھوکا دَہی، وعدہ خِلافی، شراب نوشی اور دیگر خُرافات کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ان سب بُرائیوں کا سبب عِلمِ دین سے دوری، فکرِ آخرت سے غفلت اور ایمان کی حفاظت کا ذِہن نہ ہونا ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل اکثر مسلمانوں کی توجہ صِرف اور صِرف مُرَوَّجہ عَصری تعلیم کی طرف ہے، اسی کی ہر طرف پذیرائی ہے، ساری دولت وقوت اسی پر صرف کی جارہی ہے جبکہ ایمان کی حفاظت کا ذہن رکھنے والے اور علم دین کے پڑھنے والے سعادت مند نسبتاً کم ہیں۔ یقیناً یہ سب دنیاوی زندگی کے نشے کے کَرِشمے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کی حفاظت اور عِلمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہت بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں شرکت بھی ہے، اجتماع میں شرکت کو معمول بنالیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ایمان کی حفاظت کا سامان ہوگا اور علم دین کے موتی ملیں گے، جَہالت کے اندھیرے دور ہوں گے اور زندگی علم وعمل کی کرنوں سے جِھلمِلانے لگے گی۔ آیئے دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی مدنی بہار سماعت فرمایئے۔ چنانچہ

پتھر دل بھی رو پڑا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، اُٹھتی جوانی اور اچھی صِحّت نے مجھے مَغرور بنا دیا تھا، نت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، کالج آتے جاتے بس کا ٹکٹ بُھلانا، کنڈیکٹر مانگے تو بدمعاشی پر اُتر آنا، رات گئے تک آوارہ گردی میں

وقت گنوانا، جُوئے میں پیسے لُٹانا وغیرہ ہر طرح کی مَعْصِیت مجھ میں سَرایَت کئے ہوئے تھی۔ والدین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے، میری اصلاح کیلئے دعا کرتے کرتے امی جان کی پلکیں بھیگ جاتیں مگر میں تھا کہ اپنے ہی حال میں مست تھا اور میرے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔ شب و روز اسی طرح گزر رہے تھے کہ حُسْنِ اتفاق سے ہمارے علاقے کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھی سرسری طور پر دعوت اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کر دیتے اور میں بھی سُنی اَن سُنی کر دیتا مگر ایک بار اجتماع والی شام وہی اسلامی بھائی مَحبت بھرے انداز میں ایک دَم اِصرار پر اُتر آئے کہ آج تو آپ کو چلنا ہی پڑے گا، میں ٹالتا رہا مگر وہ نہ مانے اور دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے رِکشا روک لیا اور بڑی مِنّت کیساتھ کچھ اس انداز میں بیٹھنے کیلئے درخواست کی کہ اب مجھ سے انکار نہ ہوسکا، میں بیٹھ گیا اور ہم دعوت اسلامی کے اولین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب آ پہنچے۔ جب دعا کیلئے بتیاں بجھائی گئیں تو یہ سمجھ کر کہ اجتماع ختم ہوگیا ہے، میں اُٹھ گیا، مجھے کیا معلوم کہ اب آنے والے لمحات میں میری تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ خیر میرے اس مُحْسِن اسلامی بھائی نے مَحبت بھرے انداز میں سمجھا بُجھا کر مجھے جانے سے روکا اور میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ اب اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ۔۔۔ کی صداؤں سے فضا گونج اُٹھی۔ اللّٰہ اللّٰہ کی یہ صدائیں نا صرف میرے کانوں میں رس گھول رہی تھیں بلکہ میرے قلب پر چڑھی گناہوں کی گندگی دھو رہی تھیں۔ پھر جب رقت انگیز دعا شروع ہوئی تو شرکائے اجتماع کی ہچکیوں کی آواز بلند ہونے لگی یہاں تک کہ میرے جیسا پتھر دل آدمی بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوت اسلامی کے مدنی ماحول

کا ہو کر رہ گیا۔

تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا　　قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

تنزّل کے گہرے گڑھے میں تھے ان کی　　ترّقی کا باعث بنا مدنی ماحول

یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر　　جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع کی برکت سے معاشرے کا ایک بگڑا ہوا نوجوان اپنے آپ کو سُدھارنے اور سُنّتوں بھری زندگی گزارنے کے لیے کَمر بَستہ ہو گیا لہٰذا آپ بھی دنیا و آخرت سنوارنے کے لیے دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور استقامت پانے کے لیے کم از کم 12 ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی نیت کر لیجئے۔ مزید اپنے مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے اسی ماہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر اختیار فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیک لوگوں کی صحبت کی برکت سے ایمان کی حفاظت، نیک نمازی بننے اور سنتوں بھری زندگی گزارنے کا جذبہ بیدار ہوگا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، خاتمہ بالخیر کرے اور میٹھے میٹھے محبوب کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیان نمبر : 2

صحبت کا اثر

دُرُود شریف کی فضیلت

شاہِ بحر و بَر، مالکِ خُلد وکوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: تم اپنی مجلسوں (محفلوں) کو مجھ پر درود پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

(جامع صغیرللسیوطی، ص ۲۸۰، حدیث ۴۵۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا حاتِم اَصَم کی دعا کی بَرَکت

مشہور بُزُرگ حضرت سیِّدُنا حاتِم اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم ایک بار بَلْخ شہر میں بیان فرما رہے تھے، دورانِ بیان گنہگاروں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت دعا مانگی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ اِس اجتماع میں جو سب سے بڑا گنہگار ہے، اپنی رحمت سے اُس کی مغفرت فرما۔ ایک کَفَن چور بھی وہاں موجود تھا، جب رات ہوئی تو وہ کَفَن چُرانے کی غرض سے قبرستان گیا مگر جوں ہی قبر کھودی ایک غیبی آواز گونج اُٹھی: اے کَفَن چور! تو آج دن کے وقت حاتِم اَصَم کے اجتماع میں بخشا جا چکا ہے پھر آج رات یہ گناہ کیوں کرنے لگا ہے؟ یہ سن کر وہ رو پڑا اور اُس نے سچّے دل سے توبہ کرلی۔

(تذکرۃ الاولیاء، ذکر حاتم اصم، ص ۲۲۲ ملخصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! واقعی نیک بندوں کی صحبت اور عاشقانِ رسول کے اجتماعات میں شرکت دونوں جہانوں کیلئے باعثِ سعادت ہے کیونکہ نیک بندے دوسروں کے لئے بھی باعثِ مَنْفَعت ہوتے ہیں اور جو اسلامی بھائی جس قَدَر اپنے دوسرے اسلامی بھائیوں کے لئے نفع بخش ہوگا اُسی قدر اس کے مَراتب ودرَجات بلند ہوتے جائیں گے۔ حدیث پاک میں وارد ہے: لوگوں میں بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع دے اور لوگوں میں بدتر وہ ہے جو لوگوں کو تکلیف دے۔

(کشف الخفا، ۱/۳۴۸، حدیث ۱۲۵۲)

لہٰذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ مسلمانوں کو تکلیف اور ایذا دینے سے بچیں اور انہیں فائدہ پہنچا کر خیر الناس یعنی بہتر اور بھلائی پانے والوں میں شامل ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذِکر کرنے والوں کی مجلس اِختیار کرو

حضرت ابورَزِین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ اُن سے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اُس چیز کی اصل پر رہبری نہ کروں جس سے تم دنیا وآخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذِکر کرنے والوں کی مجلس اِختیار کرو۔ (شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، ۶/۴۹۲، حدیث ۹۰۲۴)

اس حدیثِ پاک کے تحت مُفَسِّرِ شَہِیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجلس سے مُرادعلَمائے دین واَولیائے کاملین، صالحین وواصلین کی مجلسیں ہیں، کیونکہ یہ مجلسیں جنت کے باغات ہیں۔جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے یہ مجلسیں خواہ مدرسے ہوں یادرسِ قرآن وحدیث کی مجلسیں یا حضرات صوفیائے کرام کی محفلیں، یہ فرمان بہت جامع ہے جس مجلس میں اللّٰہ کا خوف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عشق اور اطاعت رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شوق پیدا ہووہ مجلس اِکْسیر ہے۔(مراٰۃ المناجیح، اللّٰہ کے لیے محبت کا بیان، ۶/۶۰۳)

ذِکْرُ اللّٰہ کی مجلس میں شرکت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے گُھوم پِھر کر ذِکْر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔جب وہ کوئی ایسی مجلس دیکھتے ہیں جس میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر ہو رہا ہو تو ان لوگوں کے ساتھ جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پَروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمان تک کا خلا پُر ہو جاتا ہے۔جب وہ مجلس مُتَفَرِّق (یعنی مُنْتَشِر) ہوتی ہے تو فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ خود زیادہ جاننے والا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں وہ تیری پاکی اور بڑائی بیان کررہے تھے، تیرا کلمہ پڑھتے اور تیری تعریف کرتے تھے اور تجھ سے سُوال کرتے تھے۔رب تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: کیا اُنہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔اللّٰہ

عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: کس چیز سے پناہ چاہتے تھے؟ عرض کرتے ہیں: اے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جہنم سے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: کیا اُنہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ پھر فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت چاہتے تھے۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں نے اُن کی مغفرت فرمادی اور ان کی مُراد انہیں عطا فرمادی اور جس سے وہ پناہ چاہتے تھے اُنہیں اس سے پناہ عطا فرمادی۔ وہ عرض کرتے ہیں: یارب عَزَّوَجَلَّ! اُن میں فلاں شخص بھی ہے جو بہت گنہگار ہے وہ وہاں سے گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین (یعنی ہم صحبت) بھی محروم نہیں رہتا۔

(مسلم، کتاب الذکر...الخ، باب فضل مجالس الذکر، ص ۱۴۴۴، حدیث ۲۶۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ معلوم ہوا کہ رحمتِ خداوندی لامحدود ہے اور اس کی رحمت سے کوئی فرد خارج نہیں بلکہ ہر ایک کو اس کی رحمت مُحیط ہے اور یہی عقیدہ اسلام نے مسلمانوں کو دیا ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ہر حال میں رحمت خداوندی کے طلب گار رہیں اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں تا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر نازل ہونے والی رحمتوں کے چھینٹے ہم پر بھی پڑیں اور ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے بُرے ساتھی کی مثال

حضرت سیدنا ابو موسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اچھے بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اُٹھانے اور بھٹّی دَھونکنے والے کی طرح ہے، مُشک (ایک بہترین خوشبو کا نام) اُٹھانے والا یا تو تمہیں ویسے ہی دے گا یا تم اس سے کچھ خرید لوگے یا تم اس سے اچھی خوشبو پاؤ گے اور بھٹّی دھونکنے والا یا تمہارے کپڑے جلا دے گا یا تم اس سے بدبو پاؤ گے۔

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب مجالسة...الخ، ص۱۴۱۴، حدیث۲۶۲۸)

اللّٰہ کے لیے دوستی کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ہے: بلاشبہ جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زَبَرجد کے بالاخانے ہیں اُن کے دروازے کُھلے ہوئے ہیں وہ ایسے چمکتے ہیں جیسے بہت روشن ستارہ چمکتا ہے صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کیا: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ان بالاخانوں میں کون (خوش نصیب) رہیں گے؟ ارشاد فرمایا: جو اللّٰہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور جو اللّٰہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں مل کر بیٹھتے ہیں اور جو اللّٰہ تعالیٰ ہی کے واسطے آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

(شعب الایمان، باب فی مقاربة...الخ، فصل فی المصافحة...الخ، ۶/۴۸۷، حدیث ۹۰۰۲)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کے لیے اکٹھے ہونے والے

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی دائیں جانب (اس میں فضیلت کا ذکر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جہت و سَمْت سے پاک ہے) کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ انبیا ہوں گے نہ شُہَدا، ان کے چہروں کا نور دیکھنے والوں کی نگاہوں کو خیرہ کرتا ہوگا۔ انبیا و شُہَدا اُن کے مقام اور قُربِ الٰہی کو دیکھ کر اظہارِ مَسَرَّت فرمائیں گے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صحابی نے عرض کیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے (جو دنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کے لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چنتے تھے جس طرح کھجور کا کھانے والا بہترین کھجوروں کو چنتا ہے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی حضور مجالس الذکر...الخ، ۲/۲۵۲، حدیث ۲۳۳۴)

کہاں ہیں وہ لوگ

حضرت سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے، آج میں اُنہیں اپنے سائے (یعنی سایۂ رحمت) میں جگہ دوں گا جبکہ میرے سائے کے سوا آج کوئی سایہ نہیں ہے۔

(مسلم، کتاب البر...الخ، باب فی فضل الحب فی اللہ، ص ۱۳۸۸، حدیث ۲۵۶۶)

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 56 صفحات پر مشتمل رسالے "اچھے ماحول کی برکتیں" صفحہ 21 پر ہے:

ایک اچھا اور پاکیزہ ماحول جہاں ذِکْرِ الٰہی اور ذِکْرِ مُصطفائی کا موقع فراہم کرتا ہے، وہاں فرمودات رَبُّ العالَمین عَزَّوَجَلَّ اور فرموداتِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سننے لکھنے اور پڑھنے کا ذریعہ بھی بنتا ہے اور ماحول کی برکتوں کے سبب اِن پر عمل پیرا ہونے کا ایک وَلوَلہ اور جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ چنانچہ کوئی فرد اس حقیقت کو جُھٹلا نہیں سکتا کہ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے، وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضَرور ہے۔ اگر احیاء العلوم میں شَرح و بَسْط کے ساتھ بیان کئے گئے فَنِ تَصَوُّف کا خلاصہ چند الفاظ میں بیان کرنا ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس فن کی انتہا مَحبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور اس کی ابتدا اچھی صحبت ہیں کیونکہ اچھی صحبت سے نیک خیالات پیدا ہوتے ہیں اور اِنسان کو اپنی پیدائش کے مقصد، دنیاوی زندگی کی بے ثَباتی، اُخروی زندگی کے دوام، حساب و کتاب اور جزا و سزا پر غور کرنے کا موقع ملتا ہے اور اس سے دل میں خوف و امید پیدا ہوتے ہیں جو اِنسان میں آخرت کے لئے عمل شروع کرنے کی خواہش پیدا کر دیتے ہیں۔ چنانچہ آخرت کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور نفسانی خواہشات کم ہوتی چلی جاتی ہیں، دل میں عشقِ رسول اور معرفتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کو حاصل کرنے کی خواہش بیدار ہو جاتی ہے اور پھر نیک اعمال پر اِستقامت اِختیار کر کے دل کو غیر اللہ کی

یاد سے خالی کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں دل ذِکْرُ اللّٰہ سے مانوس ہو جاتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ اُنس مَعرِفت اور مَعرِفت محبت میں تبدیل ہو جاتی ہے جو کہ عین مقصود ہے البتہ اس کے لئے توفیقِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کا متوجہ ہونا بنیادی اَمْر ہے۔

پتا چلا کہ نیک صحبت اُخروی سعادت کو حاصل کرنے کا پہلا زینہ ہے اور جب کوئی پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں اور تعلیمات کو اپنے دامن میں سمیٹ لے اور ان پر عامِلِ صادق ہو جائے تو اس کے ظاہر و باطن کا مُعَطّر و مُعَنْبَر ہو جانا باعث حیرانی نہیں ہے بلکہ اس کی عظمت وشان تو اس قدر بلند و بالا ہو جاتی ہے کہ بعدِ مَرگ اس کے مَدفَن کی مٹی بھی مُعَطَّر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ

قبْر کی مٹی مہک اُٹھی

حضرت ابو عبد اللّٰہ محمد بن اسمٰعیل بخاری (سن ولادت ۱۹۴ھ، سن وفات ۲۵۶ھ) رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب قبر میں رکھا گیا تو فوراً قبر شریف سے مُشک کی خوشبو مہکنے لگی، قبر کا ذرہ ذرہ مشک بن گیا، لوگ زیارت کے لئے آتے اور خاکِ قبر کو بطورِ تبرک لے جاتے تھے، یہاں تک کہ قبر میں غار پڑ گیا۔ (بایں خوف کہ لوگ اسی طرح مٹی لے جاتے رہے تو تھوڑے عرصے میں قبر ناپید ہو جائے گی) اس کے چاروں طرف لکڑی کا جنگلہ لگا دیا گیا لیکن زائرین جنگلے سے باہر کی خاک لے جانے لگے تو اس میں بھی خوشبو پاتے تھے۔ مدت ہائے دراز تک یہ خوشبو مہکتی رہی۔

(سیر اعلام النبلاء، الطبقة الرابعة عشر، ۲۱۳۶-ابو عبد اللّٰہ البخاری، ۱۰/۳۱۹)

اسی طرح مُصَنِّفِ دلائل الخیرات شریف حضرت علامہ محمد بن سلیمان جُزُولی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (المتوفی ۸۷۰ھ) کوسَتَتَّر سال کے بعد جب سرزمین ''سُوس'' سے نکال کر '' مَرّاکُش'' کی سرزمین میں دفن کیا گیا تو لوگوں نے بچشم خود دیکھا کہ آپ کا کفن صحیح و سالم اور بدن تر و تازہ تھا اور جب آپ کو پہلے مدفن سے نکالا گیا تو فضا معطر ہوگئی آج بھی آپ کی قبر سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ (مطالع المسرات، ص ٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھے دوست کی ہم نشینی

حضرت سیدنا مجاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اس کے ہم نشین (یعنی وہ جن کی صحبت میں بیٹھتا تھا) اس پر پیش کیے جاتے ہیں اگر وہ (مرنے والا) اہلِ ذِکْر سے ہوتا ہے تو ذکر والے اور اگر کھیل کود والوں میں سے ہوتا ہے تو کھیل کود والے پیش کیے جاتے ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، مجاهد بن جبر، ۳/۳۲٤، حدیث ٤١١٥)

اچھے ہم نشین کے حوالے سے تین فرامین مصطفےٰ سماعت فرمایئے:

تین فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿1﴾ اچھا ہم نشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔

(جامع صغیر، حرف الخاء، ص ٢٤٧، حدیث ٤٠٦٣)

﴿2﴾ بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علما سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔

(معجم کبیر، ۲۲/۱۲۵، حدیث ۳۲٤)

﴿3﴾ اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تم خدا کو یاد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے اور جب تم بھولو تو یاد دلا دے۔ (جامع صغیر، باب حرف الخاء، ص ۲٤٤، حدیث ۳۹۹۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک صحبت کی برکتوں کے بارے میں آپ نے سنا اب کچھ بُری صحبت کی نُحوستوں کے بارے میں بھی سماعت فرمایئے۔ چنانچہ

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 56 صفحات پر مشتمل رسالے "اچھے ماحول کی برکتیں" صفحہ 27 پر ہے:

صحبت کا اثر مُسَلَّمہ ہے، انسان اپنے ہمنشین کی عادات، اَخلاق اور عقائد سے ضَرور متاثر ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے سے سختی سے مَنْع فرمایا ہے جن کا رات دن کا مَشْغَلہ اسلام، پیغمبرِ اسلام اور قرآنِ حکیم پر طعن وتشنیع کرنا ہے لہٰذا ایسے خطرناک اور بھیانک قسم کے قَبِیح و شَنِیع ناسُور سے آلودہ مریضوں کی صحبت سے بچو ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس ناپاک مرض میں مبتلا ہو جاؤ۔

حضرت سیدنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ بُرے مُصاحِب (ساتھی، ہم نشین)

سے بچو کہ تم اِسی کے ساتھ پہچانے جاؤ گے یعنی جیسے لوگوں کے پاس آدمی کی نشست و برخاست ہوتی ہے، لوگ اُسے ویسا ہی جانتے ہیں۔ (کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الاقوال، الباب الثالث فی الترهیب عن صحبة السوء، ۹/۱۹، حدیث۲۴۸۳۹)

ان سے بھائی چارہ نہ کرو

امیرالمؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ فاجر سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے فعل کو تمہارے لئے مُزَیَّن کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تم بھی اس جیسے ہو جاؤ اور اپنی بدترین خَصلَت کو اچھا کر کے دکھائے گا تمہارے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ ہے اور احمق سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈال دے گا اور تمہیں کبھی نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہوگا کہ تمہیں نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہوگا یہ کہ نقصان پہنچا دے گا، اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اور اس کی دُوری نزدیکی سے بہتر ہے اور کَذَّاب (جھوٹے) سے بھی بھائی چارہ نہ کرو کہ اس کے ساتھ مُعاشَرت تمہیں نفع نہیں دے گی تمہاری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تمہارے پاس لائے گا اور اگر تم سچ بولو گے جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔

(کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الافعال، باب فی آداب الصحبة، ۹/۷۵، حدیث ۲۵۵۷۱)

اس کی صحبت سے بچو

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار نے اپنے داماد حضرت سَیِّدُنا مُغیرہ

بن حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: اے مُغیرہ! جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت رہو۔

(کشف المحجوب ، باب الصحبة ومايتعلق بها ، ص۳۷٤ وحلية الاولياء ، المغيرة بن حبيب، ٢٦٧/٦، حديث ٨٥٥٥)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُری صحبت سے دین و دنیا دونوں تباہ و برباد ہو جاتے ہیں، بُرے ماحول میں انسان کی عادات و اَطوار بگڑ جاتے ہیں اور وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتے کرتے فسق و فُجور کا مُجَسَّمہ بن جاتا ہے۔ خدانخواستہ اگر آپ برے دوستوں یا کسی برے ماحول میں اُٹھتے بیٹھتے ہیں تو فوراً الگ ہو جایئے اور اچھے ماحول کو اپنا لیجئے اور اس کی برکتیں لوٹیے، آیئے رضائے الٰہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے، ایمان کی حفاظت کی کُڑھن بڑھانے، موت کا تصور جمانے، خود کو عذابِ قبر و جہنم سے ڈرانے، گناہوں کی عادت مٹانے، اپنے آپ کو سنتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور جنت الفردوس میں مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کے لیے تبلیغ قران و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور فکر مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر عیسوی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذِمّے دار کو جمع کرواتے رہئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کے لیے ایک مدنی بہار گوش گزار کی جاتی ہے، چنانچہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بدل گیا

شالیمارٹاؤن (مرکزالاولیاء، لاہور) کےایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے:
میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رَسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑخانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خَزاں رَسیدہ شام کے صُبحِ بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی مجھ پر میٹھی نظر پڑ گئی، اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دِلائی۔ بات میرے دل میں اُتر گئی اور میں نے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنتوں بھرے مَدَنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز سبز عمامہ سجا اور میرے جیسا گنہگار سنتوں کے مَدَنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو عزیز و اَقربا دیکھ کر کتراتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے اب عزیز ترین ہو گیا ہوں۔

جب تک بِکا نہ تھا تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر مجھے اَنمول کر دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! صحبت و مجلس کے متعلق یہاں مزید کچھ روایات جمع کی گئی ہیں، بغور سماعت کیجئے:

﴿1﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی برکت سے اس کے پڑوس کے سو گھر والوں کی بَلا دَفْع فرماتا ہے۔ (معجم اوسط، ۳/۱۲۹، حدیث ۴۰۸۰)

﴿2﴾ رضائے الٰہی کے لئے ملاقات کرو کیونکہ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ملاقات کی تو سَتَّر ہزار فرشتے اسے منزل تک پہنچانے ساتھ جاتے ہیں۔

(کشف الخفا، حرف الزای، ۱/۳۸۷، حدیث ۱۴۱۱)

﴿3﴾ جب تم اپنے بھائی میں تین خصلتیں دیکھو تو اس سے اُمید رکھو۔ (وہ تین چیزیں یہ ہیں) حیا، امانت، سچائی اور جب تم اِن (تین چیزوں) کو نہ دیکھو تو اس سے اُمید نہ رکھو۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، رشدین بن کریب، ۴/۶۵، کنزالعمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، الباب الثانی فی آداب الصحبۃ...الخ، ۹/۱۳، حدیث ۲۴۵۰۰)

﴿4﴾ تمہارا مُصاحِب و ساتھی مومن ہی ہو اور تمہارا کھانا مُتَّقی پرہیز گار ہی کھائے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب من یؤمر ان یجالس، ۴/۳۴۱، حدیث ۴۸۳۲)

﴿5﴾ تنہائی بہتر ہے بُرے ساتھی سے اور اچھا ساتھی بہتر ہے تنہائی سے اور اچھی بات بولنا بہتر ہے خاموشی سے اور خاموشی بہتر ہے بُری بات بولنے سے۔ (شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، فصل فی السکوت عما لا یعنیه، ٤/٢٥٦، ٢٥٧، حدیث ٤٩٩٣)

﴿6﴾ تم بُرے ساتھی سے بچو کیونکہ تم اس کے ساتھ پہچانے جاؤ گے۔ (کنزالعمال، کتاب الصحبة، قسم الاقوال، الباب الثالث فی الترهیب عن صحبة السوء، ٩/١٩، حدیث ٢٤٨٣٩)

﴿7﴾ تم بُرے ساتھی سے بچو کیونکہ وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے اس کی مَحبت تمہیں فائدہ نہیں پہنچائے گی اور وہ اپنا عہد تم سے وفا نہیں کریگا۔ (فردوس الاخبار، ١/٢٢٤، حدیث ١٥٧٣)

﴿8﴾ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم علَما کے پاس بیٹھنا اور دانا لوگوں کے کلام کو دھیان سے سننا لازم پکڑو کیونکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانائی وحکمت کے نور سے مُردہ دل کو زندہ کرتا ہے، جیسا کہ مُردہ و بنجر زمین کو بارش کے پانی سے زندہ کرتا ہے۔

(منبهات ابن حجر عسقلانی، باب الثنائی، ص٣)

﴿9﴾ کسی دانا شخص سے مروی ہے کہ تین چیزیں غم و آلام کو دور کر دیتی ہیں:

(1) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر (2) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں کی ملاقات

(3) دانا حضرات کی گفتگو۔

﴿10﴾ حضرت سیدنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْه نے فرمایا: چار چیزیں دل کی تاریکی سے ہیں:

(1) خوب پیٹ بھرا ہونا لاپرواہی کی وجہ سے (2) ظُلم کرنے والوں کی صحبت اختیار کرنا

(3) پچھلے گناہوں کو بھول جانا (4) لمبی لمبی امیدیں

اور چار چیزیں دل کی روشنی سے ہیں:

(1) بھوک کے پیٹ ہونا پرہیزوڈر کی وجہ سے (2) نیکو کاروں کی صحبت اِختیار کرنا

(3) پچھلے گناہوں کو یاد رکھنا (4) چھوٹی امیدیں

(منبہات ابن حجرعسقلانی، باب الرباعی، ص۳۹)

﴿11﴾ ابونُعَیم نے حضرت سیدنا عطاء خُراسانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت کیا کہ جو بندہ زمین کے ٹکڑوں میں سے کسی ٹکڑے پر سجدہ کرتا ہے تو وہ ٹکڑا (حصہ) اُس کے لئے قیامت کے دن گواہی دے گا اور وہ اس پر روتا ہے جس دن وہ (بندہ مومن) مرتا ہے۔(حلیۃ الاولیاء، عطا بن میسرۃ، ۵/۲۲۴، حدیث ۶۹۰۹)

﴿12﴾ اچھے مُصاحِب (پاس بیٹھنے والے) کی مثال مُشک والے جیسی ہے اگر تمہیں اُس سے کچھ نہ ملے تب بھی خوشبو پہنچے گی اور بُرے مصاحب کی مثال بھٹی والے کی طرح ہے اگر تمہیں (اس کی بھٹی کی) سیاہی نہ بھی پہنچے پھر بھی اس کا دھواں تو پہنچے گا۔

(ابوداود، کتاب الادب، باب من یؤمر ان یجالس، ۴/۳۴۰، حدیث ۴۸۲۹)

﴿13﴾ حضرت سیدنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ مُردہ بُرے پڑوسی کی وجہ سے تکلیف اُٹھاتا ہے جس طرح زندہ بُرے پڑوسی کی وجہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، ۶/۳۹۰، حدیث ۹۰۴۲)

﴿14﴾ تین چیزیں تمہارے لئے تمہارے بھائی کی خالص محبت کرنے کا ذریعہ ہیں:

(1)......جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو

(2)......تم اس کے لئے مجلس میں جگہ کُشادہ کرو اور

(3)......تم اُسے اس نام سے بلاؤ جو اسے پیارا ہو۔

(مستدرك حاكم، كتاب معرفة الصحابة، باب ثلاث...الخ، ٤/٥٣٣، حديث ٥٨٧٠)

﴿15﴾ جو لوگ مجلس سے اُٹھ جائیں اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں، تو وہ ایسے اُٹھے جیسے گدھے کی لاش اور وہ (مجلس) ان پر (روزِ قیامت) حسرت (کا باعث) ہوگی۔

(ابوداود، كتاب الادب، باب كراهية ان يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكرالله، ٤/٣٤٧، حديث ٤٨٥٥)

﴿16﴾ کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لئے وہ لوگ جگہ میں وسعت کر دیں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کو راضی کرے۔

(كنزالعمال، كتاب الصحبة، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، ٩/٥٨، حديث ٢٥٣٧٠)

﴿17﴾ کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھے مگر ان کی اجازت سے اور دوسری روایت میں ہے کہ کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے جدائی کرے یعنی ان کے درمیان بیٹھ جائے۔ (ابوداود، كتاب الادب، باب فی الرجل يجلس بين الرجلين بغيراذنهما، ٤/٣٤٤، حديث ٤٨٤٤۔ ٤٨٤٥)

﴿18﴾ جب تم بیٹھو تو اپنے جوتے اُتار لو تمہارے قدم آرام پائیں گے۔ (كنزالعمال،

کتاب الصحبة، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، ۹/۵۹، حدیث ۲۵۳۹۰)

﴿19﴾ جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اُٹھ جائے پھر وہ واپس لوٹ کر آئے (یعنی جب کہ جلد ہی لوٹ آئے) تو اپنی جگہ کا وہی زیادہ مُستحِق وحق دار ہے۔ (ابی داود، کتاب الادب، باب اذا قام الرجل من مجلس ثم رجع، ۴/۳۴۶، حدیث ۴۸۵۳)

﴿20﴾ زیادہ شَرَف والی بیٹھک وہ ہے جو قبلہ رُخ ہے۔

(مستدرك حاكم ، كتاب الادب، باب اشرف المجالس...الخ، ۵/۳۸۳، حدیث ۷۷۷۸)

﴿21﴾ بہترین نیکی ہم نشینوں کی تعظیم کرنا ہے۔

(فردوس الاخبار،ذكرفصول اخر فی عبارات شتی، ۱/۲۰۷، حدیث ۱۴۳۸)

﴿22﴾ بدترین مجلس راستے کے بازار ہیں اور بہترین مجلس مَساجِد ہیں پس اگر تم مسجد میں نہ بیٹھو تو اپنے گھر کو لازم کرو۔ (کنزالعمال، کتاب الصحبة،قسم الاقوال،حق المجالس والجلوس،۹/۶۰، حدیث ۲۵۴۱۱)

﴿23﴾ لوگ کسی ایسی مجلس میں بیٹھتے ہیں جس میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود نہیں پڑھتے تو وہ ان پر حسرت کا باعث ہوگی اگرچہ جنت میں داخل ہو جائیں (درود نہ پڑھنے پر حسرت ہوگی) جس وقت وہ (درود پڑھنے کی) جزا دیکھیں گے۔

(شعب الایمان،باب فی تعظیم النبی واجلاله وتوقیره، ۲/۲۱۵، حدیث ۱۵۷۱)

﴿24﴾ اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر دو شخص آپس میں سَرگوشی نہ کریں کیونکہ یہ بات اس کو رنج پہنچائے گی۔ (ابوداود، کتاب الادب، باب فی التناجی،۴/۳۴۶، حدیث ۴۸۵۱)

﴿25﴾ حضرت سَیِّدُنا جابِر بن سَمُرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے جو آتا وہ آخر میں بیٹھ جاتا۔ (ابو داود، کتاب الادب، باب فی التحلق، ٤/٣٣٩، حدیث ٤٨٢٥)

﴿26﴾ مسلمان کا مسلمان پر (یہ) حق ہے کہ جب اُسے دیکھے تو اس کے لئے سَرک جائے (یعنی مجلس میں آنے والے اسلامی بھائی کے لئے اِدھر اُدھر کچھ سَرک کر جگہ بنادے کہ وہ اس میں بیٹھ جائے) (شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ، فصل فی قیام المرء لصاحبہ، ٦/٤٦٨، حدیث ٨٩٣٣)

﴿27﴾ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے (اس بات سے) مَنْع فرمایا کہ کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھادیا جائے اور اس جگہ میں دوسرا بیٹھ جائے البتہ تم سَرک جایا کرو اور جگہ کشادہ کردیا کرو (یعنی بیٹھنے والوں کو چاہیے کہ آنے والے اسلامی بھائی کے لئے سَرک جائیں اور اسے بھی جگہ دے دیں تاکہ وہ بھی بیٹھ جائے) اور حضرت سَیِّدُنا ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا (اس بات کو) مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور یہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔ (حضرت سیدنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا یہ فعل کمال درجہ کی پرہیزگاری سے تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کا دل تو اٹھنے کو نہیں چاہتا تھا مگر محض ان کی خاطر جگہ چھوڑ دی ہو۔)

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا قیل لکم...الخ، ٤/١٧٩، حدیث ٦٢٧٠)

بیان نمبر : 3

دنیا کی مذمت

شاہِ بَحْر و بر، مالکِ خُلد وکوثر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر درود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (ابو یعلی، ۳/۹۵، حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیّدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار ایک بار بصرہ کے ایک محلے میں ایک زیرِ تعمیر عالیشان محل کے اندر داخل ہوئے، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک حَسین نوجوان مزدوروں، مِستریوں اور کام کرنے والوں کو بڑے اِنہماک کے ساتھ ہر ہر کام کی ہدایت دے رہا ہے۔ حضرت سیّدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے اپنے رفیق حضرت سیِّدنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان سے فرمایا: مُلاحَظہ فرمایئے یہ نوجوان محل کی تعمیر و تزئین (یعنی زیب و زینت) کے معاملے میں کس قدر دِلچسپی رکھتا ہے، مجھے اِس کے حال پر رَحم آ رہا ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالٰی سے دُعا کروں کہ اسے اِس حال سے نَجات دے،

کیا عجب کہ یہ جوانانِ جنت سے ہو جائے۔ یہ فرما کر حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار، حضرت سیِّدنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان کے ساتھ اُس کے پاس تشریف لے گئے، سلام کیا۔ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نہ پہچانا۔ جب تعارُف ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خوب عزت وتوقیر کی اور تشریف آوری کا مقصد دریافت کیا۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے (اُس نوجوان پر اِنفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) فرمایا: آپ اِس عالیشان مکان پر کتنی رقم خرچ کرنے کا اِرادہ رکھتے ہیں؟ نوجوان نے عرض کی: ایک لاکھ دِرہم۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: اگر یہ رقم آپ مجھے دے دیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسے عالیشان محل کی ضمانت لیتا ہوں، جو اِس سے زیادہ خوبصورت اور پائیدار ہے۔ اُس کی مٹی مُشک وزعفران کی ہوگی، وہ کبھی مُنْہدِم نہ ہوگا اور صرف محل ہی نہیں بلکہ اُس کے ساتھ خادم، خادمائیں اور سرخ یاقوت کے قُبّے، نہایت شاندار اور حسین خیمے وغیرہ بھی ہوں گے اور اُس محل کو مِعْماروں نے نہیں بنایا بلکہ وہ صرف اللّٰہ تعالٰی کے کُنْ (یعنی ہوجا) کہنے سے بنا ہے۔ نوجوان نے جواباً عرض کی: مجھے اِس بارے میں ایک شب غور کرنے کی مُہلت عِنایت فرمایئے۔ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: بہت بہتر۔

اِس مُکالَمے کے بعد یہ حضرات وہاں سے چلے آئے، حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کو رات میں بار بار اُس نوجوان کا خیال آتا رہا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ اُس کے حق میں دُعائے خیر فرماتے رہے۔ صبح کے وقت پھر اُس جانب تشریف لے گئے تو نوجوان کو اپنے دروازے پر مُنتَظِر پایا۔ نوجوان نے بڑے پُرتپاک طریقے سے اِستِقبال کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کی: کیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کل کی بات یاد ہے؟ حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! تو نوجوان ایک لاکھ دَراہِم کی تھیلیاں حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کے حوالے کرتے ہوئے عرض گُزار ہوا کہ یہ رہی میری پونجی اور یہ حاضر ہیں قلم دوات اور کاغذ۔

حضرت سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے کاغذ اور قلم ہاتھ میں لے کر اِس مضمون کا بَیع نامہ تحریر فرمایا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم یہ تحریر اِس غَرَض کے لئے ہے کہ مالک بن دِینار فلاں بن فلاں کے لیے اِس کے دنیوی مکان کے عوض اللّٰہ تعالٰی سے ایک ایسے ہی شاندار محل دِلانے کا ضامِن ہے اور اگر اِس محل میں مزید کچھ اور بھی ہو تو اللّٰہ تعالٰی کا فَضْل ہے۔ اِس ایک لاکھ دِرہم کے بدلے، میں نے ایک جنتی محل کا سودا فُلاں بن فُلاں کے لیے کرلیا ہے جو اِس کے دُنیوی مکان سے زیادہ وسیع اور شاندار ہے اور وہ جنتی محل قُربِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے سائے میں ہے۔

حضرت سَیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے یہ تحریر لکھ کر بَیع نامہ نوجوان کے حوالے کر کے ایک لاکھ دَراہِم شام سے پہلے پہلے فُقَراو مَساکین میں تقسیم فرما دیئے۔ اِس عظیم عہد نامے کو لکھے ہوئے ابھی 40 روز بھی نہ گزرے تھے کہ نمازِ فجر کے بعد مسجد سے نکلتے ہوئے حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی نگاہ محرابِ مسجد پر

پڑی، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس نوجوان کے لئے لکھا ہوا وہی کاغذ وہاں رکھا ہے اور اُس کی پُشت پر بغیر سیاہی (Ink) کے یہ تحریر چمک رہی تھی: اَللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْم کی جانب سے مالک بن دینار کے لئے پروانہ براءت ہے کہ تم نے جس محل کے لیے ہمارے نام سے ضمانت لی تھی وہ ہم نے اُس نوجوان کو عطا فرما دیا بلکہ اِس سے 70 گُنا زیادہ نوازا۔

حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اِس تحریر کو لے کر باعُجْلت (یعنی جلدی سے) نوجوان کے مکان پر تشریف لے گئے، وہاں سے آہ وفُغاں کا شور بلند ہو رہا تھا، پوچھنے پر بتایا گیا کہ وہ نوجوان کل فوت ہو گیا ہے، غَسّال نے بیان دیا کہ اُس نوجوان نے مجھے اپنے پاس بلایا اور وصیت کی کہ میری میّت کو تم غسل دینا اور ایک کاغذ مجھے کفن کے اندر رکھنے کی وصیت کی۔ چنانچہ حسب وصیت اُس کی تدفین کی گئی۔ حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے محرابِ مسجد سے ملا ہوا کاغذ غَسّال کو دکھایا تو وہ بے اختیار پکار اُٹھا: وَاللّٰہِ الْعَظِیْم یہ تو وہی کاغذ ہے جو میں نے کفن میں رکھا تھا۔ یہ ماجرا دیکھ کر ایک شخص نے حضرت سیّدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار کی خدمت میں دو لاکھ درہم کے عوض ضمانت نامہ لکھنے کی اِلتجا کی تو فرمایا: جو ہونا تھا وہ ہو چکا، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ حضرت سیّدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اُس مرحوم نوجوان کو یاد کر کے اَشک باری فرماتے رہے۔ (روض الریاحین، ص۵۸)

جس کو خدائے پاک نے دی خوش نصیب ہے
کتنی عظیم چیز ہے دولت یقین کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شانِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار حضرت سیّدُنا حَسَن بَصری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی کے ہم عَصر تھے۔ آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ پروردگار جَلَّ جَلالُہٗ نے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیہ کو کتنا اِختیار عطا فرمایا کہ آپ نے دُنیوی مکان کے عوض جنتی محل کا سودا فرمالیا۔ واقعی اللہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ولیوں کی بہت بڑی شان ہوتی ہے۔ شانِ اولیاء سمجھنے کے لیے یہ حدیث پاک مُلاحظہ فرمایئے: چنانچہ سیّدُالْانبیاوالمرسلین، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: تھوڑا سا رِیا بھی شرک ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی سے دشمنی کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لڑائی کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی نیکوں، پرہیز گاروں، چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے کہ غائب ہوں تو ڈھونڈے نہ جائیں، حاضر ہوں تو بُلائے نہ جائیں اور اُن کو نزدیک نہ کیا جائے، اُن کے دِل ہدایت کے چراغ ہوں، ہر تاریک گرد آلود سے نکلیں۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب الریاء والسمعۃ، الفصل الثالث، ۲/۲٦۹، حدیث ۵۳۲۸)

ہر نیک بندے کا اِحترام کیجئے

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں مقبولیت کا معیار شُہرت وناموری ہرگز نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تو مُخلص بندے ہی مقبول ہوتے ہیں اور یہ بھی ضَروری نہیں کہ ہر ولی کی ولایت کا شُہرہ اور دُھوم دھام ہو۔ یہ حضرات مُعاشَرے

کے ہر طبقے میں ہوتے ہیں۔ کبھی مزدور کے بھیس میں، کبھی سبزی اور پھل فروش کی صورت میں، کبھی تاجر یا ملازِم کی شکل میں، کبھی چوکیدار یا معمار کے روپ میں بڑے بڑے اولیا ہوتے ہیں، ہر کوئی ان کی شناخت نہیں کر سکتا، لہٰذا ہمیں کسی بھی مسلمان کو حقیر نہیں جاننا چاہیے۔ بلکہ بعض اولیائے کرام باقاعدہ اللہ والے روحانی حاکم ہوتے ہیں جو''روحانی نظام'' سے مَربُوط (یعنی جُڑے ہوئے) ہوتے ہیں۔ ان اللہ والوں کی نظر میں دنیا کی رنگینیاں ہیچ ہوا کرتی ہیں، یہ نُفوسِ قُدسِیّہ دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دیتے ہیں۔ حتی کہ ان کے نزدیک دنیا کی کوئی وَقعت ہی نہیں کیونکہ انہیں دنیا کی بے ثباتی اچھی طرح معلوم ہوا کرتی ہے اور مَذَمَّتِ دنیا کی احادیث مبارکہ اِن کے پیشِ نظر رہا کرتی تھیں۔ اِس ضِمن میں دُنیا کی مَذَمَّت پر مشتمل چند اَحادِیثِ مبارکہ سماعت فرمائیے: چنانچہ

﴿1﴾ آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت

حضرت سیِّدنا مُستَوْرِد بن شَدَّاد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آخرت کے مقابلے میں دُنیا اتنی سی ہے جیسے کوئی اپنی اس اُنگلی کو سمندر میں ڈالے تو وہ دیکھے کہ اس اُنگلی پر کتنا پانی آیا۔ (مسلم، کتاب الجنۃ و صفۃ نعیمھا واھلھا، باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیامۃ، ص١٥٢٩، حدیث٢٨٥٨)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یہ بھی فقط سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ فانی اور مُتَناہی (یعنی انتہا کو پہنچنے والے) کو باقی غیر

فانی غیرِ مُتناہی سے (اتنی) وجہ نسبت بھی نہیں جو بھیگی اُنگلی کی تَری کو سُمندر سے ہے۔ خیال رہے کہ دنیا وہ ہے جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے غافل کردے، عاقل عارف کی دنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اُس کی دُنیا بہت ہی عظیم ہے، غافل کی نماز بھی دُنیا ہے جو وہ نام ونمود کے لئے ادا کرتا ہے، عاقل کا کھانا، پینا، سونا، جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دین ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے، مسلمان اِس لیے کھائے پیئے سوئے جاگے کہ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں ہیں۔ حَیَاۃُ الدُّنیا اور چیز ہے، حَیَاۃٌ فِی الدُّنیا اور حَیَاۃٌ لِلدُّنیا کچھ اور، یعنی دنیا کی زندگی، دنیا میں زندگی، دنیا کے لئے زندگی۔ جو زندگی دنیا میں ہو مگر آخرت کے لئے ہو دنیا کے لئے نہ ہو، وہ مبارک ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:

آب دَر کشتی هلاكِ کِشتی اَست

آب اَندر زَیرِ کِشتی پشتی است

یعنی کشتی دریا میں رہے تو نجات ہے اور اگر دریا کشتی میں آجاوے تو ہلاک ہے۔

(مراۃ المناجیح، نرمی دل کی باتیں، ۳/۷)

حضرت سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھیڑ کے مُردہ بچے کے پاس سے گزرے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ یہ اُسے ایک دِرہم کے عوض ملے؟ انھوں نے عرض کی: ہم نہیں چاہتے کہ یہ ہمیں کسی بھی چیز کے عوض (بدلے) ملے۔ تو ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی

قسم! دنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، الفصل الاول، ۲/۲۴۲، حدیث ۵۱۵۷)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یعنی بکری کا مُردار بچہ کوئی چار آنے میں بھی نہیں خریدتا کہ اس کی کھال بیکار اور گوشت وغیرہ حرام ہے، اِسے کون خریدے! صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ دنیا دار کو تمام جہان کے مرشد ہدایت نہیں دے سکتے، تارک الدنیا دین دار کو سارے شیاطین مل کر گمراہ نہیں کر سکتے، دنیا دار دینی کام بھی کرتا ہے تو دنیا کے لئے اور دین دار دنیاوی کام بھی کرتا ہے تو دین کے لئے۔ (مراۃ المناجیح، نرمی دل کی باتیں، ۷/۳)

﴿3﴾ دنیا مچھر کے پَر سے بھی ذلیل ہے

حضرت سیِّدنا سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دُنیا کی حیثیت مچھر کے پَر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس دُنیا سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی پینے کو نہ دیتا۔

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللّٰہ، ۴/۱۴۳، حدیث ۲۳۲۷)

﴿4﴾ دُنیا مَلعُون ہے

حضرت سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ہوشیار رہو دُنیا لعنتی چیز ہے

اور جو دنیا میں ہے وہ بھی لعنتی ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذِکْر کے اور اُس کے جو ربّ عَزَّوَجَلَّ کے قریب کردے اور عالِم کے اور طالبِ عِلْم کے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، الفصل الاول، ۲/۲۴۵، حدیث ۵۱۷۶)

﴿5﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو دُنیا سے پرہیز کراتا ہے

حضرت سیّدنا محمود بن لَبِید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ طَیبہ کے شَمْسُ الضُّحٰی، کعبے کے بَدرُ الدُّجٰی مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو دُنیا سے اس طرح پرہیز کراتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کو کھانے اور پینے کی چیزوں سے پرہیز کراتے ہو۔

(شعب الایمان، باب فی الزھد و قصر الامل، ۷/۳۲۱، حدیث ۱۰۴۵۰)

﴿6﴾ درہم کا بندہ لعنتی ہے

حضرت سیّدنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: لعنتی ہے درہم و دِینار کا بندہ۔ (ترمذی، کتاب الزھد، ۴/۱۶۶، حدیث ۲۳۸۲)

﴿7﴾ حُبِّ مال وجاہ کی تباہ کاری

حضرت سیّدنا کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں

بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور عزت کی لالچ انسان کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے۔

(ترمذی، کتاب الزھد، ۴/ ۱۶۶، حدیث ۲۳۸۳)

﴿8﴾ دُنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے

حضرت سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا کہ سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔(مسلم، کتاب الزھد والرقاق، ص۱۵۸۲، حدیث ۲۹۵۶)

﴿9﴾ فُضول تعمیر میں بھلائی نہیں

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: شاہِ عرب، محبوبِ ربّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سارے خرچ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں ہیں سوائے عمارات کی تعمیر کے کہ اِن میں بھلائی نہیں۔(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/ ۲۱۸، حدیث ۲۴۹۰)

﴿10﴾ غیر ضَروری تعمیرات کی حوصلہ شکنی

حضرت سیِّدُنا خَبَّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ ذِیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: مسلمان کو ہر خرچ کے عوض اَجر دیا جاتا ہے سوائے اِس مٹی کے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، الفصل الثانی، ۲/ ۲۴۶، حدیث ۵۱۸۲)

مُفسّرِ شہیر، حکیم الامّت، حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنَّان اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: (اچھی نیت کے ساتھ شریعت کے مطابق) کھانے پینے، لباس وغیرہ پر خرچ کرنے میں ثواب ملتا ہے کہ یہ چیزیں عبادات کا ذریعہ ہیں مگر بلاضرورت مکانات بنانے میں کوئی ثواب نہیں، لہٰذا عمارات سازی کا شوق نہ کرو کہ اِس میں وقت اور مال دونوں کی بربادی ہے۔ خیال رہے! یہاں دُنیوی عمارتیں وہ بھی بلاضرورت بنانا مراد ہیں، مسجد، مدرَسہ، خانقاہ، مسافر خانے بنانا تو عبادت ہے کہ یہ تو صدقاتِ جاریہ ہیں۔ یوں ہی (اچھی نیت کے ساتھ) بقدرِ ضَرورت مکان بنانا بھی ثواب ہے کہ اِس میں سکون سے رہ کر اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عقل مند کو چاہیے کہ وہ اپنی گزشتہ زندگی کا جائزہ لے، اپنے گناہوں پر نادِم ہو کر ان سے سچی توبہ کرے، زیادہ دیر زندہ رہنے کی اُمید کے دھوکے میں نہ پڑے بلکہ قبر و آخرت کی تیاری کے لیے فوراً نیک اعمال میں لگ جائے، دولت و مال اور اہل و عیال کی مَحبت میں نہ نیکیاں چھوڑے نہ گناہوں میں پڑے کہ ان سب کا ساتھ تو دم بھر کا ہے اور نیکیاں قبر و آخرت بلکہ دنیا میں بھی کام آئیں گی۔

امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے سب سے آخری خُطبہ جو ارشاد فرمایا اس میں یہ بھی ہے: اللّٰہ تعالیٰ نے تمہیں دنیا مَحض اس لئے عطا فرمائی ہے کہ تم اس کے ذرِیعے آخرت کی تیاری کرو اور اس لئے عطا نہیں کی کہ تم اسی کے ہو کر رہ جاؤ، بیشک دنیا مَحض فانی اور آخرت باقی ہے۔ تمہیں فانی (دنیا) کہیں بہکا کر باقی (آخرت)

سے غافل نہ کر دے، فنا ہو جانے والی دنیا کو باقی رہنے والی آخرت پر ترجیح نہ دو کیونکہ دنیا مُنقطع ہونے والی ہے۔

ہے یہ دنیا بے وفا آخر فنا نہ رہا اس میں گدا نہ بادشہ

عبرت ناک واقعہ

مَدینۃُ الاولیاء (ملتان) کا ایک نوجوان دَھن کمانے کی دُھن میں اپنے وطن، شہر، خاندان وغیرہ سے دُور کسی دوسرے مُلک میں جا بسا۔ خوب مال کماتا اور گھر والوں کو بھجواتا، اِس کے اور گھر والوں کے باہم مشورے سے عالیشان مکان (کوٹھی) بنانے کا طے پایا۔ یہ نوجوان سالہا سال تک رقم بھیجتا رہا، گھر والے مکان بنواتے اور اُس کو سجاتے رہے یہاں تک کہ اِس کی تکمیل ہوئی۔ یہ شخص جب وطن واپس آیا تو اُس عالیشان مکان (کوٹھی) میں رہائش کے لئے تیاریاں عُروج پر تھیں مگر آہ! مقدر کہ اُس مکان میں منتقل ہونے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل ہی اُس کا انتقال ہو گیا اور وہ اپنے عالیشان مکان کے بجائے قَبْر میں منتقل ہو گیا۔

جب اس بزم سے اُٹھ گئے دوست اکثر اور اُٹھتے چلے جا رہے ہیں برابر
یہ ہر وقت پیشِ نظر جب ہے منظر یہاں پر ترا دل بہلتا ہے کیونکر
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ مکاں اب ہیں سُونے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کب تک اِس دُنیا میں غفلت کے ساتھ زندگی گزارتے رہیں گے۔ یاد رکھئے! اس دنیا کو اچانک چھوڑ کر رخصت ہونا پڑے گا۔ لہلہاتے باغات، عمدہ عمدہ مکانات، اونچے اونچے مَحَلّات، مال و دولت و ہیرے جواہرات، سونے چاندی کے زیورات اور منصب و شہرت و دُنیوی تعلقات ہرگز کام نہ آئیں گے، لہٰذا سمجھدار وہی ہے جو حسبِ ضَرورت کَسبِ حلال اور دنیوی ضروریات کو پورا کرنے کی خاطر بھاگ دوڑ کرنے کیساتھ ساتھ قبْر و آخرت سنوارنے کے لیے بھی غور و فکر کرتا ہے۔

60 سال کی عبادت سے بہتر

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلْب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر کے لیے غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، حرف الفاء، ص ۳۶۵، حدیث ۵۸۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی خوب غور و تفکّر کرنا چاہئے کہ ہم اِس دنیا میں کیوں بھیجے گئے؟ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے؟ اب تک ہم نے اپنی زندگی کس طرح گزاری؟ آہ! نَزْع و قَبْر و حشْر اور میزان و پُلِ صراط پر ہمارا کیا بنے گا؟ ہمارے وہ عزیز و اقارِب جو ہم سے پہلے دنیا سے رخصت ہو گئے قبر میں نہ جانے اُن کے ساتھ کیا ہو رہا ہو گا؟

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح غور و فکر کرنے سے لذائذِ دنیا سے چھٹکارا، لمبی امید سے نَجات اور موت کی یاد کی بَرَکت سے نیکیوں کی رغبت کے ساتھ ساتھ اجرِ کثیر بھی حاصل ہوگا۔ ایسی مدنی سوچ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی نہایت ہی اچھا اِقدام ثابت ہوگا کیونکہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ قبر و حشر کی تیاری کا ذہن دیا جاتا ہے، نیز دنیاوی و اُخروی مُعاملات کو بخوبی انجام دینے کی سوجھ بوجھ پیدا ہوتی ہے۔ مدنی ماحول کی انہی برکتوں سے ہزاروں بلکہ لاکھوں لوگوں کی زندگیاں سنور گئیں ہیں اور اِن خوش بخت مؤمنین کی حُسنِ عاقِبت کا بسا اوقات اظہار بھی ہوا ہے، جسے دیکھ کر ہر سَلِیْمُ الْفِطْرت شخص اس بات کا خواہاں ہو گیا کہ کاش ایسا ہی ایمان افروز مُعاملہ میرے ساتھ بھی ہو جائے۔ چنانچہ

70 دن پرانی لاش

۵ رَمضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ بمطابق 2005-10-08 بروز ہفتہ پاکستان کے مشرقی حصے میں خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد فوت ہوئے، اِنہیں میں مظفر آباد (کشمیر) کے علاقہ میراتسولیاں کی مقیم 19 سالہ نسرین عطاریہ بنت غلام مرسلین جو کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں، فوت ہو گئیں۔ مرحومہ کے والد اور دیگر گھر والوں نے ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۶ھ بمطابق 2005-12-10 شبِ پیر رات تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قبر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مشامِ دماغ مُعطَّر ہو گئے۔ شہادت کو 70 ایام گزر جانے کے باوجود نسرین عطاریہ کا کفن سلامت

اور بدن بالکل تر وتازہ تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں، آیئے دنیا کی محبت سے پیچھا چھڑانے، آخرت بہتر بنانے، سنتوں پر عمل کرنے، نیکیوں کا ثواب کمانے کا جذبہ پانے کے لیے تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے اور استقامت پانے کے لیے کم از کم 12 ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کی نیت کر لیجئے۔ مزید اپنے مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لیے اسی ماہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے 3 دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سفر اختیار فرما لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیک لوگوں کی صحبت کی برکت سے ایمان کی حفاظت، نیک نمازی بننے اور سنتوں بھری زندگی گزارنے کا جذبہ بیدار ہوگا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے، خاتمہ بالخیر کرے اور میٹھے میٹھے محبوب کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایصال ثواب کی ترغیب کے بیانات

بیان نمبر: 1

تقسیمِ رَسائل کی ترغیب

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ ''کربلا کا خونیں منظر'' میں درودِ پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ''القول البدیع'' سے نقل فرماتے ہیں:

خوفناک بلا

ایک شخص نے خواب میں خوفناک بَلا دیکھی، گھبرا کر پوچھا: تُو کون ہے؟ بَلا نے جواب دیا: میں تیرے بُرے اَعمال ہوں، پوچھا: تجھ سے نَجات کی کیا صورت ہے؟ جواب ملا: دُرُود شریف کی کثرت۔ (القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ و السلام علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم، ص ۲۵۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا سَعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جو قبیلہ خزرج کے سردار تھے، سرورِ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میری ماں انتقال کر گئی ہیں (لہٰذا میں ان کی

طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں) کونسا صدقہ افضل رہے گا؟ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''پانی'' تو حضرت سَعد بن عُبادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ یہ اُمِّ سَعْد کے لیے ہے۔

(ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/۱۸۰، حدیث ۱۶۸۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندوں کا مُردوں کے ایصالِ ثواب کے لیے اَعمالِ صالِحہ اور راہ خدا میں خرچ کرنا مُسْتَحَب و مَسْنُون ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے زیادہ سے زیادہ کارِ خیر میں حصہ لیا کریں کیونکہ ایصالِ ثواب کا مرحوم کو شدت سے انتظار رہتا ہے چنانچہ

ایصالِ ثواب کا انتظار

سرکارِ نامدار، رسولوں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُشکبار ہے: قَبْر میں مُردے کا حال ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اُسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَا فِیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قَبْر والوں کو ان کے زندہ مُتَعلّقین کی طرف سے ہدیہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کے لیے دعائے مغفرت کرنا ہے۔

(شعب الایمان، باب فی برالوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین...الخ، ۶/۲۰۳، حدیث ۷۹۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایصالِ ثواب کے بہت سارے طریقے ہیں مثلاً کھانا کھلانا، قرآن خوانی کروانا، نعت خوانی کروانا، اجتماعِ ذکر و نعت کا اہتمام کرنا، مساجد و مدارِس

کی تعمیرات میں حصہ لینا اور مکتبۃ المدینہ کے مَدَنی رسائل تقسیم کرنا وغیرہ لہٰذا جس میں آپ آسانی اور سہولت پائیں ایصالِ ثواب کے لیے اس صورت کو اپنایئے لیکن ساتھ ساتھ مدنی رسائل ضَرور تقسیم کیجئے کہ یہ علمِ دین اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا آسان اور مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان رسائل کو پڑھ یا سن کر نجانے کتنوں کی تقدیریں بدل گئیں اور وہ اپنی گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر صلوٰۃ وسنت کی راہ پر آگئے۔ آیئے اس ضِمن میں ایک مدنی بہار سنئے: چنانچہ

مَدَنی رسالے کی برکت

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں گناہوں کی تاریکیوں میں گم تھا۔ غفلت کے اندھیروں نے مجھے دین سے عملاً اِس قدر دُور کر رکھا تھا کہ نماز، روزے کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ ایک روز جب حسبِ معمول میرے قاری صاحب گھر میں مجھے قرآنِ پاک پڑھانے کے لیے آئے تو اُس وقت میں T.V پر ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھا، میں نے کہا: قاری صاحب! آپ تشریف رکھئے میں ڈرامہ دیکھ کر ابھی آرہا ہوں بس تھوڑا ہی رہ گیا ہے۔ قاری صاحب کا حوصلہ بھی کمال کا تھا، ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے نہایت ہی شفقت سے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے اُنہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' پڑھ کر سنایا۔ رسالہ سن کر بے اختیار ندامت وشرمندگی مجھ پر غالب آئی اور میں خوفِ خدا سے سرتاپا لرز اُٹھا! قاری صاحب کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے میں نے جب اپنی گزشتہ زندگی کا اِحتساب کیا تو میرا دل رونے لگا کہ آہ! صد ہزار

آہ! میں نے زندگی کا اتنا بڑا حصہ فُضولیات ولَغویات میں صَرف کر دیا اور مجھے اِس کا احساس تک نہ ہوا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے صِدْقِ دل سے توبہ کی اور عزمِ مُصَمَّم کر لیا کہ آئندہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے بچتا رہوں گا، نماز کی پابندی کرتے ہوئے سنّتوں بھری زندگی گزارنے کی کوشش کرتا رہوں گا اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ورسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور وعدہ خلافی وغیرہ وغیرہ سے بچتا رہوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول نے میری کایا پلٹ دی اور مجھ سا بگڑا ہوا انسان بھی سُدھرنے پر کمربستہ ہوگیا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں مدنی ماحول میں استِقامت عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(فیضانِ سنت، باب نیکی کی دعوت، جلد۲، ص۴۶۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار میں انفرادی کوشش اور دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''ٹی وی کی تباہ کاریاں'' پڑھ کر سنانے کی بَرَکت کا بیان ہے کہ جب قاری صاحب نے اپنے شاگرد کو مذکورہ رِسالہ پڑھ کر سنایا تو اُن کو توبہ کی سعادت نصیب ہوئی، وہ نمازی بنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ مدنی رسائل سننا، سنانا بے حد مفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں روزانہ کم از کم ایک مَدَنی رسالہ پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور جو صاحب

حیثیت ہوتے ہیں وہ تقسیم بھی کرتے ہیں آپ بھی موقع بہ موقع ان مدنی رسائل کو پڑھنے، سننے یا سنانے کی ترکیب کیجئے نیز اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کے لیے مختلف اوقات میں حسب توفیق اُنہیں بانٹئے بھی۔

بانٹ کر مَدَنی رسائل دین کو پھیلایئے
کرکے راضی حق کو حقدار جِناں بن جایئے

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رسائل تقسیم کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کچھ یوں فرماتے ہیں: جن جن اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک مَدَنی بیگ خرید لیں اور اُس میں حسب توفیق مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل اور بیانات کی سی ڈیز وغیرہ رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سہی صرف حسب موقع وہ مدنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل وغیرہ دوسروں کو تحفۃً پیش کیے جائیں۔ موقع کی مناسبت سے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض کو صِرف پڑھنے کے لیے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹا دیں تو دوسرا رسالہ پیش کریں اِسی طرح سی ڈیز اور بڑی کتابوں کی بھی ترکیب کی جاسکتی ہے۔ یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتے ہیں اور اِس عمل پر ملنے والی بے حساب نیکیوں کو اپنے مرحوم عزیزوں کو ایصالِ ثواب بھی کر سکتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ خاص اپنی جیب سے ہو اس کے لیے چندہ نہ کیا جائے۔

بانٹئے مَدَنی رسائل مَدَنی بیگ اپنایئے اور حق دار ثوابِ آخرت بن جایئے

تقسیم رسائل کے لیے رسید

میں نے ____________ بن ____________ کو مکتبۃ المدینہ

کی کتابوں اور رسائل کا تقسیم کرنے کے لیے مجھے دینے یا تقسیم کرنے کا وکیل مطلق کیا، یعنی ایسا بااختیار نائب بناتا ہوں کہ مذکورہ تمام کام وہ خود سر انجام دیں یا کسی اور کو اسی طرح کا ''بااختیار'' کر کے سونپ دیں۔ اگر میرے آرڈر کی کتابیں اور رسائل کسی حادثے کے سبب نہ مل سکے یا کسی وجہ سے خریداری کے لیے جاتے ہوئے رقم چھن جانے کی صورت میں کتابیں یا رسائل خریدا ہی نہ جا سکا تو مجھے اطلاع دی جائے اور آئندہ کے معاملات میری اجازت سے طے کیے جائیں۔ آپ کے ہاتھ میں میری رقم امانت ہے۔ اگر بلا کسی غلط استعمال کے آپ سے رقم یا کتابیں و رسائل ضائع ہو گیا تو اس کا تاوان آپ کے ذمہ نہ ہو گا اور میں مطالبہ نہ کروں گا۔

آرڈر بک کروانے والے کا نام مع ولدیت: ____________________

ایسا پتا جس پر رابطہ آسان ہو: ____________________

____

فون نمبر: ____________ دستخط: ____________

بیان نمبر : 2

مسجد، مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ کی تعمیر

دُرُود شریف کی فضیلت

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ ''احترام مسلم'' میں درودِ پاک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سرکار مدینہ، قرارِ قلب سینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّب نشان ہے: ''قیامت کے روز لوگوں میں میرے نزدیک تر وہ ہوگا جس نے مجھ پر زیادہ درود پاک پڑھے ہوں گے۔'' (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ تعالی علیہ وسلم، ۲/۲۷، حدیث ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیت المقدس کی تعمیر

ملک شام میں جس جگہ حضرت موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خیمہ گاڑا گیا تھا ٹھیک اُسی جگہ حضرت داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بیت المقدس (مسجد اقصیٰ) کی بنیاد رکھی۔ مگر عمارت پوری ہونے سے قبل ہی حضرت داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کا وقت آن پہنچا اور آپ نے اپنے فرزند حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس عمارت کی تکمیل کی وصیت فرمائی۔ چنانچہ حضرت سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جنّوں کی ایک جماعت کو اس کام پر لگایا اور عمارت کی تعمیر ہوتی

رہی۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات کا وقت بھی قریب آ گیا اور عمارت مکمل نہ ہو سکی تو آپ نے یہ دعا مانگی کہ الٰہی! میری موت جنّوں کی جماعت پر ظاہر نہ ہوتا کہ وہ برابر عمارت کی تکمیل میں مصروفِ عمل رہیں اور ان سبھوں کو جو علمِ غیب کا دعویٰ ہے وہ بھی باطل ٹھہر جائے۔ یہ دعا مانگ کر آپ محراب میں داخل ہو گئے اور اپنی عادت کے مطابق اپنی لاٹھی ٹیک کر عبادت میں کھڑے ہو گئے اور اِسی حالت میں آپ کی وفات ہو گئی مگر جنّ مزدور یہ سمجھ کر کہ آپ زندہ کھڑے ہوئے ہیں برابر کام میں مصروف رہے اور عرصۂ دراز تک آپ کا اسی حالت میں رہنا جنوں کے گروہ کے لئے کچھ باعثِ حیرت اس لئے نہیں ہوا کہ وہ بارہا دیکھ چکے تھے کہ آپ ایک ایک ماہ بلکہ کبھی کبھی دو دو ماہ برابر عبادت میں کھڑے رہا کرتے ہیں۔ غرض ایک سال تک وفات کے بعد آپ اپنی لاٹھی کے سہارے کھڑے رہے یہاں تک کہ بحکمِ الٰہی دیمکوں نے آپ کے عصا کو کھالیا اور عصا کے گر جانے سے آپ کا جسم مبارک زمین پر آ گیا۔ اس وقت جنوں کی جماعت اور تمام انسانوں کو پتا چلا کہ آپ کی وفات ہو گئی ہے۔

(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۱۹۰)

حضرت علامہ عبد المصطفےٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ''اس قرآنی واقعہ سے یہ ہدایت ملتی ہے کہ حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے مقدس بدن وفات کے بعد سڑتے گلتے نہیں ہیں۔'' نیز یہ بھی پتا چلا کہ جنّوں کو علمِ غیب نہیں ہوتا مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ مسجد بنوانا انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کا طریقہ ہے کیونکہ

بیت المقدس کی بنیاد حضرت سیدنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے رکھی اور اس کی تکمیل حضرت سیدنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے جنّوں سے کروائی۔ اسی طرح مسجد الحرام کی تعمیر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے کی اور مسجد نبوی شریف کی تعمیر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمائی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلاشبہ مسجد بنانا، اُنہیں آباد اور اُن سے الفت و محبت رکھنا بہت بڑی سعادت ہے اور یہ نصیب والوں ہی کا حصہ ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ آیئے مسجد کے فضائل پر مبنی آٹھ فرامینِ مصطفٰے ملاحظہ فرمایئے:

مسجدیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر ہیں

﴿1﴾ بے شک مسجدیں زمین میں اللہ تعالٰی کے گھر ہیں اور اللہ تعالٰی پر حق ہے کہ وہ (اپنے گھر کی) زیارت کرنے والے کا اکرام (عزت) کرے۔

(معجم کبیر طبرانی، ۱۰/ ۱۶۱، حدیث ۱۰۳۲٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے

﴿2﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔

(معجم اوسط طبرانی، من اسمہ ابراھیم، ۲/ ۵۸، حدیث ۲۵۰۲)

جنت میں گھر

﴿3﴾ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خوشنودی چاہتے ہوئے مسجد بنائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے

لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

(بخاری، کتاب الصلوۃ، باب من بنی مسجدا،١/١٧١، حدیث ٤٥٠)

﴿4﴾ جو ریاکاری اور لوگوں کو سنانے کا ارادہ کئے بغیر مسجد بنائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (طبرانی اوسط، ٥/١٨٤، حدیث ٧٠٠٥)

موتی اور یاقُوت کا جنتی محل

﴿5﴾ جو حلال مال سے مسجد بنائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنت میں موتی اور یاقُوت کا محل بنائے گا۔(طبرانی اوسط، ٤/١٧،حدیث ٥٠٥٩)

﴿6﴾ جو مسجد بنوائے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔(ترمذی،ابواب الصلوۃ ،باب ماجاء فی فضل بنیان المسجد،١/٣٤٣،حدیث٣١٩)

نظرِ رحمت

﴿7﴾ جب کوئی بندہ ذِکر یا نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔(ابن ماجہ،کتاب المساجد و الجماعات،باب لزوم المساجد وانتظار الصلاۃ، ١/٤٣٨، حدیث ٨٠٠)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب بندے

﴿8﴾ جو مسجد سے اُلفت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے محبت رکھتا ہے۔

(معجم اوسط طبرانی، من اسمہ محمد،٤/٤٠٠،حدیث ٦٣٨٣)

حضرتِ علامہ عبدالرؤف مَناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

مسجد سے اُلفت اس طرح ہے کہ رضائے الٰہی کے لیے اس میں اعتکاف، نماز، ذکر اللّٰہ اور شرعی مسائل سیکھنے سکھانے کے لیے بیٹھے رہنے کی عادت بنانا ہے اور اللّٰہ تعالیٰ کا اس بندے سے محبت کرنا اس طرح ہے کہ اللّٰہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرماتا اور اس کو اپنی حفاظت میں داخل فرماتا ہے۔

(فیض القدیر، حرف المیم، ٦/١١٢، تحت الحدیث ٨٥٢٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ثوابِ جاریہ کے کام

حضرت سیدنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ بے شک مومن کے مرنے کے بعد بھی اس کے اعمال اور نیکیوں میں سے جو کچھ اس تک پہنچتا رہتا ہے، ان میں سے ایک تو وہ علم ہے جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا، وہ نیک اولاد ہے جسے اس نے چھوڑا یا وہ مُصْحَف جسے ترکہ میں چھوڑا یا مسجد بنوائی یا نہر جاری کر دی یا اپنی صحت اور حیات میں اپنے مال سے ایسا صدقہ دیا جس کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے۔

(ابن ماجه، کتا ب السنة، باب ثواب معلم الناس الخیر، ١/١٥٧، حدیث ٢٤٢)

مذکورہ حدیث پاک کے مطابق مسجد بنانا بھی ثواب جاریہ کے کاموں میں سے ہے یعنی ایسے نیک کام کہ جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہے لہٰذا اگر کوئی مسجد بنوائے

یا اس کی تعمیر میں حصہ ملائے تو یہ اعلیٰ درجہ کا نیک کام ہے جس کا ثواب ہمیشہ پاتا رہے گا اسی طرح تعلیم علم دین کے لیے مدرسۃ المدینہ اور جامعۃ المدینہ وغیرہ بنانا یا اس کی تعمیر میں حصہ لینا یا مسجد وغیرہ کے لیے زمین یا جائیداد وقف کر دینا بھی بہت بڑے ثوابِ جاریہ کے کام ہیں جنہیں وُسعت ہو وہ اپنے اور اپنے مرحوم عزیزوں کے لیے ضَرور مسجد و مدرسہ کی تعمیر کروائیں یا تعمیر میں حصہ ملائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرنے کے بعد ان کے لیے یہ راحت کا سامان ہوں گے۔

ساری دنیا میں سنّتیں عام کرنے کا درد رکھنے والی مَدَنی تحریک یعنی تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے تحت جہاں متعدد شعبہ جات ومجالس قائم ہیں وہیں مجلس جامعۃ المدینہ اور مجلس مدرسۃ المدینہ بھی قائم ہیں جو جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کے معاملات دیکھتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ملک و بیرون ملک میں تادم تحریر (١٤٣٧ھ) 422 جامعات بنام ''جامعۃ المدینہ'' قائم ہیں ان کے ذریعے 25000 سے زائد طلبہ وطالبات کو ''درسِ نظامی'' (عالم کورس) کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ اسی طرح کم وبیش 2291 مَدَارس بنام ''مدرسۃ المدینہ'' قائم ہیں جن میں 113425 (ایک لاکھ تیرہ ہزار چار سو پچیس) طلبہ وطالبات مفت حفظ وناظرہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں اور تادم تحریر (2015ء)، 64615 (چونسٹھ ہزار چھ سو پندرہ) طلبہ وطالبات حفظ اور 179050 (ایک لاکھ اناسی ہزار پچاس) طلبہ وطالبات ناظرہ قرآنِ پاک ختم کر چکے ہیں۔ اسی طرح مساجد کی تعمیر کے لیے مجلس خدام المساجد کے نام سے ایک مجلس قائم ہے جو اوسطاً ہر روز

ایک مسجد تعمیر کر رہی ہے اور اب تک سینکڑوں مسجدیں بنا چکی ہے آپ بھی ان مجالس سے رابطہ کر کے اپنے والدین و دیگر عزیزوں کے ایصالِ ثواب کے لیے مسجد، جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ کی تعمیر کے کام میں معاونت فرمائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوت اسلامی نہ صرف مدارس، جامعات اور مساجد بناتی بلکہ اُنہیں آباد بھی کرتی ہے آپ بھی دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنائے رہیے، خوب خوب مَدَنی قافلوں میں سنتوں بھرا سفر کیجئے اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر عیسوی ماہ کی پہلی تاریخ کو یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروا دیجئے، آیئے ترغیب و تحریص کے لیے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے: چنانچہ

اِنفرادی کوشش کی برکت

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لب لباب ہے: میں بحرِ عصیاں میں مُستَغرَق اپنی زندگی کے اَنمول ہیرے غفلت کی نذر کیے جا رہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ 18 رمضان المبارک 1429ھ بمطابق 19 ستمبر 2008ء کو حسب معمول ہم دوست مل کر بیٹھے مذاق مسخریوں میں مشغول تھے اور اِس کے سبب مجلس سے قہقہوں کے فوّارے اُبل رہے تھے، دریں اثنا دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، اُنہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے، اُن کی آمد سے ہماری محفل میں کچھ سنجیدگی آئی، اُنہوں نے ہمیں نہایت عمدہ مَدَنی پھولوں سے نوازا، ان کے حُسنِ آواز اور مَدَنی انداز سے

ہمیں اتنا سُرور ملا کہ ہم ان کے میٹھے بولوں میں کھو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ جانے لگے تو ہم نے عرض کی: بھائی! مزید کچھ دیر تشریف رکھیئے۔ اور ہمیں اچھی اچھی باتیں بتایئے، نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی نے ہماری درخواست منظور فرمالی۔ دَورانِ گفتگو فکرِ آخرت واِصلاحِ اُمت کا موضوع بھی زیرِ بحث رہا، اُس عاشقِ رسول کی پُرتاثیر انفرادی کوشش نے ہمارے دلوں پر گہرے نقوش چھوڑے۔

دوسری رات ہم پھر اُسی جگہ محفل سجائے اُن اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، اُن کے کردار و گفتار کو دیکھ کر کم از کم میں تو انکار نہ کر سکا اور ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ کی پاکیزہ فضاؤں میں پہنچ گیا۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ وعشقِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جذبہ دل میں اُجاگر کرنے والے روح پرور مَدَنی ماحول نے میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا اور یوں اس عاشقِ رسول کی اِنفرادی کوشش کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نصیب ہو گیا۔

(فیضانِ سنت، بابِ نیکی کی دعوت، جلد۲، ص۵۴۲)

ہیں اسلامی بھائی سب ہی بھائی بھائی — بے حد ہے محبت بھرا مَدَنی ماحول
تنزل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی — ترقی کا باعث بنا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی عطیات کے مَدَنی پھول

میت کے ایصال ثواب کیلئے مَدَنی عطیات (چندہ) لیتے وقت جس مسجد یا مدرسہ وغیرہ کی تعمیر کرنی ہے اسکی مکمل وضاحت کرنا ضروری ہے لہٰذا ان الفاظ کے ساتھ عطیات وصول فرمائیں۔

مسجد کے لیے مَدَنی عطیات (چندہ)

دعوتِ اسلامی کے شعبہ مجلس خدام المساجد کے تحت دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر ہوتی رہتی ہے آپ اپنے مرحوم/ مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر اور اس کے جملہ اخراجات کے لیے رقم عطا فرما دیں۔ (جس سے یہ رقم لے رہے ہیں اس کو یہ سمجھانا ہوگا)

مدرسۃ المدینہ/ جامعۃ المدینہ کے لیے مَدَنی عطیات (چندہ)

دعوتِ اسلامی کی مجلس جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ یا خدام المساجد کے تحت دنیا بھر میں نئے جامعۃ المدینہ کے لیے جگہ کی خریداری، جامعۃ المدینہ کی تعمیرات ہوتی رہتی ہیں لہٰذا آپ ہمیں اپنے مرحوم/ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لیے جامعۃ المدینہ مدرسۃ المدینہ کی جگہ کی خریداری، کسی بھی جامعۃ المدینہ کی تعمیر اور اس کے جملہ اخراجات کے لیے رقم عطا فرما دیں۔

مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے لیے مَدَنی عطیات (چندہ)

دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر میں مدنی مرکز فیضان المدینہ کے لیے جگہ کی خریداری اور ان کی تعمیرات ہوتی رہتی ہیں جس میں مسجد، دینی کاموں کے لیے مکاتب اور مدرسہ وغیرہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ آپ ہمیں مدنی مرکز فیضان مدینہ کی جگہ خریدنے اس کی تعمیرات اور اس کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے مرحوم/ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لیے رقم عطا فرما دیں۔ جس سے چندہ لے رہے ہیں اس کو واضح کر دیں کہ فیضان مدینہ کیا ہے اس میں مسجد، دینی کاموں کے لیے کمرے، مدرسہ وغیرہ تعمیر کیا جاتا ہے۔

مجلس ایصالِ ثواب مدرسۃ المدینہ کے مَدَنی پھول

﴿1﴾ جس ذمہ دار کو کسی مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب کروانا ہو تو متعلقہ ناظم کو sms وغیرہ کے ذریعے (بیرونِ ملک والے دیئے گئے ای میل ایڈریس پر) نام لکھوا دے۔

﴿2﴾ ہر پیر شریف دعائے مدینہ میں ایصالِ ثواب ہوگا۔

﴿3﴾ ایصالِ ثواب کا طریقہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم .

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِک یَانُوْرَاللّٰہ

اعلان

تمام مَدَنی منّے توجہ فرمائیں! ہم نے جو اس ہفتے میں پڑھا، یا پڑھایا اس کا ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ پھر ان الفاظ میں دعا کیجئے۔

دُعا

اس ہفتے میں جو ہم نے پڑھا، یا پڑھایا اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ملنے والا ثواب بوسیلہ رَحمۃٌ لِّلْعالَمین برائے جناب رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، انبیاء ومُرسلین، خلفائے راشدین، امہات المومنین، شہیدان واسیرانِ کربلا، تمام صحابہ

وتابعین وتبع تابعین، ائمہ مجتہدین، خصوصاً ائمہ اربعہ اوران کے مقلدین، سلاسل اربعہ کے مشائخ ومریدین خصوصاً سرکارِاعلیٰ حضرت اورامیر اہلسنّت، مَدَنی قافلوں کے مسافرین، مدنی انعامات کی عاملات وعاملین اور تمام مومنات ومومنین، مسلمات و مسلمین، مرحومین دعوت اسلامی اور جن مرحومین کے نام ملے انہیں ایصالِ ثواب کرتے ہیں، یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مرحومین کی مغفرت فرما۔ اٰمِیْن بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾ ایصالِ ثواب کر کے جنہوں نے sms وغیرہ کیا اُنہیں reply کریں کہ ہمارے مَدرسۃ المدینہ میں ایک اندازے کے مطابق ہفتے میں کم وبیش .... پارے پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ ہوتا ہوگا، ہم نے آپ کے بھیجے گئے ناموں کوایصالِ ثواب کردیا ہے۔

جو لوگوں کو نفع پہنچائے

حضرت سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مَنْفَعت نشان ہے: مومن سے اُلفت کی جاتی ہے اور اُس (شخص) میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ کسی سے اُلفت (یعنی محبت) رکھے نہ اُس سے الفت کی جائے اور لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

(شعب الایمان، الباب الثالث والخمسون فی التعاون علی البر والتقوی، ۱۱۷/۶، حدیث ۷۶۵۸)

تجہیز و تکفین سے متعلق سُوال جواب

(از دار الافتاء اھلسنت)

سوال: اگر میّت کے جسم میں کسی حادثے کی وجہ سے سوراخ ہوں تو ان پر ٹانکے لگوانا کیسا؟

جواب: فوتگی کے بعد ٹانکے لگوانے کی اجازت نہیں کہ اس میں میت کو بلا وجہ تکلیف پہنچانا ہے، ہاں سوراخوں کے اوپر روئی وغیرہ رکھ دی جائے جیسا کہ ناک وکان وغیرہ کے سوراخوں میں رکھنے کا حکم ہے۔

سوال: اگر اَسپتال سے میت اس حال میں آئی کہ پٹیاں بندھی ہوں تو پٹی کھول کر پانی بہانا ہوگا؟

جواب: بعض پٹیاں جسم کے ساتھ اس طرح چپکی ہوتی ہیں کہ ان کو اُتاریں گے تو جسم یا بال کھنچنے سے میت کو تکلیف ہوگی لہٰذا ایسی پٹی اگر نیم گرم پانی ڈال کر آسانی سے اُتارنا ممکن ہو تو اتار دیں ورنہ رہنے دیں اور کچھ پٹیاں جسم پر چپکی نہیں ہوتیں۔ ایسی پٹیاں میت کو بغیر تکلیف پہنچائے اُتار دی جائیں۔

سوال: پوسٹ مارٹم والی میت کے سینے سے ناف تک سلائی پر پلاسٹک شیٹ لگی ہوتی ہے اُسے ہٹانا لازمی ہے؟

جواب: یہ پلاسٹک شیٹ عام طور پر جسم کے ساتھ چپکی ہوتی ہے جس کو اتارنا میت کے لئے تکلیف کا باعث ہے لہٰذا ایسی شیٹ بھی اگر نیم گرم پانی ڈالنے سے بآسانی اُتر سکتی

ہو تو اتار دیں ورنہ رہنے دیں۔

سوال: میت کے اگر خون نکل رہا ہے تو زیادہ پٹیاں کر سکتے ہیں یا پلاسٹک پیکنگ کی اجازت ہے؟

جواب: پلاسٹک پیکنگ کے بجائے پٹیاں کی جائیں۔

سوال: میت کو استنجاء کروانے کیلئے پلاسٹک وغیرہ کے دستانے استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔

سوال: اگر غسل کے بعد بھی میت کا منہ کھلا رہتا ہو تو کیا سر سے ٹھوڑی تک پٹی باندھ سکتے ہیں؟

جواب: باندھ سکتے ہیں۔

سوال: اگر جلنے یا ڈوبنے وغیرہ سے میت کا جسم اتنا گل چکا ہو کہ ہاتھ لگانے سے کھال کے ادھڑنے یا گوشت کے جدا ہونے کا یقین ہو تو کیا اس صورت میں بھی اسے غسل دیا جائے گا؟

جواب: اگر میت کا جسم گل چکا ہو کہ ہاتھ لگانے سے کھال ادھڑے گی یا گوشت جدا ہو گا تو بھی اُسے غسل دیں گے اور غسل دینے کا طریقہ یہی ہے کہ اس پر بغیر ہاتھ پھیرے پانی بہا دیا جائے۔

سوال: شوگر کے مریض کے زخم پر کیڑے جو اندر تک جا رہے ہوتے ہیں کیا ان کو صاف کرنا ضروری ہے؟

جواب: میت کو تکلیف پہنچائے بغیر جہاں تک ممکن ہو صاف کر دیئے جائیں۔

سوال: اگر جنازہ تاخیر سے ہوتا ہو تو غسل کب دینا چاہیے انتقال کے فوراً بعد یا نماز جنازہ سے تھوڑا پہلے؟

جواب: انتقال کے فوراً بعد۔

سوال: قبر کی دیواروں پر انگلی کے اشارے سے لکھنا کیسا ہے؟

جواب: لکھ سکتے ہیں۔

سوال: اگر تدفین کے دوران اذان مغرب ہو جائے یا دیگر نمازوں کی جماعت کا وقت ہو جائے تو تدفین کی جائے یا جماعت سے نماز پڑھی جائے؟

جواب: جتنے افراد کی تدفین میں حاجت ہے اُتنے رُک کر تدفین کریں بقیہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں۔

سوال: میت کے پاؤں پر زیادہ میل کچیل ہو تو صاف کرنا ضروری ہے یا پانی بہانا کافی ہے؟

جواب: غسل کا فرض ادا ہونے کے لئے پانی کا بہانا کافی ہے البتہ میل کچیل اتارنے کے لئے صابن کا استعمال کرنا جائز ہے۔

سوال: مسجد سے جنازے کا اعلان کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: ہمارے ہاں جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو نماز جنازہ کے بعد حیلہ کیا جاتا ہے

جس کا طریقہ یہ ہے کہ امام صاحب نماز جنازہ کے بعد مُقتدیوں کے ساتھ دائرہ بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور قرآن کریم لے کر اس کے نیچے کچھ روپے رکھ کر ایک دوسرے کی مِلک کرتے ہیں اور جب امام صاحب کے پاس دوبارہ پہنچتے ہیں تو امام صاحب دعا کرتے ہیں ایک دوسرے کو ملک کرنے کا عمل چند مرتبہ کرتے ہیں اور ہر مرتبہ امام صاحب دُعا کرتے ہیں کیا یہ حیلہ کرنا درست ہے یا نہیں؟ اور اس طرح کے حیلہ کی وجہ سے میت کو کوئی فائدہ بھی ہو گا یا نہیں؟ حالانکہ میت کی نمازوں اور روزوں کا کوئی حساب نہیں کیا جاتا۔ وضاحت فرما دیں؟

جواب: حیلہ اِسقاط کا یہ طریقہ مکمل درست نہیں ہے البتہ اس میں جو رقم فقراء کو دی جا رہی ہے اس کے مطابق میت کے روزوں اور نمازوں کا فِدیہ ہو جائے گا، حیلۂ اسقاط کا درست طریقہ یہ ہے کہ میت کی ساری زندگی کی فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا حساب کر لیا جائے پھر اگر میت نے وصیت کی ہے تو اس کے کل مال کی تہائی میں سے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو اپنے پاس سے کچھ مال دے کر یا قرض لے کر فدیہ دیا جائے اور اگر مال کم ہو اور فدیہ زیادہ ہو تو لوٹ پھیر کا طریقہ کر لیا جائے یہ بھی جائز ہے فقہائے کرام نے اس کے جواز کی تصریح فرمائی ہے البتہ اس میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ دائرے میں کھڑے ہونے والے لوگ شرعی فقیر ہی ہوں کوئی غنی اس میں کھڑا نہ ہو، اگر کوئی غنی کھڑا ہو تو اس کے پاس پہنچنے والی رقم کی مقدار میں فدیہ ادا نہیں ہو گا۔ ہر شرعی فقیر اس رقم پر قبضہ کرنے کے بعد اپنی طرف سے میت کے نماز روزوں کے فدیہ کی

نیت سے دوسرے کو دیتا جائے، اسی طرح لوٹ پھیر کرتے رہیں یہاں تک کہ میت کی تمام فوت شدہ نمازوں اور روزوں کا فدیہ ہو جائے۔ رقم کے ساتھ اگر قرآن پاک بھی ہے تو قرآن مجید کے بدلے میں صرف اتنا ہی فدیہ ادا ہوگا جتنی قرآن پاک کی قیمت ہے یہ سمجھ لینا کہ قرآن پاک سے سارا فدیہ ادا ہو جائے گا یہ بے اصل ہے۔[1]

سوال: بم وغیرہ پھٹنے کی وجہ سے بعض اوقات لاشیں بکھر جاتی ہیں اور ان کے جسم کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ہے۔

جواب: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل وکفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں گے اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو ان دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے نہ کفن نہ نماز بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (درالمختار معہ رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ۱۰۷/۳)

سوال: میت کو بالکل بَرَہنہ کر کے غسل دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے کہ تعظیم مسلمان زندہ و مردہ دونوں حالتوں میں یکساں ہے۔

سوال: میت کے رشتہ دار دوسرے مُلک میں ہوں تو کیا ان کے انتظار میں دفن کرنے میں تاخیر کی جا سکتی ہے؟

جواب: حدیث میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اس کو روک کے نہ رکھو اور

---

1 ......فدیہ سے متعلق مزید تفصیل کے لیے صفحہ نمبر 199 ملاحظہ فرمائیے!

اس کو قبر کی طرف جلدی لے جاؤ۔(مشکاۃ ، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثالث، ٢/ ٣٢٥، حدیث ١٧١٧) جن رشتہ داروں کے آنے میں بہت زیادہ وقت لگے گا تو وہاں ان کے انتظار میں میت کو دفن کرنے میں تاخیر کی ہرگز اجازت نہیں۔

سوال: قبر کو پختہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر اوپر سے پختہ کرنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ اوپر سے بھی پختہ نہ کی جائے جبکہ اندر سے پختہ کرنا بلا ضرورت ممنوع ومکروہ ہے، یاد رہے حقیقۃً قبر زمین کا وہ حصہ ہے جس سے میت متصل (یعنی ملی ہوئی) ہوتی ہے تو اس کے ارد گرد کوئی جہت پختہ کرنا بلا ضرورت ممنوع ومکروہ ہے البتہ ضرورتاً اندر کا حصہ بھی پختہ کرنے کی اجازت ہے۔

سوال: بعض علاقے ایسے ہیں کہ جب وہاں قبر کھودی جاتی ہے تو پانی کی سطح بلند ہونے کی وجہ سے تھوڑا بہت پانی آجاتا ہے، اتنا پانی ہوتا ہے کہ میت کی پُشت گِیلی ہو سکتی ہے۔ کیا ان علاقوں میں زمین کے اوپر ہی چار دیواری بنا کر میت کو دفن کیا جا سکتا ہے؟

جواب: میت کو زمین پر رکھ کر اس کے ارد گرد چار دیواری قائم کر دینا شرعاً جائز نہیں حَتَّی الْاِمْکان میت کو زمین کے اندر دفن کرنا فرض کِفایہ ہے۔ لہٰذا باقاعدہ قبر کھودی جائے اور میت کو لکڑی یا لوہے وغیرہ کے تابوت میں بند کر کے قبر کے اندر رکھ دیا جائے۔

سوال: عام قبروں پر نام والی تختیاں لگانے کا کیا حکم ہے؟

جواب: قبر کی پہچان کے لیے نام کی تختی لگانا جائز ہے مگر ان پر قرآن کریم کی آیات و اسمائے مقدسہ نہ لکھے جائیں کہ عام طور پر قبرستانوں میں اُن کی بے ادبی ہوتی ہے۔

سوال: ہمارے علاقے میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی فوت ہو جائے تو بعد دفن کچھ دنوں تک اس کی قبر پر پھول رکھتے ہیں اسی طرح شب براءت اور عید کے موقع پر بھی قبروں پر پھول اور ان کی پتیاں رکھی جاتی ہیں کیا قبروں پر پھول رکھنا جائز ہے اور اس کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں؟

جواب: قبر پر پھول رکھنا جائز و مستحب ہے جب تک پھول تر رہتے ہیں میت کو راحت ملتی ہے، یہ بات حدیث مبارک سے ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ یا مدینہ کے باغوں میں سے کسی باغ میں گزرے تو دو آدمیوں کی آواز سنی کہ ان پر قبر میں عذاب ہو رہا ہے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات پر عذاب نہیں ہو رہا جس سے بچنا مشکل ہو پھر فرمایا اِن میں ایک آدمی تو اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا پھر کھجور کی ایک تر شاخ منگوائی اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھا صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کی: یارسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسا کس لیے کیا؟ فرمایا تا کہ جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں ان دونوں کے عذاب میں تخفیف (کمی) ہوتی رہے۔ (بخاری، کتاب الوضو، باب من الکبائر ان لایستتر من بولہ، ۱/۹۵، حدیث ۲۱۶)

مرقاۃ میں ہے کہ لوگوں میں جو مُرَوَّج ہے کہ خوشبودار پھول اور کھجور کی شاخ قبر پر

رکھتے ہیں وہ اس حدیث کی رو سے سنت ہے۔(مرقاۃ المفاتیح،۲/۵۳)

سوال: اگر عورت کی میت ہو تو اس کو کفن میں شلوار پہنانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کے سنت کفن میں پانچ کپڑے ہیں۔لفافہ، ازار، قمیص، اوڑھنی اور سینہ بند، عورت کو کفن میں شلوار پہنانا سنت نہیں ہے اور اس کی کوئی حاجت بھی نہیں ہے۔

سوال: میت کے گھر فوتگی والے دن دور سے جو رشتہ دار آئے ہوتے ہیں ان کے لیے کھانے اور رات رہنے کا انتظام کرنا شرعاً کیسا ہے اگر کھانے کا اہتمام نہ کیا جائے تو اکثر گاؤں میں ہوٹل وغیرہ بھی نہیں ہوتا جہاں سے مہمان خود خرید کر کھالیں نہ ہی خود کوئی بندوبست کر سکتے ہوں تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: رشتہ دار یا پڑوسیوں کا اہل میت کے لئے پہلے روز اتنا کھانا بھیجنا کہ جسے وہ دو وقت کھاسکیں سنت ہے بلکہ اصرار کر کے اُنہیں کھلانا چاہئے۔اسی طرح دور سے آنے والوں میں جو اہل میت ہے وہ بھی یہ کھانا کھاسکتا ہے۔ان کے علاوہ دیگر جو میلہ جھمیلہ لگا کے پڑے رہتے ہیں ان کے لیے اہل میت کا کھانے پینے کے اہتمام میں مشغول ہونا دعوت میت ہی کے زمرے میں داخل رسم بد ہے۔اگر اہل میت میں سے کوئی اپنی جیب خاص سے کرے تب بھی منع ہے اور مال متروکہ سے کرے تب بھی بلکہ ترکہ میں اگر نابالغ بھی ہوں ان کے حصوں میں سے کی تو سخت اشد حرام ہے۔

(فتاوٰی رضویہ،۹/۶۶۶ ملخصاً)

سوال: اگر دو شخص کسی دنیوی خُصومت (یعنی جھگڑے) کی وجہ سے ناراض ہوں، اِسی دوران ان میں سے کسی ایک کا انتقال ہو جائے تو دنیوی خُصومت کی وجہ سے زندہ شخص کے لیے مرنے والے کی نماز جنازہ نہ پڑھنے پر کیا حکم ہوگا؟

جواب: جو بلا عذر شرعی تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی سے ناراض رہتا ہے وہ فاسق ہے۔ حدیث مبارک میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر جو حقوق بیان کیے گئے ہیں ان میں سے ایک اس کی نماز جنازہ پڑھنا بھی ہے لہٰذا جو اپنے مسلمان بھائی کی نماز جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے اس کو بلا عذر ترک نہ کرے اور دنیاوی خُصومت کی وجہ سے مسلمان بھائی کی نماز جنازہ کو ترک کرنا تو ہرگز نہ چاہیے۔

سوال: غسل دینے کے دوران میت کے منہ میں نقلی بتیسی، سونے کا دانت، نقلی آنکھ یا لینس وغیرہ نظر کے ہوتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس میں قاعدہ یہ ہے کہ اس طرح کی مصنوعی اشیا اگر با آسانی جدا کر سکتے ہیں کہ میت کو تکلیف نہ پہنچے تو اب جدا کرنے کی اجازت ہے اور اگر میت کو تکلیف ہوگی تو نہیں۔

سوال: بعض اوقات جب نئی قبر کھودی جاتی ہے تو ہڈیاں نکل آتی ہیں ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: کسی جگہ میت کا دفن ہونا معلوم ہو اگرچہ سالوں گزر جائیں اس جگہ کو کھود کر دوسرے مردے کی تدفین کرنا ناجائز و حرام ہے اور معلوم نہ تھا اور کھدائی کے دوران ہڈیاں نکلیں تو انہیں دوبارہ دفن کر دے اور کسی دوسری جگہ نئی قبر کھودی جائے۔

سوال: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بارش کی وجہ سے قبر میں شگاف پڑ جاتا ہے تو لوگ جھانک جھانک کر دیکھتے ہیں ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یہاں غور کرنا چاہئے کہ جب مردے کو قبر میں بند کر کے **اللہ** تبارک وتعالیٰ کے سپرد کر دیا جاتا ہے تو اب عالَم بَرزخ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور اب یہ **اللہ** تبارک وتعالیٰ اور مُردے کے درمیان کے راز ہوتے ہیں لہٰذا کسی کو بھی ان پر مُطَّلع ہونے کی کوشش کرنے یا قبر میں جھانکنے کی اجازت نہیں۔

سوال: جو چھوٹا بچہ زندہ پیدا ہو کر فوت ہو جائے اور اس کا نام نہیں رکھا گیا تو کیا بعد میں اس کا نام رکھنا ضروری ہے یا نہیں اس کے بارے میں ارشاد فرما دیں؟

جواب: جو بچہ زندہ پیدا ہو کر فوت ہو گیا اس کا جنازہ بھی ہو گا کفن دفن بھی ہو گا اور اس کا نام بھی رکھا جائے گا، اسی طرح جو بچہ زندہ پیدا نہیں ہوا تو اس کا بھی نام رکھا جائے گا اگر اِس وقت جلدی یا صدمے کی وجہ سے نام رکھنا بھول گئے اور دفن کر دیا تو بعد میں بھی اس کا نام رکھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا غسل میت میں اِستِنجاء کے لیے تھیلی استعمال کی جا سکتی ہے؟

جواب: عمومی طور پر غسلِ میت میں استنجاء کے لیے استعمال کیا جانے والا کپڑا تھیلی نما ہوتا ہے جسے ہاتھ پر چڑھا کر استعمال کر سکتے ہیں۔

سوال: بعض علاقوں میں آج کل اکثر و بیشتر قبروں کے اندر سیمنٹ کے بنے ہوئے بلاک لگائے جاتے ہیں اور اوپر سے بند کرنے کے لیے بھی سیمنٹ کی بنی ہوئی سلیب

لگائی جاتی ہیں،تو کیا اس طرح دفن کرنا صحیح ہے؟

جواب: سیمنٹ چونکہ آگ سے بنتا ہے لہٰذا سیمنٹ کے بلاک یا آگ سے بنی ہوئی اینٹیں قبر کے اندر نہ لگائی جائیں اور اگر قبر کی مٹی گرنے کا اندیشہ ہے تو وہ اینٹیں یا بلاک لگانے کے بعد ان پر مٹی کا لیپ کر دیا جائے اسی طرح سیمنٹ کی سلیبوں کے اندرونی حصہ پر بھی مٹی لیپ دی جائے تاکہ میت کے ہر طرف مٹی ہی مٹی ہو،اگر کسی نے یوں نہ بھی کیا تو گنہگار نہیں۔

سوال: کیا مکروہ وقت میں بھی نماز جنازہ پڑھ سکتے ہے؟

جواب: اگر مکروہ وقت میں ہی جنازہ لایا گیا تو اس صورت میں نماز جنازہ کی ادائیگی مکروہ وقت میں بھی ہوسکتی ہے اور اگر جنازہ پہلے سے تیار ہے اور مکروہ وقت داخل ہوگیا تو اب مکروہ وقت کے اندر جنازہ پڑھنے کی اجازت نہیں۔

سوال: جب میت کو غسل دے دیا گیا ہو اور کفن ابھی نہیں پہنایا گیا ہو، اب رشتے داروں میں سے کوئی خواہش کرے کہ میں بھی غسل میں شامل ہوجاؤں تو کیا وہ غسل میں شامل ہوسکتا ہے اس کے بارے میں ارشاد فرمائیں؟

جواب: میت کے غسل کے وقت نیک افراد شامل ہوں اور جتنے افراد کی حاجت ہے صرف وہی حضرات میت کے پاس رہیں اور جب غسل دے دیا گیا تو اب کسی کو شریک ہونے کی (یا پانی بہانے کی) اجازت نہیں۔

سوال: اگر کسی میت کے ستر کی جگہ پر زخم ہو تو کیا اس ستر کے مقام کو دیکھنے کی اجازت

ہے تاکہ اِحتیاط سے غسل دے سکیں؟

جواب: غسل دینے کے لیے ایسے زخم کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے، ہاں پانی ڈالنے میں احتیاط کریں اور ہاتھ وغیرہ نہ پھیریں۔

سوال: جب قبر پر اَذان دی جاتی ہے تو لوگوں کو کہا جاتا ہے کہ آپ چلے جائیں۔اب یہاں ٹھہرنے کی کسی کو اجازت نہیں ہے۔اس حوالے سے رہنمائی کریں کہ شرعی اعتبار سے اس طرح کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر اذان دینے سے مقصود شیطان کو دور کرنا ہے اور روایتوں میں ہے کہ جب دفن کر کے لوگ چالیس قدم دور چلے جاتے ہیں تو اب منکر نکیر کا آنا ہوتا ہے۔ اس لیے بقیہ افراد کو جانے کا کہہ دیا جاتا ہے کہ جب وہ چلے جائیں تو اذان دی جائے لیکن اگر کوئی وہاں کھڑا رہے اور اس وقت اذان دی جائے تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔

سوال: بعض اسلامی بھائی دفن سے پہلے قبر میں اُتر کر سورۂ ملک کی تلاوت کرتے ہیں یہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر میں اتر کر مردے کی آسانی کے لیے قرآن پاک کی اگر تلاوت کرتے ہیں تو یہ جائز ہے اس میں حرج نہیں، البتہ اس بات کا خیال رکھیں کہ اگر تدفین کے لیے میت آ گئی تو اس وقت میت کو روک کر اور پھر اُتر کر تلاوت کرنے کی بجائے میت کے آنے سے پہلے ہی تلاوت کر لیں۔

سوال: بسا اوقات زیادہ بارش اور پانی جمع ہونے کی وجہ سے بعض قبریں ایک طرف

جھک جاتی ہیں بلکہ کئی قبروں کے گرنے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے انہیں دوبارہ صحیح کرنے کے بارے میں مدنی پھول ارشاد فرما دیں؟

جواب: اس صورت میں قبر کھولنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ باہر سے ہی قبر کو کسی بھی طریقے سے درست کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایسے ہی اگر سلیب گر گئی ہے تو اس صورت میں ایک کپڑا وغیرہ اوپر ڈال کر کسی نیک صالح متقی شخص کو کہیں کہ وہ قبر میں جھانکے بغیر صِرف ہاتھ ڈال کر سلیب درست کر دے پھر دوسری سلیب فوری طور پر ڈھک دی جائے۔ اس دوران قبر میں جھانکنا جائز نہیں ہے۔

سوال: عورتوں کا قبرستان میں فاتحہ کے لیے جانا کیسا ہے؟

جواب: عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے، بلکہ مزارات کی حاضری بھی منع ہے، صِرف اور صِرف نبی پاک صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ مبارکہ پر عورتوں کو حاضری کی اجازت ہے، (بلکہ سنت مؤکدہ قریب بواجب ہے) اس کے علاوہ کسی بھی مزار یا قبرستان میں فاتحہ کے لیے عورتوں کو جانا منع ہے، اجازت نہیں ہے، گھر سے ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ایصالِ ثواب کر دیں۔

سوال: بعض اوقات میت کو مجبوری کے تحت امانت کے طور پر دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: امانتاً دفن کرنا کہ بعد میں کسی اور جگہ منتقل کر دیں گے، اسلام میں اس کی اجازت نہیں ہے، جہاں دفن کر دیا وہیں رہنے دیں یہاں سے نکال کر کسی اور جگہ منتقل کرنا یہ حرام ہے۔

”مُستَعمَل پانی سے وُضو و غُسْل نہیں ہوتا“ کے ستائیس حروف کی نسبت سے مُستَعمَل پانی کے متعلق 27 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جو پانی وُضو یا غسل کرنے میں بدن سے گرا وہ پاک ہے مگر چونکہ اب مُستَعمَل (یعنی استِعمال شدہ) ہو چکا ہے لٰہذا اس سے وضو اور غسل جائز نہیں۔

﴿2﴾ یونہی اگر بے وُضو شخص کا ہاتھ یا اُنگلی یا پَورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وُضو میں دھویا جاتا ہو بقَصْد (یعنی جان بوجھ کر) یا بلا قصد (یعنی بے خیالی میں) دَہ دَر دَہ (10×10) سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے لائق نہ رہا۔

﴿3﴾ اسی طرح جس شخص پر نہانا فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بے دُھلا ہوا حصّہ دَہ دَر دَہ سے کم پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وضو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔

﴿4﴾ اگر دُھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حرج نہیں۔

﴿5﴾ حائضہ (یعنی حیض والی) حیض سے یا نفاس والی نفاس سے پاک تو ہو چکی ہو مگر ابھی غسل نہ کیا ہو تو اس کے جسم کا کوئی عضو یا حصّہ دھونے سے قبل اگر دَہ دَر دَہ (10×10) سے کم پانی میں پڑا تو وہ پانی مستعمل (یعنی استعمال شدہ) ہو جائے گا۔

﴿6﴾ جو پانی کم از کم دَہ دَر دَہ ہو وہ بہتے پانی اور جو دَہ دَر دَہ سے کم ہو وہ ٹھہرے پانی کے حکم میں ہوتا ہے۔

﴿7﴾ عموماً حمّام کے ٹب، گھریلو استعمال کے ڈول، بالٹی، پتیلے، لوٹے وغیرہ دَہ دَر دَہ سے

کم ہوتے ہیں ان میں بھرا ہوا پانی ٹھہرے پانی کے حکم میں ہوتا ہے۔

﴿8﴾ اَعضائے وضو میں سے اگر کوئی عضو دھولیا تھا اور اس کے بعد وضو ٹوٹنے والا کوئی عمل نہ ہوا تھا تو وہ دُھلا ہوا حصّہ ٹھہرے پانی میں ڈالنے سے پانی مُستَعمَل نہ ہوگا۔

﴿9﴾ جس شخص پر غسل فرض نہیں اس نے اگر کہنی سمیت ہاتھ دھولیا ہو تو پورا ہاتھ حتّٰی کہ کہنی کے بعد والا حصّہ بھی ٹھہرے پانی میں ڈالنے سے پانی مستعمل نہ ہوگا۔

﴿10﴾ باوضو نے یا جس کا ہاتھ دُھلا ہوا ہے اس نے اگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو مثلاً کھانا کھانے یا وضو کی نیت سے ٹھہرے پانی میں ڈالا تو مُستَعمَل ہو جائے گا۔

﴿11﴾ حیض یا نفاس والی کا جب تک حیض یا نفاس باقی ہے ٹھہرے پانی میں بے دُھلا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصّہ ڈالے گی پانی مستعمل نہیں ہوگا ہاں اگر یہ بھی ثواب کی نیت سے ڈالے گی تو مستعمل ہو جائے گا۔ مثلاً اس کے لئے مستحب ہے کہ پانچوں نمازوں کے اَوقات میں اور اگر اِشراق، چاشت و تہجّد کی عادت رکھتی ہو تو ان وقتوں میں باوضو کچھ دیر ذِکرودُرود کر لیا کرے تاکہ عبادت کی عادت باقی رہے تو اب ان کے لیے بہ نیت وضو بے دُھلا ہاتھ ٹھہرے پانی میں ڈالے گی تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔

﴿12﴾ پانی کا گلاس لوٹا یا بالٹی وغیرہ اُٹھاتے وقت احتیاط ضروری ہے تاکہ بے دُھلی انگلیاں پانی میں نہ پڑیں۔

﴿13﴾ دورانِ وضو اگر حدث ہوا یعنی وضو ٹوٹنے والا کوئی عمل ہوا تو جو اَعضا پہلے دھو چکے

تھے وہ بے دُھلے ہو گئے یہاں تک کہ اگر چلّو میں پانی تھا تو وہ بھی مستعمل ہو گیا۔

﴿14﴾ اگر دورانِ غسل وضو ٹوٹنے والا عمل ہوا تو صرف اَعضائے وضو بے دُھلے ہوئے جو جو اَعضائے غسل دُھل چکے ہیں وہ بے دُھلے نہ ہوئے۔

﴿15﴾ نابالغ یا نابالغہ کا پاک بدن اگرچہ ٹھہرے پانی مثلاً پانی کی بالٹی یا ٹب وغیرہ میں مکمّل ڈوب جائے تب بھی پانی مستعمل نہ ہوا۔

﴿16﴾ سمجھدار بچّی یا سمجھدار بچہ اگر ثواب کی نیت سے مثلاً وضو کی نیت سے ٹھہرے پانی میں ہاتھ کی انگلی یا اس کا ناخن بھی اگر ڈالے گا تو مستعمل ہو جائے گا

﴿17﴾ غسلِ میّت کا پانی مستعمل ہے جبکہ اس میں کوئی نجاست نہ ہو۔

﴿18﴾ اگر بضرورت ٹھہرے پانی میں ہاتھ ڈالا تو پانی مستعمل نہ ہوا مثلاً دیگ یا بڑے مٹکے یا بڑے پیپے (پی. پے DRUM) میں پانی ہے اسے جھکا کر نہیں نکال سکتے نہ ہی کوئی چھوٹا برتن ہے کہ اس سے نکال لیں تو ایسی مجبوری کی صورت میں بقدرِ ضرورت بے دُھلا ہاتھ پانی میں ڈال کر اس سے پانی نکال سکتے ہیں۔

﴿19﴾ اچھے پانی میں اگر مستعمل پانی مل جائے اور اگر اچّھا پانی زیادہ ہے تو سب اچّھا ہو گیا مثلاً وضو یا غسل کے دوران لوٹے یا گھڑے میں قطرے ٹپکے تو اگر اچّھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سارا ہی بے کار ہو گیا۔

﴿20﴾ پانی میں بے دُھلا ہاتھ پڑ گیا یا کسی طرح مستعمل ہو گیا اور چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو جتنا مستعمل پانی ہے اس سے زیادہ مقدار میں اچّھا پانی اس میں ملا لیجئے، سب

کام کا ہو جائے گا نیز

﴿21﴾ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے سب کام کا ہو جائے گا۔

﴿22﴾ مستعمل پانی پاک ہوتا ہے اگر اس سے ناپاک بدن یا کپڑے وغیرہ دھوئیں گے تو پاک ہو جائیں گے۔

﴿23﴾ مستعمل پانی پاک ہے اس کا پینا یا اس سے روٹی کھانے کے لیے آٹا گوندھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

﴿24﴾ ہونٹوں کا وہ حصّہ جو عادتاً ہونٹ بند کرنے کے بعد ظاہر رہتا ہے وضو میں اس کا دھونا فرض ہے لہٰذا کٹورے یا گلاس سے پانی پیتے وقت احتیاط کی جائے کہ اگر ہونٹوں کا مذکورہ حصّہ ذرا سا بھی پانی میں پڑے گا پانی مستعمل ہو جائے گا۔

﴿25﴾ اگر باوضو ہے یا کلی کر چکا ہے یا ہونٹوں کا وہ حصہ دھو چکا ہے اور اس کے بعد وضو توڑنے والا کوئی عمل واقع نہیں ہوا تو اب پڑنے سے پانی مستعمل نہ ہوگا۔

﴿26﴾ دودھ، کافی، چائے، پھلوں کے رس وغیرہ مشروبات میں بے دُھلا ہاتھ وغیرہ پڑنے سے یہ مستعمل نہیں ہوتے اور ان سے تو ویسے بھی وضو یا غسل نہیں ہوتا۔

﴿27﴾ پانی پیتے ہوئے مونچھوں کے بے دُھلے بال گلاس کے پانی میں لگے تو پانی مُستَعمَل ہو گیا اس کا پینا مکروہ ہے اگر باوضو تھا یا مونچھیں دُھلی ہوئی تھیں تو شرعاً حرج نہیں۔

(مستعمل پانی کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۲/ ۳۷-۲۴۸، بہارِ شریعت، ۲/ ۳۳۳-۳۳۴ اور فتاویٰ اَمجدیہ، ۱/ ۱۴-۱۵ مُلاحظہ فرمائیے) (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۶)

اِسراف سے بچنے کے لیے مَدَنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ العالیة کے رسالے ''وُضو کا طریقہ'' میں دیئے گئے مَدَنی پھولوں کی روشنی میں اِسراف سے بچنے کے لیے چند مَدَنی پھول ملاحَظہ فرمائیے اور خود کو اِسراف سے بچائیے۔

❁ اِسراف شیطانی کام ہے، حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے: وُضو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔

(کنز العمال، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی، الفصل الثالث، ۹/۱۴٤، حدیث: ۲٦۲۵۵)

❁ آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے، اُس سے توبہ کر کے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے ❁ قولِ جامع یہ ہے کہ سلیقے سے کام لیں۔ امامِ شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کیا خوب فرمایا: ''سلیقے سے اُٹھاؤ تو تھوڑا بھی کافی ہو جاتا ہے اور بد سلیقگی پر تو بہت (سا) بھی کفایت نہیں کرتا۔'' (فتاویٰ رضویہ مخرجہ، ۱/۱۰۴۲)

وضو میں اِسراف سے بچنے کے لیے مَدَنی پھول

بہارِ شریعت میں ہے: ''نہلانے والا باطہارت ہو'' لہٰذا میت کو غسل دینے والے کو چاہیے کہ پہلے وہ خود وضو کر لے۔ وضو میں اِسراف سے بچنے کے لیے ان مَدَنی پھولوں کے مطابق عمل کی کوشش کیجئے۔

❁ وضو کرتے وقت نل احتیاط سے کھولئے، دورانِ وضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل

کے دستے پر رکھئے اور ضرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتے رہئے ❁ مسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، داڑھی اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچّھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنایئے ❁ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہئے ❁ ہر چُلّو بھرا ہونا ضروری نہیں بلکہ جس کام کے لیے لیں اُس کا اندازہ رکھیں مَثَلاً ناک میں نرم بانسے (یعنی نرم ہڈی) تک پانی چڑھانے کو پورا چُلّو کیا ضرور، نصف (یعنی آدھا) بھی کافی ہے بلکہ بھرا چُلّو کلّی کے لیے بھی درکار نہیں ❁ نل کے مقابلے میں لوٹے سے وضو کرنے میں پانی کم خرچ ہوتا ہے جس سے ممکن ہو وہ لوٹے سے وُضو کرے، اگر نل کے بغیر گزارا نہیں تو مُمکنہ صورت میں یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ جن جن اَعضاء میں آسانی ہو وہ لوٹے سے دھولے۔ نل سے وُضو کرنا جائز ہے، بس کسی طرح بھی اِسراف سے بچنے کی صورت نکالنی چاہئے۔

غسلِ میت میں اِسراف سے بچنے اور کم پانی خرچ کرنے کے لیے مَدَنی پھول

❁ میت کو غسل دیتے وقت بھی پانی استعمال کرنے میں انتہائی محتاط انداز اپنایئے اور اسراف سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کیجئے ورنہ بے توجہی میں بہت سارا پانی ضائع ہو گا۔ ❁ غسلِ میت کے لیے لوٹا استعمال کیجئے، فوارے (shower) یا پائپ سے غسل دینا

پڑ جائے تو پانی کا بہاؤ مناسب رکھیے اور اب تین بار دھونے کی بھی حاجت نہیں کہ بہتے پانی میں عُضو دھوتے وقت تھوڑے سے تَوَقُّف (یعنی ذرا سی دیر پانی بہانے) سے تَثْلِیث (تین مرتبہ) کی سنت ادا ہو جاتی ہے ❁ غُسلِ میت میں گٹوں تک ہاتھ دُھلانا، کلی و ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے لہٰذا اس سے بچیں ❁ میت کے دانتوں، مسوڑھوں اور ناک کے نتھنوں وغیرہ کو رُوئی کی پُھرَیری سے صاف کرنے کے لیے، لوٹے میں تھوڑا سا پانی لے کر حسبِ ضرورت روئی بھگوئیں اور کام میں لائیں (ہتھیلی میں رُوئی رکھ کر اوپر سے بہانے میں پانی بہت زیادہ خرچ ہوگا) ❁ کسی برتن (بالٹی، ٹب وغیرہ) میں محتاط اندازے سے اتنا ہی پانی لیں جس سے سنت کے مطابق غسل ہو جائے ❁ اِستنجاء کرواتے وقت نَجاست نہ ہونے کی صورت میں تھوڑا پانی کفایت کرتا ہے ❁ اسی طرح آخر میں کافور ملا کر پانی بہانے کے لیے بھی ایک آدھ لوٹا کافی ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیة فرماتے ہیں:

❁ غور و فکر کیجئے کہ ایسی صُورت مُتَعَیَّن (یعنی مُقَرَّر) ہو جائے کہ وضو اور غسل بھی سنت کے مطابق ہو اور پانی بھی کم سے کم خرچ ہو۔ اپنے آپ کو ڈرایئے کہ قیامت میں ایک ایک ذرّے اور قطرے قطرے کا حساب ہونا ہے۔

مزید معلومات کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیة کے رسالے "وضو کا طریقہ" کا مطالعہ فرمایئے۔

مُخَنَّث کے غُسل و کفن کی تفصیل

سوال: کیا ہجڑے (مُخَنَّث، خُنْثیٰ) کو بھی غسل و کفن دیا جائے گا؟

جواب: مسلمان ہجڑے (مخنث، خنثیٰ) کو بھی غسل و کفن دیا جائے گا۔

سوال: یہ مَرد ہوتے ہیں یا عورت؟

جواب: ان میں بعض میں مَرد کی اور بعض میں عورت کی علامتیں ہوتی ہیں اسی بنا پر ان پر مرد یا عورت کا حکم ہوگا۔ بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں یا تو مرد و عورت دونوں کی علامتیں ہوتی ہیں یا ان میں سے کوئی بھی علامت نہیں ہوتی انہیں خنثیٰ مُشکِل کہتے ہیں۔

سوال: خُنثیٰ اگر مرد کے حکم میں ہو تو اس کے غسل و کفن کی کیا تفصیل ہے؟

جواب: اس کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ بالغ ہوگا یا نابالغ، دونوں صورتوں میں وہی حکم ہے جو لڑکے اور مرد کا ہے یعنی نابالغ لڑکے اور مرد کو جس طرح غسل و کفن دیا جائے گا انہیں بھی اسی طرح دیا جائے گا۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ بچے میں اگر مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں اور وہ مرد والی شرمگاہ سے پیشاب کرتا ہو یا دونوں جگہوں سے کرتا ہو لیکن پہلے مرد والی شرم گاہ سے تو اس پر لڑکے کا حکم ہوگا اور بالغ ہونے کے بعد مردوں والی علامتیں مثلاً داڑھی وغیرہ ظاہر ہو تو مرد کے حکم میں ہے۔

سوال: خُنثیٰ اگر عورت کے حکم میں ہو تو اس کے غسل و کفن کی کیا تفصیل ہے؟

جواب: اس کی بھی دو صورتیں ہیں یا تو وہ بالغہ ہوگی یا نابالغہ، دونوں صورتوں میں وہی حکم ہے جو لڑکی اور عورت کا ہے یعنی نابالغہ لڑکی اور عورت کو جس طرح غسل و کفن دیا جائے

گا انہیں بھی اسی طرح دیا جائے گا۔اس کی پہچان یہ ہے کہ بچے میں اگر مرد وعورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں اور وہ عورت والی شرمگاہ سے پیشاب کرے یا دونوں جگہوں سے کرے لیکن پہلے عورت والی شرم گاہ سے تو اس پر لڑکی کا حکم ہوگا اور بُلوغت کے بعد عورتوں والی علامتیں مثلاً سینہ عورتوں کی طرح اُبھر آنا، حیض آنا وغیرہ ظاہر ہوں تو عورت کے حکم میں ہے۔

سوال: اور خنثیٰ مشکل کے غسل وکفن کی کیا تفصیل ہے؟

جواب: یہاں بھی دو صورتیں ہیں اگر چھوٹا ہے اور حد شہوت کو نہیں پہنچا تو مرد وعورت دونوں اسے غسل دے سکتے ہیں اور کفن لڑکیوں کی طرح دیا جائے مگر ریشم وغیرہ کے کپڑے جو مردوں کو منع ہیں ان میں کفن نہ دیا جائے اور اگر حد شہوت کو پہنچ چکا یا بالغ ہے تو اسے غسل نہیں دیا جائے گا بلکہ اسے تیمّم کروایا جائے گا اور تیمّم کروانے والا اپنے ہاتھ پہ کپڑا لپیٹ کر تیمّم کروائے۔اگر ذی رحم محرم ہوں جیسے ماں، باپ، بہن، بھائی وغیرہ تو وہ بغیر کپڑا لپیٹے تیمّم کرواسکتے ہیں۔اس کی پہچان یہ ہے کہ بچے میں اگر مرد وعورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں اور وہ دونوں جگہوں سے بیک وقت پیشاب کرتا ہو یا دونوں شرم گاہوں کے بجائے بَول و بَراز کے لیے ایک شگاف ہو اور بالغ ہونے کے بعد مردوں اور عورتوں والی علامتیں مثلاً داڑھی، عورتوں کی طرح سینہ اُبھرنا وغیرہ ظاہر ہوں تو اس پر خنثیٰ مشکل کا حکم ہے۔

سوال: ان کی نمازِ جنازہ کے بارے میں بھی بتادیں۔

سوال: خنثیٰ مُشکِل نابالغ کی نمازِ جنازہ میں نابالغ لڑکے کی دعا پڑھیں اور باقی تمام میں جس پر جو حکم ہو اس کے مطابق۔

خلاصۂ کتاب

موت کی علامات پائیں تو یہ 4 کام کیجئے

﴿1﴾ جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائیں تو مرنے والے کو سیدھی کروٹ لِٹا کر منہ قبلہ کی طرف کر دیں، یا ❁ سیدھا (یعنی چِت) لِٹا کر قبلہ کو پاؤں کریں اور سر کو تکیہ وغیرہ رکھ کر اُونچا کر دیں تا کہ منہ قبلہ کو ہو جائے۔ اور ❁ اگر قبلہ کو منہ کرنا دُشوار ہو اور تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے اسی پر رہنے دیں۔

﴿2﴾ خوشبو کے لیے لوبان یا اگر بتیاں سلگا دیں۔

﴿3﴾ یٰسین شریف کی تلاوت کریں (جو وہاں موجود ہوں انہیں چاہیے کہ سر جھکا کر خاموشی سے تلاوت سنیں)۔

﴿4﴾ تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه تا کہ مرنے والے کو کلمہ شریف یاد آئے اور اس کا آخری کلام کلمہ شریف ہو۔

غسل و تکفین کے لیے رابطہ کرنے والے کو یہ مَدَنی پھول پیش کیجئے

اَہلِ مَیِّت سے تَعزِیَت کیجئے مثلاً یوں کہیے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو صبرِ جمیل عطا فرمائے، اس مصیبت پر اَجرِ عظیم دے اور مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ (پھر یہ مدنی پھول پیش کیجئے)

❁ میت کی آنکھیں اگر کھلی ہوں تو بند کر دیجئے۔

❁ ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے سر پر لے جا کر گرہ دے دیں تا کہ منہ کھلا نہ رہے

❁ چہرہ قبلہ رخ کر دیجئے۔

❁ میت کی انگلیاں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیجئے۔

❁ دونوں پاؤں کے انگوٹھے ملا کر نرمی سے باندھ دیں۔

❁ میت کے پیٹ پر مناسب وزن کی کوئی چیز (مثلاً رضائی یا کمبل وغیرہ حسبِ ضَرورت تہہ کر کے) رکھ دیں تا کہ پیٹ پھول نہ جائے۔

❁ پانی گرم کرنے کا انتظام رکھیے مگر ابھی گرم نہ کیجئے۔

❁ میت کے سینے سے گُھٹنے تک بدن چھپانے کے لیے دو رنگین موٹے کپڑے لے لیجئے۔

❁ کَفَن (پونے دو گز چوڑائی ہو تو سات میٹر کپڑا، ورنہ میت کی جسامت کے مطابق)، اگر بتیاں یا لوبان، کافور، رُوئی اور غسل کے تختے کا انتظام کر لیجئے۔

مَدَنی پھول پیش کرنے کے بعد غسل و تکفین کے لیے آپ کے پہنچنے کا اندازاً وقت بھی بتا دیجئے۔

غسلِ میّت سے پہلے کے 4 کام

﴿1﴾ تختہ کو دُھونی دیں یعنی اگر بتیاں یا لوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کے گرد پھرائیں۔

﴿2﴾ میت کو تختے پر لٹائیں۔

﴿3﴾ نرمی سے کپڑے اُتاریں یا ضرورۃً کاٹیں مگر بے سَتْری نہ ہو۔

﴿4﴾ ناف سے گُھٹنوں کے نیچے تک گہرے رنگ کے موٹے کپڑے سے بدن چھپادیں۔

غسلِ میت کے 7 مراحل

﴿1﴾ استنجاء کرانا۔ (استنجاء کروانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے۔)

﴿2﴾ وضو کرانا (یعنی ۳ بار چہرہ اور ۳ بار کہنیوں سمیت ہاتھ دُھلانا، ایک بار پورے سر کا مسح کرانا، ۳ بار پاؤں دُھلانا، چونکہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں لہٰذا روئی بھگو کر دانتوں، مسوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیریں)۔

﴿3﴾ داڑھی اور سر کے بال دھونا۔

﴿4﴾ میت کو اُلٹی کروٹ پر لٹا کر سیدھی کروٹ دھونا۔

﴿5﴾ میت کو سیدھی کروٹ پر لٹا کر الٹی کروٹ دھونا۔

﴿6﴾ پیٹھ سے سہارا دیتے ہوئے بٹھا کر نرمی سے پیٹ کے نچلے حصے پر ہاتھ پھیرنا (سِتْر کے مقام پر نہ نظر کر سکتے ہیں نہ بغیر کپڑے کے چھو سکتے ہیں)۔

﴿7﴾ سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہانا (کافور ملے پانی کا ایک مَگ کافی ہے)۔

کفن کاٹنے کے 7 مراحل

﴿1﴾ کفن کے لیے تقریباً پونے دو گز چوڑائی کا، سات میٹر کپڑا لیجئے۔

﴿2﴾ ایک کپڑا میت کے قد سے اتنا زیادہ کاٹئے کہ لپیٹنے کے بعد سر اور پاؤں کی طرف سے باندھا جا سکے (اسے لفافہ کہتے ہیں)۔

﴿3﴾ دوسرا کپڑا میت کے قد برابر کاٹئے (اسے اِزار یا تہبند کہتے ہیں)۔

﴿4﴾ قمیص کے لیے کپڑے کو میت کی گردن سے گُھٹنوں کے نیچے تک ناپئے اور اب اسے

ڈبل (دوہرا) کر کے کاٹئے تا کہ آگے اور پیچھے کی جانب لمبائی (Length) ایک ہو اور چوڑائی (Widht) دونوں کندھوں کے برابر رکھیے، اس میں چاک اور آستینیں نہیں ہوتیں۔

﴿5﴾ مرد کی قمیص (کَفنی) میں گلا بنانے کے لیے درمیان سے، کندھوں کی جانب اور عورت کی قمیص کے لیے سینے کی جانب اتنا چیرا (Cut) لگائیے کہ قمیص پہناتے وقت گردن سے باآسانی گزر جائے۔ (مرد کے لیے کفن سنت میں یہی تین کپڑے ہیں جبکہ عورت کے لیے دو کپڑے اَور ہیں، سینہ بند اور اَوڑھنی۔)

﴿6﴾ سینہ بند کے لیے کپڑے کی لمبائی سینے سے ران تک رکھیے۔

﴿7﴾ اَوڑھنی کے لیے کپڑا لمبائی (Length) میں اتنا کاٹئے کہ آدھی پشت (یعنی کمر) کے نیچے سے بچھا کر سر سے لاتے ہوئے چہرہ ڈھانپ کر سینے تک آجائے اور چوڑائی (Widht) ایک کان کی لو (Earlobe) سے دوسرے کان کی لو تک ہو (یہ عموماً ڈیڑھ گز (1.50Yard) ہوتی ہے۔ اسے قمیص کی چوڑائی سے بچنے والے کپڑے سے بنایا جاسکتا ہے)۔

کفن پہنانے کے 9 مراحل

﴿1﴾ کفن کو دُھونی دینا۔

﴿2﴾ کفن بچھانا، (سب سے پہلے لفافہ (بڑی چادر) پھر اِزار (چھوٹی چادر) پھر قمیص بچھانا، عورت کے کفن میں سب سے پہلے سینہ بند پھر لفافہ پھر اِزار پھر اَوڑھنی اور پھر قمیص بچھانا)

﴿3﴾ کفن باندھنے کے لیے دھجیاں رکھنا۔

﴿4﴾ میت کو کفن پر رکھنا۔ (نرمی سے رکھئے، اب بھی بے سَتری نہ ہونے پائے)

﴿5﴾ شہادت کی اُنگلی سے سینے پر پہلا کلمہ، دل پر یارسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)

لکھنا، یاد رہے کہ یہ لکھنا روشنائی سے نہ ہو۔

﴿6﴾ قمیص پہنانا اور ناف و سینے کے درمیانی حصّہ کفن پر مشائخ کے نام لکھنا (عورت کو قمیص پہنا کر اس کے بال دو حصے کر کے سینے پر ڈالنا پھر اوڑھنی پہنانا)

﴿7﴾ اَعضائے سُجود (یعنی جن اعضاء پر سجدہ کیا جاتا ہے ان) پر کافور لگانا۔

﴿8﴾ پیشانی پر شہادت کی انگلی سے بِسْمِ اللّٰہ لکھنا۔

﴿9﴾ پہلے ازار پھر لفافہ یعنی بڑی چادر پہلے اُلٹی طرف سے پھر سیدھی طرف سے لپیٹنا (عورت کے کفن میں بڑی چادر کے بعد سینہ بند پہلے الٹی طرف سے پھر سیدھی طرف سے لپیٹنا)

نمازِ جنازہ کے 6 مَدَنی پھول

﴿1﴾ نیت کرنا (اس طرح کہ "میں نیت کرتا ہوں اِس جنازہ کی نَماز کی، واسطے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے، دعا اِس میّت کے لیے، پیچھے اِس امام کے")۔

﴿2﴾ اب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء (یعنی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ... آخر تک) پڑھیں (نمازِ جنازہ کی ثناء میں "وَتعالٰی جَدُّکَ" کے بعد "وَ جَلَّ ثَنَاءُ کَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ" پڑھنا ہے)۔

﴿3﴾ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر دُرُودِ ابراہیم پڑھیں۔

﴿4﴾ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر نمازِ جنازہ کی دعا پڑھیں (بالغین کے لیے ایک ہی دعا ہے اور نابالغ ونابالغہ کی الگ الگ۔ دعائیں یاد نہ ہوں تو کوئی بھی قرآنی دعا پڑھے)۔

﴿5﴾ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر دونوں ہاتھ لٹکا دیں۔

﴿6﴾ پھر دونوں طرف سلام پھیر دیں۔

جنازے کو کندھا دینے کے 6 مَدَنی پھول

﴿1﴾ جنازہ لے چلنے میں سرہانہ آگے ہونا چاہیے اور ایک کے بعد ایک، چاروں پایوں کو اس طرح کندھا دیں کہ

﴿2﴾ پہلے سیدھے سرہانے کندھا دیتے ہوئے (یوں کہ میت کا سیدھا کندھا آپ کے سیدھے کندھے پر ہو) دس قدم چلیں

﴿3﴾ پھر سیدھے پاؤں کی طرف سے کندھا دیتے ہوئے دس قدم چلیں، اسی طرح

﴿4﴾ اُلٹے سرہانے کندھا دیتے ہوئے دس قدم اور

﴿5﴾ پھر اُلٹے پاؤں کی طرف کندھا دیتے ہوئے دس قدم چلیں

﴿6﴾ چاہیں تو یوں اِعلان کیجئے: ''ہر پائے کو کندھے پر لئے دس دس قدم چلئے۔''

تدفین کے 17 مراحل

﴿1﴾ قبرستان میں دفن کے لیے ایسی جگہ لینا جہاں پہلے قبر نہ ہو۔

﴿2﴾ قبر کی لمبائی میّت کے قد سے کچھ زیادہ، چوڑائی آدھے قد اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی ہو اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر رکھی جائے۔

﴿3﴾ قبر میں اینٹوں کی دیوار بنی ہو تو میّت لانے سے پہلے قبر اور سلیبوں کا اندرونی حصّہ مٹی کے گارے سے اچھی طرح لیپنا۔

﴿4﴾ اندرونی تختوں پر یٰسین شریف، سورۃ الملک اور درودِ تاج پڑھ کر دَم کرنا۔

《5》 چہرے کے سامنے دیوارِ قبلہ میں طاق بنا کر عہد نامہ، شجرہ شریف، وغیرہ تبرکات رکھنا۔

《6》 میّت کو قبلے کی جانب سے قبر میں اُتارنا۔

《7》 عورت کی میت کو اُتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چھپائے رکھنا۔

《8》 قبر میں اُتارتے وقت یہ دُعا پڑھنا: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه.

《9》 میت کو سیدھی کروٹ لٹانا یا منہ قبلے کی طرف کرنا اور کفن کی بندش کھول دینا۔

(میت لانے سے پہلے ہی قبر میں نرم مٹی یا ریتے کا تکیہ سا بنالیں اور اس پر ٹیک لگا کر میت کو سیدھی کروٹ لٹائیں یہ نہ ہو سکے تو چہرہ با آسانی جتنا ہو سکے قبلہ رخ کر دیں)

《10》 بعد دفن سرہانے کی طرف سے تین بار مٹی ڈالنا۔ پہلی بار مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ، دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى کہنا۔

《11》 قبر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنانا اور اُونچائی ایک بالشت یا کچھ زیادہ رکھنا۔

《12》 بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا۔

《13》 قبر پر پھول ڈالنا کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔

《14》 دفن کے بعد سرہانے سورۂ بقرہ کی شروع کی آیات الٓمّٓ تا مُفْلِحُوْن تک اور قدموں کی طرف آخری رکوع کی آیات اٰمَنَ الرَّسُوْل سے ختم سورہ تک پڑھنا۔

﴿15﴾ تلقین کرنا:

قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر تین مرتبہ یوں کہے: یا فلاں بن فلانہ! (مثلاً یا فاروق بن آمنہ۔ اگر ماں کا نام معلوم نہ ہو تو اس کی جگہ حضرت حوا کا نام لے) پھر یہ کہے:

اُذْکُرْمَا خَرَجْتَ عَلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا.

﴿16﴾ دُعا و ایصالِ ثواب کرنا۔

﴿17﴾ قبر کے سرہانے قبلہ رُو کھڑے ہو کر اَذان دینا، کہ اَذان کی بَرَکت سے میّت کو شیطان کے شر سے پناہ ملتی ہے، اَذان سے رَحمت نازِل ہوتی، میّت کا غم ختم ہوتا، اس کی گھبراہٹ دُور ہوتی، آگ کا عذاب ٹلتا اور عذابِ قبر سے نجات ملتی ہے نیز منکر نکیر کے سُوالات کے جوابات یاد آجاتے ہیں۔

فرشتے آمین کہتے ہیں

"اَحسَنُ الْوِعاء لِآدابِ الدُّعاء" میں جہاں دعا کی قبولیت کے مواقع ذکر کئے گئے ہیں وہاں یہ بھی لکھا ہے: مسلمان میت کے پاس خصوصاً جب اس کی آنکھیں بند کریں (دعا قبول ہوتی ہے)۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ فرماتے ہیں: یہاں بھی حدیث شریف میں آیا کہ اس وقت نیک ہی بات منہ سے نکالو کہ جو کچھ کہو گے فرشتے اس پر آمین کہیں گے۔ (مسلم، کتاب الجنائز، باب فی اغماض المیت... الخ، ص ۴۵۸، حدیث ۹۲۰۔ آداب دعا، ص ۱۲۴)

غُسلِ میّت، تجہیز و تکفین کے شرعی مَدَنی پھول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دینِ مَتین کی خدمت کے لیے کم و بیش 103 شعبہ جات میں "نیکی کی دعوت" کی دُھومیں مچا رہی ہے، اِنہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "مجلس تجہیز و تکفین" بھی ہے، اِس شعبے کے مَدَنی کام کے حوالے سے چند "شرعی مَدَنی پھول" مُلاحظہ کیجئے۔

﴿1﴾ جب میت کے گھر والے رابطہ کریں تو اَوّلاً اُن سے معلوم کرلیں کہ میت کا انتقال ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے؟ معلومات کے بعد متعلقین کو میت سے متعلق ضروری باتوں کی ہدایات دی جائیں۔ جیسے آنکھوں کا بند کرنا، اُنگلیاں، ہاتھ پاؤں سیدھے کرنا اور جبڑے کے نیچے سے اور سر کے اُوپر سے ایک چوڑی پٹی لے جاکر گرہ لگادی جائے اور یہ تمام کام انتہائی نرمی کے ساتھ کیے جائیں۔

﴿2﴾ نمازِ جنازہ بعض اوقات دیر سے ہوتی ہے، اگر سمجھانا ممکن ہو تو اہلِ خانہ کو نرمی اور حکمت عملی کے ساتھ سمجھائیں کہ نمازِ جنازہ میں جلدی کرنی چاہیے، اگر وہ دیر کرتے بھی ہیں تو غسل و تکفین (کفن دینے) میں دیر نہ کریں، وہ فوری دے دیں نیز اگر وہ سرد خانہ (Cold Storage) میں رکھنا چاہتے ہیں تو حکمتِ عَملی کے ساتھ سمجھائیں اور اگر وہ نہیں مانتے تو خود اِن کو یہ نہ کہیں کہ آپ اِس میت کو سرد خانہ (Cold Storage) میں رکھوا دیں۔

عموماً سرد خانہ (Cold Storage) میں رکھوانا بلا ضرورتِ شرعی ہوتا ہے، بسا اوقات کسی کے انتظار کے لیے رکھوا دیتے ہیں، اَوّلاً تو بلا حاجتِ شرعی تاخیر کرنا خلافِ سنت،

دوسرا سرد خانہ میں میت کی اَذِیت ہے کہ اس کا جسم اَکڑ جاتا ہے یاد رکھئے! جس چیز سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے اُس سے میت کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔جیسا کہ حدیثِ مبارکہ میں ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اِنَّ کَسْرَ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا. یعنی: بے شک مردہ کی ہڈّی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈّی توڑنا۔

(سنن ابی داود، کتاب الجنائز، باب فی الحفار یجد العظم فی اللحد، ۳/۲۸۵، حدیث: ۳۲۰۷)

لہٰذا اوّلاً تو یہی سمجھایا جائے کہ جلد از جلد تدفین کی ترکیب ہو، اگر نہیں مانتے تو یہ مشورہ دیں کہ AC یا برف وغیرہ کا انتظام کریں۔

﴿3﴾ میت کے بارے میں جب اِطلاع ملے اور کوئی عذر نہ ہو تو حتی الامکان کوشش کریں کہ خود اُن کے یہاں غسل کے لیے پہنچیں۔اِس میں امیر وغریب، شخصیت وغیرِ شخصیت کی تفریق نہیں ہونی چاہیے۔

﴿4﴾ غسلِ میت فرضِ کفایہ ہے، لہٰذا جو اسلامی بھائی غسل دیں اُن کے لیے ضروری ہے کہ غسلِ میت کا طریقہ مکمل طور پر سیکھا ہوا ہو۔میت کے ساتھ انتہائی نرمی کا حکم ہے لہٰذا غَسّال (غسل دینے والے) کو آداب بھی معلوم ہونے چاہئیں، نیز غسل دینے والا معتمد (قابلِ اِعتماد) ہونا چاہیے، جو میّت میں اگر کوئی بُری بات دیکھے تو اس کا سَتر کرے (یعنی چھپائے) اور خود بھی میت کے ساتھ حُسنِ ظن ہی رکھے۔غسل دیتے ہوئے خوفِ خدا کا لحاظ ہونا ضروری ہے، غسلِ میت سے عبرت حاصل کرتے رہیں۔

﴿5﴾ غسل میں اِتنے ہی افراد شامل ہوں جن کی ضرورت ہے، زائد افراد نہ ہوں، غسل

میں مدد کرنے کے لیے گھر کے افراد میں سے وہ فرد داخل ہو جو مدد کر سکتا ہے تو اچھا ہے، ورنہ وہ بھی وہاں موجود نہ رہے، بعض مقامات پر گھر والوں سے ایک لوٹا پانی ڈلوایا جاتا ہے یا کافور کا پانی بہانے کا کہا جاتا ہے، اگر یہ پانی غسل کے مکمل ہونے کے بعد بلا ضرورت ڈلوایا جاتا ہے تو اِسراف ہے اس کی اجازت نہیں اور اگر غسل کا حصہ ہوتا ہے اور بے ستری (بے پردگی) نہیں ہوتی تو ڈلوا سکتے ہیں۔ بلا حاجت غسلِ میّت کے دوران خاندان والوں کو نہ شریک کیا جائے اگرچہ یہ نیت ہو کہ اس طرح یہ عبرت حاصل کریں گے اور انہیں نیکی کی دعوت دینا آسان ہو جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) ایک عظیم کام ہے لیکن اِس کے آداب کا لحاظ ہونا بھی ضروری ہے، نیکی کی دعوت غسل و تکفین سے فارغ ہو کر دی جائے۔ ہاں کفن کاٹتے وقت نیکی کی دعوت دینے میں حرج نہیں بلکہ اچھا ہے۔

﴿6﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ غسلِ میت دیتے ہیں، یہ مَدَنی پھول بھی ذہن نشین رہے کہ غسلِ میّت کی اُجرت لینا اگرچہ جائز ہے مگر بعض صورتوں میں لینا ناجائز ہے مثلاً وہاں کوئی دوسرا غسل دینے والا نہیں تو اِسی پر غسل دینا ضروری ہو جائے گا اور اِس کا اس پر اُجرت لینا ناجائز ہے۔ بعض مقامات جیسے بلوچستان (پاکستان) میں لوگ زبردستی میت کے کپڑے وغیرہ غسل دینے والے کو دیتے ہیں نہ لیں تو گھر پہنچا کر جاتے ہیں۔ یہ ظاہراً اُجرت ہی کی صورت ہے، لہٰذا اگر اُس کے علاوہ کوئی غسل دینے والا نہیں تھا تو اُس کا اِن چیزوں کا لینا جائز نہیں ہو گا گھر والوں کو سمجھا کر واپس کر دیں، نیز اِنہیں اتنا بتا دیں کہ میت کے

مال میں اب تمام وارثوں کا حصہ ہے آپ یہ کسی کو بھی نہیں دے سکتے، اس کے لیے دارالافتا اہلسنّت (رابطہ نمبرز 15-0300-0220112) یا کسی بھی سُنّی مفتی صاحب سے رابطہ کروادیں۔

﴿7﴾ میت کی حالت اگر عام حالت سے ہٹ کر ہو مثلاً جسم کا ایسی حالت میں ہونا کہ پانی بہانا جس پر ممکن نہ ہو یا بعض حصے ایسے ہیں جن پر پانی نہیں بہایا جاسکتا یا میت کے جسم کا اکثر حصہ ہی کٹا پھٹا ہے وغیرہا تو چونکہ اِن میں بعض میں فقط پانی بہایا جاتا ہے اور بعض صورتوں میں تیمّم کی صورت بنے گی اور بعض میں اصلاً غسل ہوگا ہی نہیں، لہٰذا اگر ایسے معاملات پیش آئیں جن میں غسل دینے کے حوالے سے مشکلات پیش آئیں تو اپنی طرف سے اجتہاد کرنے یا تجربہ کرنے کی بجائے دارالافتاء اہلسنّت سے یا کسی مستند سنّی مفتی صاحب سے رابطہ فرمائیں۔

صدرالشریعہ مولانا مُفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بہارِ شریعت، حصہ۴، جلد۱، صفحہ ۸۱۶ پر فرماتے ہیں: میت کا بدن اگر ایسا ہوگیا کہ ہاتھ لگانے سے کھال اُدھڑے گی تو ہاتھ نہ لگائیں صرف پانی بہادیں۔

(عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ۱/ ۱۵۸)

بہارِ شریعت، حصہ۲، جلد۱، صفحہ ۳۵۲ میں ہے: مردے کو اگر غسل نہ دے سکیں خواہ اِس وجہ سے کہ پانی نہیں یا اس وجہ سے کہ اس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز نہیں جیسے اجنبی عورت یا اپنی عورت کہ مرنے کے بعد اُسے چھو نہیں سکتا (اور کوئی غسل دینے والا واقِعۃً موجود نہیں ہے) تو اُسے تیمّم کرایا جائے، غیر محرم کو اگرچہ شوہر ہو عورت کو تیمّم کرانے میں کپڑا

حائل ہونا چاہیے۔(درمختار معه ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی قرأۃ عند المیت،۳/۱۰۵-۱۱۰)

بہارِ شریعت حصہ ۴، جلد۱، صفحہ ۸۱۵ میں ہے: کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دَھڑ مِلا تو غسل وکفن دیں گے اور جنازہ کی نماز پڑھیں گے اور نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی مِلا تو اس پر دوبارہ نماز نہ پڑھیں گے، اور آدھا دَھڑ مِلا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی اس کا یہی حکم ہے اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سر سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ مِلا تو اِن دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے نہ کفن نہ نماز بلکہ کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیں۔(د رمختار معه ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،باب صلاۃ الجنازۃ،۳/۱۰۷ و عالمگیری، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی،۱/۱۶۹ وغیرھما)

﴾8﴿ میت کو غسل دینے کے لیے جس مقام پر جائیں چاہے گھر ہو یا کسی فلاحی سینٹر یا ہسپتال کے کسی کمرے میں، پردے کی مکمل احتیاط ہونی چاہیے نہ میت کی بے سَتری ہو نہ خود غسل دینے والے کی کسی نامحرم کے ساتھ بے پردگی کا معاملہ ہو۔

﴾9﴿ وہ مقامات جہاں غسل نہیں دیا جاتا مثلاً مسجد کے وضو خانہ یا جامعہ و مدرسہ کے وضو خانہ وغیرہ ان مقامات پر غسل نہ دیں۔ یونہی ایسے مقامات پر غسل نہ دیں جس سے میت کی بے حرمتی ہوتی ہو مثلاً گھوڑے کا اُصطَبل (گھوڑے باندھنے کی جگہ) وغیرہ، ایسی جگہ غسل نہ دیں۔

﴾10﴿ میت کی اشیاء مثلاً ہاتھ کا کڑا یا کوئی بھی شے (مثلاً ہاتھ کی گھڑی، انگوٹھی وغیرہ) ہو تو وہ میت کے گھر والوں کو دے دیں، اپنے پاس رکھنا یا از خود فقیر کو صدقہ کر دینا جائز نہیں۔

تکفین کے بارے میں مَدَنی پھول

﴾11﴿ کفن سنت کے مطابق ہی دیں، جتنے کپڑے مسنون ہیں اُتنے ہی کپڑے دیں، کسی رشتہ دار وغیرہ کے کہنے پر زائد کپڑا نہ دیں، خصوصاً اسلامی بہنوں کے حوالے سے کہ مختلف چیزیں رکھنے کی ضد کی جاتی ہے، ایسی صورت میں اُن کو شرعی مسئلہ بیان کر دیں۔ البتہ تبرک کے طور پر کوئی کپڑا رکھنا چاہتے ہیں تو اس کو اس انداز پر رکھیں کہ کفن کا حصہ معلوم نہ ہو۔

﴾12﴿ کفن کا جو کپڑا بچ جائے وہ اُس کے مالک ہی کو دے دیں، گھر والوں میں سے جو لایا ہے اگر تَرکہ میں سے لایا یا منگوایا تھا تو بچا ہوا بھی ترکہ ہی شمار ہوگا وہ وُرثا کو دے دیں، خود لے جانے یا صدقہ کرنے کی اجازت نہیں، نہ ہی سُنّت کفن مکمل ہونے کے بعد اس بچے ہوئے حصہ کو کفن میں شامل کرنے کی اجازت ہے۔

﴾13﴿ غسل و کفن میں کسی طرح کے غیر شرعی مطالبے کو پورا نہ کیا جائے۔ مثلاً میت کے زیرِ ناف و بغل وغیرہ کے بال کاٹنا۔ میت کو زینت نہیں دے سکتے لہٰذا سرمہ وغیرہ نہ لگائیں، یونہی بعض مقامات پر کنواری لڑکی کو دلہن بنایا جاتا ہے اور بعض مقامات پر کنوارے لڑکے کو بھی دولہا بناتے ہیں، اس کی شرعاً ہرگز اجازت نہیں، سمجھانا ممکن ہو تو حکمت کے ساتھ سمجھائیں، خود اِن افعال میں ہرگز شریک نہ ہوں۔

میت کی داڑھی یا سر میں کنگھا کرنا یا ناخن کاٹنا یا کسی جگہ کے بال کاٹنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے، لہٰذا اِن امور سے بھی بالکلیہ (مکمل طور پر) اجتناب کیا جائے گا۔ بہارِ شریعت

حصہ۴، جلد۱، صفحہ ۸۱۵ میں ہے: میت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھا کرنا یا ناخن تراشنا یا کسی جگہ کے بال مُونڈنا یا کترنا یا اُکھاڑنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جس حالت پر ہے اسی حالت میں دفن کر دیں، ہاں اگر ناخن ٹوٹا ہو تو لے سکتے ہیں اور اگر ناخن یا بال تراش لیے تو کفن میں رکھ دیں۔(درمختار معه ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القرأة عند الميت، ۳/۱۰٤ و عالمگیری، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی، ۱/۱۵۸)

﴿14﴾ اگر کسی نے اپنے پاس کپڑے کا تھان اس لیے رکھا ہو کہ اس سے کفن کے لیے میّت کے اہلِ خانہ سے قیمتاً اِس کو بیچے گا تو اس میں چند باتوں کی احتیاط انتہائی ضروری ہے، اگر کفن اہل میت کو فروخت کر رہے ہیں تو پہلے سے قیمت وغیرہ طے کرنی ہوگی اور واضح کرنا ہوگا کہ یہ اس کا اپنا کپڑا ہے جو وہ فروخت کر رہا ہے، بیع (خرید و فروخت) دُرست ہونے کی دیگر شرائط بھی مدِ نظر رکھنی ہوں گی نیز ایسا ہرگز نہ ہو کہ اہلِ خانہ نے اگر پہلے سے کفن منگوایا ہوا ہے تو یہ بضد ہو کہ اس سے کفن خریدا جائے، عافیت اِسی میں ہے کہ غسل دینے والے اہلِ میت سے کفن کی خرید و فروخت کا معاملہ نہ ہی کریں بلکہ اُن کو خود بندوبست کرنے کا کہہ دیں۔

﴿15﴾ غسل و تکفین کے بعد اہل میت کے ساتھ بیٹھنا شرعاً و مروتاً ممکن ہو تو ضرور بیٹھیں اور دِل جوئی کریں۔ اگر شرعاً درست نہ ہو مثلاً بے پردگی ہوتی ہے یا حالت کا تقاضہ ہے کہ نہ بیٹھا جائے تو نہ بیٹھیں۔

نمازِ جنازہ پڑھانے کے مَدَنی پھول

﴿16﴾ نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے اَوّلاً مجلس تجہیز و تکفین کے طے شدہ طریقِ کار کے مطابق ٹیسٹ پاس ہونا ضروری ہے۔ اِسی طرح امامت کروانے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اُس کی قراَت دُرست ہو، نمازِ جنازہ پڑھانے کا طریقہ جانتا ہو اور ضروری بنیادی مسائل بھی جانتا ہو۔

﴿17﴾ اگر میِّت کے گھر سے قبرستان کا فاصلہ زِیادہ ہو تو بعض اوقات بس/ٹرک وغیرہ کے ذریعے میِّت کو لے جانے کی ترکیب کی جاتی ہے، دورانِ سفر اگر اِصلاحی بیان کیا جائے تو اِس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ زبانی بیان نہ کریں بلکہ مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ پڑھ کر سنائیں اور قبرستان میں حاضری کے آداب بیان کیے جائیں۔

﴿18﴾ قبرستان پہنچ کر اگر قبر پر پاؤں رکھے بغیر قبر تک پہنچنا ممکن ہو تو جائیں اور اگر ممکن نہیں تو فقط اتنے ہی افراد جائیں جن کی تدفین میں ضرورت ہے، باقی افراد باہر کھڑے رہیں، دوسروں کو سمجھانا ممکن ہو تو پیار و محبت سے سمجھائیں اگر فتنہ و فساد کا اندیشہ ہو تو اس موضوع پر بات نہ کریں لیکن خود نہ جائیں۔

﴿19﴾ قبر کے پاس چارپائی اس احتیاط سے رکھیں کہ کسی دوسری قبر پر چارپائی کے پایوں میں سے کوئی پایہ نہ رہے اور قبر کی قبلہ جانب رکھیں اور اُتاریں بھی قبلہ ہی کی جانب سے۔

﴿20﴾ اگر جنازہ کسی اسلامی بہن کا ہے تو محارِم ہی سب کام انجام دیں، قبر میں اُتارنے میں غیر محرم ہرگز شامل نہ ہو، سوائے اس صورت میں جہاں شریعت اجازت دیتی ہو۔

﴿21﴾ قبر میں اُتارنے کا طریقہ اور اس سے متعلق ضروری مسائل مثلاً لِٹانے کا طریقہ، قبر میں پکی اینٹیں ہوں تو گیلی مٹی لیپنا، عہد نامہ وغیرہ رکھنے کا طریقہ وغیرہ لازمی سیکھ لیں۔ مجلس کے تحت جو ٹیسٹ کا نظام ہے، اس سے گزر کر ہی تجہیز و تکفین میں شریک ہوں۔

﴿22﴾ قبر میں اُتارتے وقت اور میت کو لٹاتے وقت لوگ طرح طرح کے مشورے دیتے ہیں جو طریقہ مسنون ہے اُس کے خلاف کسی کی بات ماننے کی اجازت نہیں۔

﴿23﴾ قبر پر مٹی دینے میں بھی حتی الامکان مسنون طریقہ ہی پر عمل کروائیں، تدفین کے بعد معمولاتِ اہلسنّت کے مطابق فاتحہ، اَذان، تلقین، وغیرہ کی ترکیب کریں۔ میت کی خیر خواہی کے لیے جتنا ممکن ہو قبر پر ذِکْر و اَذکار و نعت خوانی کرتے ہوئے ٹھہرے رہیں۔

﴿24﴾ میت کے گھر موت والے دن سے تیسرے دن تک جو کھانا بطورِ دعوتِ میت بنایا جاتا ہے، اس کے کھانے کی شرعاً اجازت نہیں، لہٰذا ہرگز اس کھانے کو نہ کھائیں۔

﴿25﴾ اسلامی بھائی یا اسلامی بہن جو بھی میت کے گھر یا سوئم وغیرہ میں بیان کرتے ہیں، وہ تمام تر بیان مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتب و رسائل سے ہی کریں اور موجودہ ماحول کی مناسبت سے ہی موضوع اختیار کریں۔ (مثلاً ویران محل، مُردے کی بے بسی، مُردے کے صدمے، قبر کی پہلی رات، قبر کا امتحان، قبر والوں کی 25 حکایات وغیرہ نیز کتاب ''تجہیز و تکفین کا طریقہ'' میں بھی 3 بیانات دیئے گئے ہیں)

﴿26﴾ جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن میت کے گھر والوں سے میت کے ایصالِ ثواب کے لئے عطیہ (Donation) دینے کی ترکیب کرتے ہیں یا گھر والے خود پیشکش (Offer)

کرتے ہیں تو وہ انہی الفاظ میں وصول کریں جو کتاب ''تجہیز و تکفین کا طریقہ'' میں لکھ کر دیئے گئے ہیں اور جس سے لے رہے ہیں اس کو بھی اچھی طرح بات سمجھا دیں۔

اسلامی بہنوں کے لیے چند علیحدہ مَدَنی پھول

﴿27﴾ اسلامی بہنوں سے رابِطہ صرف اسلامی بہن ہی کرے گی یا اُن کے مَحارِم کے ذریعے ہی ترکیب کی جائے گی۔ مکمل معلومات اور اطمینان کے بعد ہی کسی کے یہاں غسل دینے کے لیے جائیں۔

﴿28﴾ اسلامی بہنیں اپنا نمبر کسی کو نہ دیں، اگر میت کے گھر میں بھی کوئی مانگے تو شوہر یا مَحرَم کا دے دیں۔

﴿29﴾ شہر میں ایسے مقامات پر غسل دینے جانا پڑے، جو اپنے علاقے سے دور ہے اور راستے میں بے آباد علاقے آتے ہیں تو محرم کے ساتھ جائیں یا بس میں ایسا سفر ممکن ہو جس میں جان و عزت کی حفاظت ہو سکے تو جائیں۔

﴿30﴾ اگر غسل دینے والی اسلامی بہن شادی شدہ ہے تو شوہر کی اجازت سے ہی جائے اور غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں والدین کی اِجازت سے ہی جائے۔

مجلس تجہیز و تکفین (دعوتِ اسلامی)

1ذیقعدۃ الحرام1437ھ،5اگست 2016ء

مرحوم والدین کے حقوق سے متعلق 12 مَدَنی پھولوں کا رَضوی گلدستہ

﴿1﴾ مرنے کے بعد سب سے پہلا حق ان کے غسل وکفن اور نماز ودفن کا انتظام کرنا ہے اوران معاملات میں سنتوں اور مستحبات کا خیال رکھا جائے تاکہ ان کے لیے ہر خوبی و برکت اور رحمت ووسعت کی امید ہو۔

﴿2﴾ ہمیشہ ان کے لئے دُعا اور اِستغفار کرتا رہے اور کبھی بھی اس سے غفلت نہ کرے۔

﴿3﴾ صدقہ وخیرات اور نیک اَعمال کا ثواب انہیں پہنچاتا رہے، اپنی نمازوں کے ساتھ کچھ نوافل اور فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزے رکھ کر بلکہ جو بھی نیک کام کرے سب کا ثواب انہیں اور تمام مسلمانوں کو ایصال کرتا رہے کہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اوراس کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

﴿4﴾ اگر ان پر قرض ہو تو اس کو ادا کرنے میں جتنا ہو سکے جلدی کرے اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو دونوں جہاں کی سعادت سمجھے، اگر خود ادا نہ کر سکے تو عزیزوں قرابت داروں سے مدد لے اور یہ بھی نہ ہو تو نیک مال داروں سے اِمداد لے۔

﴿5﴾ ان کا کوئی فرض ادا ہونے سے رہ گیا تو بقدرِ قدرت اس کی ادائیگی میں کوشش کرے، مثلاً حج فرض تھا اور نہ کیا تو اب خود ان کی طرف سے حج کرے یا حج بدل کروائے، اسی طرح زکوٰۃ یا عُشر کی ادائیگی باقی ہو تو اسے ادا کرے، یا نماز یا روزہ باقی ہو تو اس کا

کفَّارہ دے، اسی طرح جو کچھ ان کے ذمہ باقی ہو اس سے خَلاصی کے لیے کوشش کرے۔

﴿6﴾ شرعی اُصول کے مطابق انہوں نے جو جائز وصیت کی ہو اسے پوری کرنے میں ہر ممکن کوشش کرے اگرچہ شرعاً اس پر لازم نہ ہو، یونہی دل راضی نہ ہو جب بھی اسے پوری کرے مثلاً وہ اپنے کسی عزیز غیر وارث یا اجنبی کے لئے آدھی جائیداد کی وصیت کر گئے تو شرعاً تہائی مال سے زیادہ میں وارثوں کی اجازت کے بغیر اس وصیت پر عمل نہیں ہوگا[1] لیکن اولاد کے لیے بہتر ہے کہ ان کی وصیت مانیں اور اپنی خواہش کے بجائے ان کی خوشی پوری کریں۔

﴿7﴾ ان کی ہر جائز قسم ان کی وفات کے بعد بھی پوری کرتا رہے مثلاً ماں باپ نے قسم کھائی تھی کہ میرا بیٹا فلاں جگہ نہ جائے گا یا فلاں سے نہ ملے گا یا فلاں کام کرے گا تو اب یہ خیال نہ کرے کہ وہ تو ہیں نہیں، ان کی قَسم کا کیا اعتبار، نہیں! بلکہ اس کا ویسے ہی پابند رہے جیسے ان کی حیات میں رہتا، ہاں اگر شریعت کی خلاف ورزی ہو تو اب ان کی قسم پوری نہ کرے، اور یہ حکم قسم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر جائز کام میں ان کی مرضی کا خیال رکھے۔

﴿8﴾ ہر جمعۃ المبارک ان کی قبر کی زیارت کے لیے جائے، وہاں قَدرے (تھوڑی) بلند آواز سے یٰسین شریف کی تلاوت کرے اور ان کی روح کو اس کا ثواب ایصال کرے اور جب بھی ان کی قبر کے پاس سے گزر ہو سلام وفاتحہ پڑھے۔

---

1 ......میراث سے متعلق شرعی اَحکام جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''مالِ وِراثت میں خیانت نہ کیجئے'' کا ضرور مُطالعہ فرمائیے۔

﴿9﴾ ان کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کرتا رہے۔

﴿10﴾ ان کے دوستوں سے دوستی نباہے، ہمیشہ ان کا اِعزاز واِکرام کرے۔

﴿11﴾ کبھی کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر جواب میں انہیں بُرا نہ کہلوائے۔

﴿12﴾ سب سے اہم ترین، افضل ترین اور زندگی بھر کے لیے یہ حق ہے کہ کبھی کوئی گناہ کر کے انہیں قبر میں رنج نہ پہنچائے کیونکہ اس کے سب اَعمال کی خبر ماں باپ کو پہنچتی ہے، نیکیاں دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور ان کا چہرہ فرحت سے چمکتا اور دمکتا رہتا ہے اور گناہ دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہوتے ہیں اور ان کے دل پر صدمہ ہوتا ہے، ماں باپ کا یہ حق نہیں کہ قبر میں بھی انہیں رنج پہنچائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ،۲۴/ ۳۹۱)

نزع کی کچھ علامتیں

حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی نزع کے وقت کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: روح نکلنے کے وقت اس کے حلق اور سینے سے غرغرہ کی آواز سنائی دیتی ہے، رنگ بدل کر مٹیالا ہو جاتا ہے گویا اس سے وہی مٹی ظاہر ہوئی جس سے وہ بنا تھا اور وہ اس کی اصل فطرت ہے، اس کی رگیں کھنچ جاتی، آنکھوں کے ڈھیلے پلکوں کی طرف اُٹھ جاتے، ہونٹ سکڑ جاتے، زبان اپنی جڑ کی طرف کھنچ جاتی اور انگلیاں سبز ہو جاتی ہیں (اور ٹھنڈی پڑ جاتی ہیں)۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت و ما بعدہ، الباب الثالث فی سکرات الموت...الخ، ۵/ ۲۰۸)

لواحقین کے لئے مدنی پھول

عالَمِ انقلاب ہے دنیا، چند لمحوں کا خواب ہے دنیا
فخر کیوں دل لگائیں اس سے، نہیں اچھی خراب ہے دنیا

غسلِ میت کے لیے جائیں تو اہلِ خانہ میں سے کسی سمجھدار فرد کو یہ مدنی پھول پیش کریں، ضرورتاً کمی بیشی کی جاسکتی ہے۔ چاہیں تو ''فاتحہ کا طریقہ، قبر والوں کی 25 حکایات اور چمکدار کفن'' سے مدد حاصل کیجئے۔

﴿1﴾ غسل کے برتن دھو کر بعد میں استعمال کیے جاسکتے ہیں۔ (تفصیل صفحہ 93 پر)

﴿2﴾ نوحہ ہرگز نہ کرنے دیں۔ (تفصیل صفحہ 159 پر)

﴿3﴾ ہوسکے تو تعزِیت کے لیے جمع ہونے والوں کے درمیان (موقع کی مناسبت سے) چادر بچھا کر سَتَّر ہزار بار کلمہ طیبہ کا ختم کروائیں اور میت کو ایصال کیجئے۔ (تفصیل صفحہ 169 پر) ممکنہ صورت میں درس وغیرہ کی ترکیب بھی کی جائے۔

﴿4﴾ ہر جُمعہ قبرستان جانے، مرحوم/مرحومہ کی قبر پر پھول ڈالنے اور سورۂ یٰسین پڑھنے کا معمول بنایئے۔ (تفصیل صفحہ 166 اور 195 پر) (اسلامی بہنیں اپنے گھر کے اسلامی بھائیوں کو ترغیب دلائیں)

﴿5﴾ ایصالِ ثواب کیلئے نوافل اور صدقہ وخیرات کا معمول بنایئے۔ (تفصیل صفحہ 170 پر)

﴿6﴾ میت کے ذمے قرض یا کسی کا مالی مُطالبہ ہو تو جلد سے جلد ادائیگی کی ترکیب کیجئے۔ حدیث پاک میں ہے کہ میت اپنے دَین میں گرفتار رہتی ہے، ایک روایت میں ہے کہ

اس کی روح معلق رہتی ہے جب تک دَین ادا نہ کیا جائے۔(حلیة الاولیاء لابی نعیم، سعد بن ابراهیم الزهری، ۳/۲۰۱، حدیث ۳۷۰۲ و مسند الطیالسی، عمر بن ابی سلمة عن ابی هریرة، ص ۳۱۵،حدیث ۲۳۹۰)

﴿7﴾ میت کے ذمہ نماز، روزے قضا ہوں تو ان کا فدیہ ادا کیجئے۔اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی باقی ہو تو اس کی اور فرض حج نہ کرنے کی صورت میں حج بدل کی بھی ترکیب کیجئے۔(فدیہ کی تفصیل صفحہ 199 پر)

﴿8﴾ میت کے ایصالِ ثواب کیلئے وسعت ہو تو مسجد بنوادیں ورنہ مسجد، مدرسۃ المدینہ، جامعۃ المدینہ کی تعمیر میں حصہ ڈالیں تو یہ مرحوم/ مرحومہ کے لئے ثوابِ جاریہ ہوگا۔ (تفصیل صفحہ 281 پر)

﴿9﴾ مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور بیانات کی سی.ڈیز تقسیم کیجئے، میت کو زبردست ثواب پہنچتا رہے گا۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (تفصیل صفحہ 275 پر)

﴿10﴾ اگر والدین میں سے کسی کا انتقال ہوا ہو تو سب بھائی بہن یہ ارادہ کرلیں کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے بچتے رہیں گے کیونکہ اولاد کے اعمال والدین کو پیش کیے جاتے ہیں اچھے پر خوش اور برے پر رنجیدہ ہوتے ہیں۔(تفصیل صفحہ 192 پر)

گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے، مدنی انعامات پر عمل اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کو اپنا معمول بنالیجئے۔

تجہیز و تکفین کی تربیت کے مَدَنی پھول

(مجلس تجہیز و تکفین (اسلامی بہنیں))

﴿1﴾ تجہیز و تکفین ذمہ داران (علاقہ سطح) ہر ماہ (علاوہ رمضان) علاقہ سطح پر تجہیز و تکفین کی تربیت کی ترکیب بنائیں۔

۞ بہتر ہے کہ مَدَنی ماہ کے آخری عشرے میں کوئی بھی دن، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع، تربیتی حلقہ، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کے علاوہ، مقرر کر کے اجتماع گاہ میں یا ایسی جگہ جو ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع شروع کرنے کے مَدَنی پھولوں کے مطابق ہو، ماہانہ تربیت کی ترکیب بنائی جائے۔

۞ ''تجہیز و تکفین کی تربیت'' سے کم از کم ایک ہفتہ قبل ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور تربیتی حلقے وغیرہ میں ''تجہیز و تکفین کی تربیت کے لیے ترغیبی اعلان'' ضَرور کیا جائے۔

۞ دورانیہ 3 گھنٹے ہو اور شرکاء کم از کم 26 اور زیادہ سے زیادہ 41 ہوں۔

﴿2﴾ ملک و بیرون ملک میں اگر کہیں مخصوص جگہ پر ہی ''غسلِ میّت'' ہوتا ہو تو اس جگہ پر بھی ''تجہیز و تکفین کی تربیت'' کی ترکیب بنائی جا سکتی ہے۔ (لیکن یاد رہے کہ شرعی اور تنظیمی طور پر کوئی حرج واقع نہ ہو)

﴿3﴾ تجہیز و تکفین کی تربیت کے لئے ''ایک دن'' یا لگاتار ''دو دن'' کی قید نہیں ہے۔ تجہیز و تکفین ذمہ داران (علاقہ سطح) و علاقہ مجلس مُشاورت ذمہ داران اپنی سہولت کے مطابق ترکیب بنائیں۔ البتہ لگاتار دو دن کو ترجیح دی جائے۔

﴿4﴾ ہر حلقے سے کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 8 نئی اسلامی بہنوں (سے مراد ایسی اسلامی بہنیں ہیں جن کی مدنی ماحول میں وابستگی پُرانی ہو مگر زیادہ تنظیمی کاموں کی ذمہ داری نہ ہو) اس کے ساتھ عوام اسلامی بہنیں جو غسل میت سیکھنے میں دلچسپی رکھتی ہوں کو بھی تربیت میں شرکت کروائی جاسکتی ہے۔ کیونکہ غسل میت کی تربیت کا مقصد یہی ہے کہ ہر عاشقۂ رسول غسل میت دینا سیکھ جائے تاکہ وہ اپنے اہل خانہ اور رشتے دار وغیرہ کی خود ہی تجہیز و تکفین کی ترکیب بنا سکیں۔

۞ تجہیز و تکفین ذمہ داران (ڈویژن و ملک سطح) جامعۃ المدینہ (للبنات)، مدرسۃ المدینہ (للبنات) و دارالمدینہ (للبنات) کی طالبات و مُعلّمات و ناظمات کو بھی تجہیز و تکفین کی تربیت میں شرکت کی ترغیب دلائیں تاکہ اُنہیں بھی اس مدنی کام سے آگاہی حاصل ہو سکے۔ (یاد رہے! جامعۃ المدینہ/ مدرسۃ المدینہ/ دارالمدینہ (للبنات) کی پڑھائی میں ہرگز حرج نہیں آنا چاہیے)

۞ اگر کوئی پروفیشنل غسّالہ، جو خود دلچسپی رکھتی ہوں اور تجہیز و تکفین سیکھنا چاہتی ہوں تو انہیں بھی تجہیز و تکفین کی تربیت میں بُلا کر سکھانے کی ترکیب بنائی جاسکتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ہمارا مقصد صرف یہ ہوگا کہ یہ ''غسل میّت'' کا دُرست طریقہ سیکھ لیں۔ ہم انہیں اپنے تنظیمی اُصولوں وغیرہ کا پابند نہیں کریں گے۔

﴿5﴾ علاقہ سطح پر تجہیز و تکفین کی تربیت کی صرف انہی اسلامی بہنوں کی ترکیب بنائی جائے جو تجہیز و تکفین تفتیش مجلس سے ٹیسٹ میں OK ہو چکی ہوں۔

﴿6﴾ تجہیز و تکفین ذمہ داران (علاقہ سطح) تربیت والے دن کتاب ''تجہیز و تکفین کا طریقہ''

صفحہ 84 تا 104 پر موجود مواد کی مدد سے ہی سکھانے کی ترکیب بنائیں۔

﴿7﴾ تجہیز وتکفین کی تربیت والے دن غُسل وکفَن کا طریقہ سکھاتے وقت مطلوبہ اشیاء یعنی روئی، 2 عدد چادریں، 3 عدد مگ، 1 پیکٹ اگر بتی، 1 عدد ماچس، 1 عدد تولیہ، 1 عدد صابن، قینچی، کفَن کا کپڑا، چٹائی، سوئی دھاگہ، پھولوں کی لڑی اور کافور کی ترکیب بنائی جائے۔ ان اشیاء کے لیے چندہ نہ کیا جائے بلکہ ذاتی رقم سے ترکیب بنائی جائے (یاد رہے غُسل میت کی تربیت میں پانی استعمال نہ کیا جائے)۔

﴿8﴾ تجہیز وتکفین کی تربیت والے دن تجہیز وتکفین سیکھنے والوں کے لئے پیکٹ بنا لیے جائیں جس کو اخراجات کے مطابق قیمتاً دیا جائے۔ پیکٹ میں یہ یہ اشیاء ہوں: 3 عدد نَقشِ نعلَینِ پاک، 3 عدد شجرہ شریف (پاکٹ سائز)، 3 عدد عہد نامہ، 3 عدد سبز گنبد کی تصویر (چاہے تو اسٹیکر ہو)، 1 عدد چھوٹی بوتل آبِ زم زم، 1 عدد رسالہ مُردے کی بے بسی یا قبْر کی پہلی رات، ایک پیپر مطلوبہ اشیاء، ایک عدد رسالہ فاتحہ کا طریقہ، ایک چھوٹا پیکٹ خاکِ شِفاء (چٹکی بھر اگر میسر ہوتو)، 3 پیکٹ مدینے پاک کی کھجور کی گُٹھلیاں (ایک پیکٹ میں 2 ہوں)، ایک عدد نیل پالش ریموور اور ایک پیپر عذابِ قبر سے حفاظت کی دُعا اور ایک پیپر قیامت تک کے لئے عذاب سے حفاظت، کتاب تجہیز وتکفین کا طریقہ۔

۞ اگر پروفیشنل غسالہ پیکٹ لینا چاہے تو دیا جا سکتا ہے۔

۞ اگر مکتبۃ المدینہ سے با آسانی ''کفن کے تین انمول تحفے'' کا پرچہ دستیاب ہو جائے تو پھر پیکٹ میں ''عہد نامہ، عذابِ قبر سے حفاظت کی دُعا اور قیامت تک کے لئے عذاب سے حفاظت'' کے بجائے صرف یہی پیپر 3 عدد ڈال دیئے جائیں۔

﴿9﴾ تجہیز و تکفین کا طریقہ سکھاتے وقت پیش نظر رکھنے والے مدنی پھول:

تجہیز و تکفین کی تربیت والے دن تجہیز و تکفین سکھاتے وقت درج ذیل مدنی پھولوں کے مطابق ترکیب بنائی جائے۔

(1)...... غسل میت کا طریقہ سکھاتے وقت پیکٹ بھی سامنے رکھا جائے اور درمیان میں جس چیز کا تذکرہ ہو وہ نکال کر وضاحت کے ساتھ سمجھایا جائے۔

(2)...... اسی کتاب کے صفحہ 84 تا 104 کا پہلے سے اچھی طرح مطالعہ کر کے سمجھ لیا جائے اور غسل میت کا طریقہ سکھاتے وقت کتاب سے دیکھ کر بیان کیا جائے۔

(3)...... جو اسلامی بہنیں اُردو نہ سمجھتی ہوں تو ان کی زبان میں مطلوبہ مواد کا ترجمہ، مجلس تراجم سے کروالیا جائے اور اسے دیکھ کر بیان کیا جائے۔

(4)...... تجہیز و تکفین کی تربیت کے لئے تختۂ غسل کے بجائے کسی اونچی چیز کی ترکیب بنائی جائے۔

(5)...... تربیت والے دن تجہیز و تکفین کا عملی طریقہ گڑیا (کھلونے) پر کر کے نہ بتایا جائے۔

(6)...... سکھانے کے دوران اوّل تا آخر سنجیدگی برقرار رکھی جائے بالخصوص جس اسلامی بہن کو "میت" کے طور پر منتخب کیا جائے وہ انتہائی سنجیدہ ہو۔

(7)...... بہتر ہے کہ تربیت کے اختتام پر شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا کلام "آہ ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور بھرمار ہے" پڑھا جائے۔

(8)...... اسلامی بہنوں کی یہ بھی تربیت کی جائے کہ جب وہ کسی جگہ تجہیز و تکفین کے لیے جائیں تو اسی کتاب سے غسل و کفن کے بیان وغیرہ کا اچھی طرح مطالعہ کر لیں اور

کتاب بھی ساتھ رکھیں تاکہ ضرورت پڑنے پر استفادہ کیا جاسکے۔

(9)......اسلامی بہنوں کی یہ تربیت بھی کی جائے کہ جس گھر میں میت ہوگئی ہو اس وقت ان کے گھر میں جو سمجھدار اسلامی بہن ہو انہیں حالات اور نوعیت کے اعتبار سے لواحقین کو سمجھانے والے مدنی پھول کی مدد سے سمجھانے کی ترکیب بنائی جائے۔ نیز حسب ضرورت عدت وسوگ کے مسائل سے آگاہی فراہم کی جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنت کا محل اسے ملے گا جو.......

حضرتِ سَیِّدُنا اُبَی بِن کَعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بُلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظُلم کرے یہ اُسے مُعاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قَطْعِ تَعلُّق کرے یہ اُس سے ناطہ (یعنی تعلُّق) جوڑے۔

(مستدرک حاکم، ۱۲/۳، حدیث ۳۲۱۵)

تجہیز و تکفین کی تربیت کے لئے ترغیبی اعلان

(مجلس تجہیز و تکفین (اسلامی بہنیں))

پیاری اسلامی بہنو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس عارضی دنیا میں ایک معیّن مدت کے لئے بھیجا ہے۔ جب ہمارا وقت پورا ہوجائے گا تو ہمیں اس ناپائیدار دنیا سے کوچ کرنا پڑے گا اور غسل و کفن کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔ پیاری اسلامی بہنو! میت کو غسل دینا ایک ایسا کام ہے کہ سب کو سیکھنا چاہیے کہ ہر ایک کو اس سے واسِطہ پڑتا ہے لیکن افسوس کہ دین سے دُوری کے باعث اکثر اسلامی بہنیں میت سے خوف محسوس کرتی ہیں، میت کے قریب نہیں آتیں اور ہاتھ نہیں لگاتیں اس وجہ سے میت کو اکثر خلافِ سُنّت غسل دیا جاتا ہے۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ اپنے رسالے ''مُردے کی بے بسی'' میں شَرحُ الصُّدور کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ مرنے والا ہر چیز کو جانتا ہے حتی کہ غَسّال سے کہتا ہے کہ تجھے خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم ہے تو غسل میں میرے ساتھ نرمی کر۔ لہٰذا ہمیں خود بھی شریعت کے مطابق میت کو غسل دینے کا طریقہ ضَرور سیکھنا چاہیے اور اپنی اولاد کو بھی سکھانا چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہر ماہ تجہیز و تکفین کی تربیت دی جاتی ہے اور اس بار بروز ____ بتاریخ ____ بمقام ____________________

____

بوقت______تا______اسلامی بہنوں کو "غسل میت کا طریقہ" سکھایا جائے گا۔
تمام اسلامی بہنیں وقت کی پابندی کے ساتھ شرکت فرمائیں۔

اس تربیت میں وہ تمام اسلامی بہنیں شرکت کرسکتی ہیں جو غسل میت دینے کے لئے جاسکتی ہوں اپنی سہولت کے مطابق جو اوقات وہ بتائیں گی، اُنہی اوقات میں ان کو غسل میت کے لئے بھیجنے کی ترکیب بنائی جائے گی۔

لہٰذا جو اسلامی بہنیں غسل میت کے لئے جاسکتی ہیں وہ ضرور غسل میت کی تربیت میں تشریف لائیں کہ فتاویٰ رَضَوِیہ جلد ۹ صفحہ ۳۱۲ میں ابن ماجہ شریف کے حوالے سے منقول ہے:

امیرالمؤمنین حضرتِ مولائے کائنات سیِّدُنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اُسے چھپائے وہ گناہوں سے ایسے ہی پاک ہو جاتا ہے جیسے پیدائش کے دن تھا۔

(ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی غسل المیت، ۲/۲۰۱، حدیث ۱۴۶۲)

جو غسل میت میں شرکت کریں ان کے لیے شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یوں دعا فرمائی ہے:

دعائے عطار

یا ربَّ المصطفٰے ! جو بھی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شریعت کے مطابق غسلِ میّت میں حصّہ لیں ان کو دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالا مال کر، انہیں مدینے میں ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

چنانچہ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی دعاؤں سے حصہ پانے کے لئے ضَرور ضَرور تجہیز و تکفین کی تربیت حاصل کریں۔ جو اسلامی بہنیں اپنے گھروں سے غسل میت کے لئے جانے کی ترکیب بنا سکتی ہوں صرف وہی اسلامی بہنیں اپنا نام، رابطہ نمبر، ایڈریس اور کس وقت باآسانی غسل میت کے لئے جا سکتی ہیں یہ ضرور لکھوا دیں۔

مَدَنی پھول ! دن، وقت اور مقام اعلان میں بتا دیا جائے۔

بارش کے قطروں جتنے اَنگارے

منقول ہے: جس نے اپنے والدین کو گالی دی اُس کی قبر میں آگ کے اِتنے اَنگارے اُترتے ہیں جتنے (بارش کے) قطرے آسمان سے زمین پر آتے ہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۳۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

ماهانه علاقه کارکردگی فارم (مجلس تجہیز وتکفین)

علاقه	علاقہ ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین
نگران علاقه مشاورت	ڈویژن ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین

برائے مدنی ماہ وسن: ______ برائے عیسوی ماہ وسن: ______

حقیقی کارکردگی وہ ہے جس سے اسلامی بھائیوں میں عمل کا جذبہ پیدا ہو اور آخرت کی برکتیں ملیں۔ (فرمانِ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

نمبر	سوال	
1	کتنے مقامات پر بینر آویزاں ہوئے؟	
2	مکمل بینرز	
3	کتنے تجہیز و تکفین کی سعادت ملی؟	
4	کتنے اجتماعِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کی ترکیب بنی؟	
5	کتنے مقامات پر تقسیم رسائل کی ترکیب بنی؟	
6	تعداد تقسیم	رسائل؟ ___ کتب؟ ___ VCD ___
7	اس ماہ تعداد تجہیز و تکفین	D.V.D ___ مدنی خبریں ___
8	اس ماہ کتنے ٹیسٹ ہوئے؟	
9	خدام المساجد کی ترکیب	رقم ___ پلاٹ ___
10	کتنے لواحقین کو مدنی قافلے میں سفر کروایا؟	3 دن ___ 12 دن ___ 30 دن ___
11	کتنے لواحقین کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائی؟	
12	شعبے کے تحت کتنے مدنی انعامات کے رسائل	تقسیم ہوئے ___ وصول ہوئے ___

انفرادی کارکردگی علاقہ ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین	اکثر دن فکرِ مدینہ کی؟	کتنے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی؟	مدنی قافلے میں سفر کا مقام		رضائے رب الانام عزوجل کی کارکردگی				رسائل وVCD فروخت / تقسیم کیے؟				اکثر دن بعد فجر مدنی حلقے میں شرکت کی؟	اکثر راتیں جلد سونے والے مدنی انعام پر عمل رہا؟	اکثر دن 1 گھنٹہ 12 منٹ مدنی چینل دیکھا؟	مجلس/ کابینہ کے مدنی مشورے میں شرکت کی؟	اس ماہ شعبہ میں	
			گزشتہ ماہ	آئندہ تاریخ	عطار کا دوست	عطار کا پیارا	عطار کا منظورِ نظر	محبوبِ عطار	رسائل فروخت	رسائل تقسیم	VCD فروخت	VCD تقسیم					آمدن	خرچ

برائے کرم! یہ کارکردگی فارم ہر مدنی ماہ کی 2 تاریخ تک نگرانِ علاقہ / شہر مشاورت اور ڈویژن ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین کو میل / جمع کریں۔

دستخط علاقہ ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین: ....

کارکردگی فارم جمع کروانے کی تاریخ: ....

مدنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے)

(مجلس کارکردگی فارم اور مدنی پھول)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اَمَّا بَعْدُ

ذیلی حلقہ کارکردگی

ذیلی حلقہ ________

حلقہ ________

مدنی ماہ وسن	

حقیقی کارکردگی وہ ہے جس سے اسلامی بہنوں میں عمل کا جذبہ پیدا ہو

کیا اجتماع میں بینر آویزاں ہوئے؟ ________________

ہفتہ نمبر	1 کتنی میتوں کے غسل کی ترکیب بنی؟	2 کتنے مقامات پر اجتماع ذکر و نعت برائے ایصال ثواب کی ترکیب بنی؟ (تعداد)	3 کتنے مقامات پر لنگر رسائل کی ترکیب بنی؟ (تعداد)	4 تعداد لنگر			5 کتنی لواحقین سے تعزیت کی ترکیب کی؟ ذمہ داران اسلامی بہنوں کے ذریعہ
				رسائل	کتب	VCD	
1							
2							
3							
4							
5							
مجموعی کارکردگی							

انفرادی	اکثر دن فکرِ مدینہ کی سعادت حاصل کی؟	اکثر دن امیر اہلسنت کے مدنی مذاکرے اور مکتبۃ المدینہ کے جاری کردہ بیانات سننے کی سعادت حاصل کی؟	کتنے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی؟	رضائے رب الانام عزوجل کی کارکردگی
تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (ذیلی سطح)				(اجمیری/بغدادی/مکی/مدنی)

مدنی پھول:(1) ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے والیوں کے نام حلقہ ذمہ دار کو اور مدنی انعامات پر عمل کرنے اور مدرسۃ المدینہ (بالغات) میں داخلہ لینے والیوں کے نام متعلقہ شعبہ ذمہ دار (علاقہ سطح) کو پیش کر دیئے گئے؟ ________________

(2) گنتی اردو اعداد کے بجائے انگریزی اعداد میں لکھی جائے مثلاً "۲۶" کے بجائے "26" لکھا جائے۔

(3) یہ فارم مع "تقابلی جائزہ" [1] ہر مدنی ماہ کی 1 تاریخ تک غسل میت ذمہ دار اسلامی بہن (حلقہ سطح) کو جمع کروائیں۔

[1] "تقابلی جائزہ" فارم کی پشت پر موجود ہے

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تجہیز و تکفین

برائے مجلس تجہیز و تکفین

ماہ و سن (مدنی) ______ (عیسوی) __________

تجہیز و تکفین ذمہ دار اسلامی بہن (نیلی حلقہ سطح) __________ (نام بہت)

عیسوی ماہ وسن	

ہو اور آخرت کی برکتیں ملیں۔(فرمان امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)

6	7	8	9
کتنی لواحقین کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائی؟	کتنی لواحقین مدنی انعامات کی عاملہ بنی؟	کتنی لواحقین نے مدرسۃ المدینہ بالغات میں داخلہ لیا؟	کتنی اسلامی بہنوں نے تجہیز و تکفین کی تربیت حاصل کی؟
	تعداد	تعداد	تعداد

رسائل و کیسٹ فروخت / تقسیم کئے؟				انفرادی کوشش کے ذریعے کتنی اسلامی بہنوں کو مدنی کاموں کی ترغیب دلائی؟	وہ اسلامی بہنیں جو پہلے آتی تھیں اب نہیں آتیں خود کتنی اسلامی بہنوں سے رابطہ کیا؟	مدنی مشورے میں شرکت کی؟	اپنے محارم میں سے کتنوں کو		
رسائل فروخت	رسائل تقسیم	کیسٹ فروخت	کیسٹ تقسیم				مدنی انعامات کی ترغیب دلائی؟	مدنی قافلوں میں سفر کروایا؟	ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

ڈویژن
نگرانِ ڈویژن

ماہانہ ڈویژن کارکردگی فارم

برائے مدنی ماہ و سن :

مدنی مقصد : مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

------------------------------			1	2	3	4	5	6		
نمبر شمار	**علاقہ**	تعداد حلقہ	کتنے مقامات پر بینر آویزاں ہوئے	مکمل بینرز	کتنے تجہیز و تکفین کی سعادت ملی؟	کتنے اجتماع ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کی ترکیب بنی؟	کتنے مقامات پر تقسیم رسائل کی ترکیب بنی؟	تعداد تقسیم		
								رسائل	کتب	V.C.D
1										
2										
3										
4										
5										
6										
7										
8										
9										
10										
11										
12										
13										
14										
مجموعی کارکردگی		-	-	-	-	-	-	-	-	-

انفرادی کارکردگی ڈویژن ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین	انفرادی فکرِ مدینہ کی؟	کتنے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی؟	مدنی قافلے میں سفر کا مقام		رضائے رب الانام عزّوجلّ کی کارکردگی			
			گزشتہ ماہ	آئندہ تاریخ	عطار کا پیارا!	عطار کا دوست	عطار کا منظورِ نظر	محبوبِ عطار

برائے کرم ! یہ کارکردگی فارم ہر مدنی ماہ کی 4 تاریخ تک نگرانِ ڈویژن اور کابینہ ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین کو میل کریں۔

مدنی مقصد : مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عزّوجلّ (مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے)

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(مجلس تجہیز و تکفین)

برائے عیسوی ماہ و سن :

اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل (مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے)

ڈویژن ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین

کابینہ ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین

7		8	9		10	11			12		13	
اس ماہ تعداد تجہیز و تکفین		اس ماہ کتنے ٹیسٹ ہوئے؟	خدام المساجد کی ترکیب		کتنے لواحقین کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائی؟	کتنے لواحقین کو مدنی قافلے میں سفر کروایا؟			شعبے کے تحت کتنے مدنی انعامات کے رسائل		اس ماہ شعبہ میں	
D.V.D	مدنی خبریں		رقم	پلاٹ		3 دن	12 دن	30 دن	تقسیم ہوئے	وصول ہوئے	آمدن	خرچ
-		-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-

رسائل، VCD فروخت / تقسیم کیے؟				اکثر دن بعد فجر مدنی حلقے میں شرکت کی؟	اکثر راتیں جلد سونے والے مدنی انعام پر عمل رہا؟	اکثر دن آٹھ 12 منٹ مدنی چینل دیکھا؟	کتنے مدنی مشورے کیے	
رسائل فروخت	رسائل تقسیم	VCD فروخت	VCD تقسیم				ڈویژن	مجلس

دستخط ڈویژن ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین : ____________________

کارکردگی فارم جمع کروانے کی تاریخ : ____________________

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

کابینہ

نگرانِ کابینہ

ماہانہ کابینہ کارکردگی فارم

برائے مدنی ماہ و سن :

مدنی مقصد : مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

----------------------------------			1	2	3	4	5	6		
نمبر شمار	ڈویژن	تعداد حلقہ	کتنے مقامات پر بینر آویزاں ہوئے	مکمل بینرز	کتنے تجہیز و تکفین کی سعادت ملی؟	کتنے اجتماعِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کی ترکیب بنی؟	کتنے مقامات پر تقسیم رسائل کی ترکیب بنی؟	تعداد تقسیم		
								رسائل	کتب	V.C.D
1										
2										
3										
4										
5										
6										
7										
8										
9										
10										
11										
12										
13										
14										
مجموعی کارکردگی		-	-	-	-	-	-	-	-	-

انفرادی کارکردگی کابینہ ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین	اشتراک فکرِ مدینہ کی؟	کتنے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی؟	مدنی قافلے میں سفر کا مقام		رضائے رب الانام عزوجل کی کارکردگی			
			گزشتہ ماہ	آئندہ تاریخ	عطار کا پیارا!	عطار کا دوست	عطار کا منظورِ نظر	محبوبِ عطار

برائے کرم! یہ کارکردگی فارم ہر مدنی ماہ کی 5 تاریخ تک نگرانِ کابینہ اور کابینات ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین کو میل کریں۔

مدنی مقصد : مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجلّ (مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے)

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کابینہ ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین

کابینات ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین

(مجلس تجہیز و تکفین)

برائے عیسوی ماہ و سن :

اِنْ شَآءَاللّٰہ عزوجل (مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے)

7		8	9		10	11			12		13	
اس ماہ تعداد تجہیز و تکفین		اس ماہ کتنے میت ہوئے؟	خدام المساجد کی ترکیب		کتنے لواحقین کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائی؟	کتنے لواحقین کو مدنی قافلے میں سفر کروایا؟			شعبے کے تحت کتنے مدنی انعامات کے رسائل		اس ماہ شعبہ میں	
D.V.D	مدنی خبریں		رقم	پلاٹ		3دن	12دن	30دن	تقسیم ہوئے	وصول ہوئے	آمدن	خرچ
-		-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-

رسائل وVCD فروخت/تقسیم کیے؟				اکثر دن بعد فجر مدنی حلقے میں شرکت کی؟	اکثر راتیں جلد سونے والے مدنی انعام پر عمل رہا؟	اکثر دن آٹھ 12 منٹ مدنی چینل دیکھا؟	کتنے مدنی مشورے کیے	
رسائل فروخت	رسائل تقسیم	VCDفروخت	VCDتقسیم				کابینہ	مجالس

دستخط کابینہ ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین : ______________________

کارکردگی فارم جمع کروانے کی تاریخ : ______________________

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

کابینات

نگرانِ کابینات

ماہانہ کابینات کارکردگی فارم

برائے مدنی ماہ و سن :

مدنی مقصد : مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔

------------------------------				1	2	3	4	5	6		
نمبر شمار	کابینہ	تعداد		کتنے مقامات پر بینر آویزاں ہوئے	مکمل بینرز	کتنے تجہیز و تکفین کی سعادت ملی؟	کتنے اجتماعِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کی ترکیب بنی؟	کتنے مقامات پر تقسیمِ رسائل کی ترکیب بنی؟	تعداد تقسیم		
		ڈویژن	علاقہ						رسائل	کتب	VCD
1											
2											
3											
4											
5											
6											
7											
8											
9											
10											
11											
12											
13											
14											
مجموعی کارکردگی			-	-	-	-	-	-	-	-	-

انفرادی کارکردگی کابینات ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین	اکثر دن فکرِ مدینہ کی؟	کتنے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی؟	مدنی قافلے میں سفر کا مقام		رضائے ربُّ الانام عزوجل کی کارکردگی			
			گزشتہ ماہ	آئندہ تاریخ	عطار کا پیارا	عطار کا دوست	عطار کا منظورِ نظر	محبوبِ عطار

برائے کرم! یہ کارکردگی فارم ہر مدنی ماہ کی 6 تاریخ تک نگرانِ کابینات اور نگرانِ مجلس تجہیز و تکفین کو میل کریں۔

مدنی مقصد : مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل (مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے)

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کابینات ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین

نگران مجلس تجہیز و تکفین

(مجلس تجہیز و تکفین)

برائے عیسوی ماہ و سن :

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجلّ (مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے)

7		8	9		10	11			12		13	
اس ماہ تعداد تجہیز و تکفین		اس ماہ کتنے میت ہوئے؟	خدام المساجد کی ترکیب		کتنے لواحقین کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائی؟	کتنے لواحقین کو مدنی قافلے میں سفر کروایا؟			شعبے کے تحت کتنے مدنی انعامات کے رسائل		اس ماہ شعبہ میں	
D.V.D	مدنی خبریں		رقم	پلاٹ		3دن	12دن	30دن	تقسیم ہوئے	وصول ہوئے	آمدن	خرچ
-		-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-

رسائل و VCD فروخت / تقسیم کیے؟				اکثر دن بعد فجر مدنی حلقے میں شرکت کی؟	اکثر راتیں جلد سونے والے مدنی انعام پر عمل رہا؟	اکثر دن 1 گھنٹہ 12 منٹ مدنی چینل دیکھا؟	کتنے مدنی مشورے کئے	
رسائل فروخت	رسائل تقسیم	VCD فروخت	VCD تقسیم				کابینات	مجلس

دستخط کابینات ذمہ دار مجلس تجہیز و تکفین : ______________________________

کارکردگی فارم جمع کروانے کی تاریخ : ______________________________

(مجلس کارکردگی فارم اور مدنی پھول)

ملک

نگرانِ ملک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

ماہانہ ملک کارکردگی فارم

برائے مدنی ماہ و سن :

نمبر شمار	کابینات			------------------------------	1	2	3	4	5	6		
		تعداد			کتنے مقامات پر بینر آویزاں ہوئے	مکمل بینرز	کتنے تجہیز و تکفین کی سعادت ملی؟	کتنے اجتماعِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب کی ترکیب کی؟	کتنے مقامات پر تقسیم رسائل کی ترکیب کی؟	تعداد تقسیم		
		کابینہ	ڈویژن	علاقہ						رسائل	کتب	V.C.D
1												
2												
3												
4												
5												
6												
7												
8												
9												
10												
11												
12												
13												
14												
مجموعی کارکردگی		-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-

انفرادی کارکردگی نگرانِ مجلس تجہیز و تکفین	انفرادی فکرِ مدینہ کی؟	کتنے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت کی؟	مدنی قافلے میں سفر کا مقام		رضائے رب الانام عزوجل کی کارکردگی			
			گزشتہ ماہ	آئندہ تاریخ	عطار کا پیارا	عطار کا دوست	عطار کا منظورِ نظر	محبوبِ عطار

برائے کرم! یہ کارکردگی فارم ہر مدنی ماہ کی 7 تاریخ تک نگرانِ ملک اور رکن شوریٰ مجلس تجہیز و تکفین کو میل کریں۔

مدنی مقصد: مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عزوجل (مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے)

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نگران مجلس تجہیز و تکفین

(مجلس تجہیز و تکفین)

رکنِ شوریٰ مجلس تجہیز و تکفین

برائے عیسوی ماہ و سن :

7		8	9		10	11			12		13	
اس ماہ تعداد تجہیز و تکفین		اس ماہ کتنے میت ہوئے؟	خدام المساجد کی ترکیب		کتنے لواحقین کو ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائی؟	کتنے لواحقین کو مدنی قافلے میں سفر کروایا؟			شعبے کے تحت کتنے مدنی انعامات کے رسائل		اس ماہ شعبہ میں	
D.V.D	مدنی خبریں		رقم	پلاٹ		3دن	12دن	30دن	تقسیم ہوئے	وصول ہوئے	آمدن	خرچ
-		-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-

رسائل وVCD فروخت/تقسیم کیے؟				اکثر دن بعد فجر مدنی حلقے میں شرکت کی؟	اکثر راتیں جلد سونے والے مدنی انعام پر عمل رہا؟	اکثر دن آٹھ 12 منٹ مدنی چینل دیکھا؟	کتنے مدنی مشورے کیے؟	
رسائل فروخت	رسائل تقسیم	فروخت VCD	تقسیم VCD				کابینات	پاکستان مجلس

دستخط نگرانِ مجلس تجہیز و تکفین : ______________________

کارکردگی فارم جمع کروانے کی تاریخ : ______________________

(مجلس کارکردگی فارم اور مدنی پھول)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o اَمَّا بَعْدُ

تقابلی

(تجہیز و تکفین کارکردگی(حلقہ

نمبر شمار	مدنی کام	ربیع النور	اضافہ کمی	فیصد	ربیع الغوث	اضافہ کمی	فیصد	جمادی الاول	اضافہ کمی	فیصد	جمادی الثانی	اضافہ کمی	فیصد	رجب المرجب	اضافہ کمی	فیصد	شعبان المعظم
1	تعداد غسلِ میت																
2	تعداد اجتماعِ ذکر و نعت برائے ایصالِ ثواب																
3	تعداد رسائل (لنگر)																
4	تعداد کتب (لنگر)																
5	تعداد vcd's (لنگر)																
6	تعداد بذریعہ فون تعزیت																
7	تعداد بالمشافہ تعزیت																
8	لواحقین کی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت (تعداد)																
9	لواحقین مدنی انعامات کی عاملات بنی (تعداد)																
10	لواحقین نے مدرسۃ المدینہ (بالغات) میں داخلہ لیا																

مدنی پھول: اضافہ یا کمی کے کالم کو پُر کرتے وقت کمی کی صورت میں تعداد سے قبل "تفریق" ("-") کی علامت لگادی جائے مثلاً: 40-

کمی بیشی کی وجوہات: حیرت انگیز اضافے کی وجہ: ________________________

حیرت انگیز کمی کی وجہ: ________________________

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جائزہ فارم

ماہ وسن (مدنی)____________ (عیسوی)____________

سطح)ربیع النور تا صفر المظفر)

اضافہ کمی	فیصد٪	رمضان المبارک	اضافہ کمی	فیصد٪	شوال المکرم	اضافہ کمی	فیصد٪	ذی القعدۃ	اضافہ کمی	فیصد٪	ذوالحجۃ	اضافہ کمی	فیصد٪	محرم الحرام	اضافہ کمی	فیصد٪	صفر المظفر	اضافہ کمی	فیصد٪

فیصد نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ موجودہ ماہ میں جو اضافہ یا کمی ہوئی اُسے پچھلے ماہ کی کارکردگی سے تقسیم کرکے 100 سے ضرب دے دیا جائے۔ فیصد نکل آئے گا۔

فارمولا = اضافہ یا کمی x100 = فی صد

ماہ کی کارکردگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ

سن مدنی 1436ھ (عیسوی) 2015ء

ماہانہ

علاقہ ________________

ڈویژن ________________

کابینہ ________________

کابینات ________________

مدنی تاریخ	عیسوی تاریخ	دن	مصروفیت کی نوعیت
1			
2			
3			
4			
5			
6			
7			
8			
9			
10			
11			
12			
13			
14			
15			
16			
17			
18			
19			
20			
21			
22			
23			
24			
25			
26			
27			
28			
29			
30			

مدنی پھول: ☆ مجلس کی طرف سے ملنے والے جدول (جو کہ 3 دن کا ہے) کی مدد سے ماہانہ پیشگی جدول بنایا جائے۔ ☆ جدول کے مقررہ 3 دن (کارکردگی پُر کرنا، کارکردگی چیک کرنا، بیانات کی تیاری وغیرہ) ممکنہ صورت میں انفرادی کوشش واجتماعِ ذکر ونعت کی ترکیب وغیرہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیشگی جدول

ماہ و سن (مدنی)__________ (عیسوی)__________

ذمہ دار اسلامی بہن (ام / بنت)________________

تنظیمی ذمہ داری________________________

مصروفیت کی نوعیت	مقام	دورانیہ

کے علاوہ بقیہ ایام میں بھی کسی نہ کسی مدنی کام میں مصروفیت کی ترکیب بنائی جائے مثلاً فرض علوم مطالعہ، بیانات کی کیسٹیں سننا، تحریری کام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مجلس تجہیز وتکفین کے اسلامی بھائیوں کے ٹیسٹ کے مدنی پھول

الحمدُ للّٰہ عزّوجلّ دعوتِ اسلامی کی مجالس میں سے ایک **مجلس تجہیز و تکفین** بھی ہے، جس کے قیام کا مقصد عاشقانِ رسول میں سے کسی کے انتقال کر جانے پر احسن انداز سے سنتوں کے مطابق غسل دینا، کفن پہنانا، نمازِ جنازہ پڑھنا/پڑھانا، تدفین کرنا اور ایصالِ ثواب وغیرہ کے معاملات کو بخوبی ادا کرنا ہے۔
مجلس تجہیز و تکفین کے تحت اسلامی بھائیوں کے ٹیسٹ کا سلسلہ **یکم ذی الحجۃ الحرام ۱۴۳۵ھ** سے شروع ہو رہا ہے، **مجلس تجہیز و تکفین** کے ہر ذمہ دار کے لئے تجہیز و تکفین کا ٹیسٹ دینا لازمی ہوگا اور جو نمازِ جنازہ پڑھائیں یا فاتحہ خوانی کریں تو ان کے لئے ضروری مسائل و قراءت کا ٹیسٹ لازمی دلوائیے۔ جن سے بن پڑے وہ اپنے شہر میں موجود **"ٹیسٹ مجلس کے مکتب"** تشریف لاکر بالمشافہ امتحان دیں، عند الضرورت ٹیسٹ مجلس کے فراہم کردہ **موبائل نمبرز** اور **اسکائپ آئی ڈیز** پر رابطہ فرما کر ٹیسٹ دیں۔
نوٹ: بالمشافہ ٹیسٹ دینے کے لئے ہر اتوار دوپہر 11 بجے سے 1 بجے تک ٹیسٹ مکتب میں تشریف لائیں اور اگر موبائل پر ٹیسٹ کا سلسلہ ہو تو ہر اتوار صبح 9 بجے سے 11 بجے تک کے اوقات میں رابطہ کیجیے۔ **(بیرون ملک والوں کا ٹیسٹ انہی اوقاتِ کار میں اسکائپ پر ہوگا۔)**

ٹیسٹ مجلس کو مندرجہ ذیل کوائف درکار ہیں۔

نام:------------------------------ ولدیت:------------------------------ شعبہ:------------------------------

موبائل نمبر:------------------------------ کابینہ:------------------------------ کابینات:------------------------------

شعبہ کے تجربات: کتنی بار غسلِ میت------------------------------ کتنی بار نمازِ جنازہ------------------------------

مجلس تجہیز وتکفین کے ذمہ داران اپنے کوائف **ٹیسٹ مجلس** کے میل ایڈریسز: ijara.majlisetafteeshmasail@dawateislami.net اور ijara.majlisetafteeshqiraat@dawateislami.net **پر میل یا درج ذیل نمبروں پر S.M.S فرما دیجیے۔**

ٹیسٹ مجلس مسائل ذمہ دار کا رابطہ نمبر و اسکائپ آئی ڈی: 03152314789 اسکائپ آئی ڈی (بیرون ملک والوں کیلئے): "majlisetafteeshmasaie112"

ٹیسٹ مجلس قراءت ذمہ دار کا رابطہ نمبر و اسکائپ آئی ڈی: 03158525326 اسکائپ آئی ڈی (بیرون ملک والوں کیلئے): "testmajlis**1112**"

نوٹ: ضروری مسائل کے مطالعہ کے لئے نصاب مجلسِ تجہیز و تکفین سے حاصل کیجیے۔

امتحان کے بارے میں معلومات

[1] **تجہیز وتکفین ٹیسٹ** (یہ ٹیسٹ ہر ذمہ دار کو لازمی دینا ہے):۔
تجہیز و تکفین کے ہر ذمہ دار کے لئے مکمل غسلِ میت کا طریقہ، کفن کاٹنے اور پہنانے کا طریقہ، تدفین کا طریقہ اور کچھ متفرق سوالات کئے جائیں گے۔

[2] **نمازِ جنازہ پڑھانے والوں کے لئے قراءت ومسائل ٹیسٹ**:۔
اِس ٹیسٹ میں مندرجہ ذیل موضوعات سے سوالات کئے جائیں گے: طہارت و نجاست (خفیفہ و غلیظہ کی مثالیں و حکم اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ)، شرائطِ امامت و شرائطِ نماز، فرائض و مفسداتِ نماز، واجبات و مکروہاتِ تحریمہ، نمازِ جنازہ، اذان و اقامت، تکبیرِ تحریمہ، تکبیرِ انتقالات، تسبیحات، ثناء، تعوذ و تسمیہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ فیل، سورۂ قریش، سورۂ ماعون، سورۂ کوثر، سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ لہب، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس، دعائے ماثورہ، تشہد، درودِ ابراہیمی، سلام، نمازِ جنازہ کی تینوں دعائیں۔

[3] **فاتحہ کرنے والوں کے لئے قراءت ٹیسٹ** : اُن اسلامی بھائیوں کے لئے جو فاتحہ یا تلقین وغیرہ کرتے ہیں۔ اس ٹیسٹ میں مکمل فاتحہ کا طریقہ، اذان، سورۂ ملک، تلقین کرنے کے الفاظ سنے جائیں گے۔
نوٹ: اگر فاتحہ و تلقین زبانی کرتے ہیں تو زبانی اور اگر دیکھ کر کرتے ہیں تو کتاب سے دیکھ کر ٹیسٹ ہوگا۔

بالمشافہ مسائل و قراءت ٹیسٹ دینے کے لئے ہر اتوار ان مقامات پر تشریف لائیے۔

۱۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ **کراچی**۔

۲۔ فیضانِ مدینہ، مدینۃ الاولیاء **ملتان**۔ ۳۔ فیضانِ مدینہ گلزار طیبہ **سرگودھا**۔

ٹیسٹ مجلس مسائل وقراءت (مجلس اجارہ دعوتِ اسلامی)

فاتحہ اور ایصالِ ثواب
کا طریقہ
القرآن الحکیم
شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی
دامت برکاتہم العالیہ

سورۃ البقرۃ کی ابتدائی آیات

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا

الٓمّٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٢ الَّذِيْنَ

وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو وہ جو

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝٣

بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں

وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ

اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر

هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝٤ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ

یقین رکھیں وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی

الْمُفْلِحُوْنَ ۝٥

مراد کو پہنچنے والے۔

سورۃ البقرۃ کے آخری رکوع کی آیات

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَؕ-كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ

رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں

وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ۫-لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ۫-وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ﱪ

اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ(۲۸۵) لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاؕ-لَهَا مَا

تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو

كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْؕ-رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَاۚ-رَبَّنَا

اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے

وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَاۚ-رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا

اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖۚ-وَ اعْفُ عَنَّاٙ-وَ اغْفِرْ لَنَاٙ-وَ ارْحَمْنَاٙ-اَنْتَ مَوْلٰىنَا

جس کی ہمیں سہار (طاقت) نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور بخش دے اور ہم پر مہر (رحم) کر تو ہمارا مولیٰ ہے

فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ(۲۸۶)ع

تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

سورۂ یٰسین کے فضائل

حضرت سَیِّدُنا ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: نبیِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ سورۂ یٰسین میری امت کے ہر انسان کے دل میں ہو۔ (درمنثور، ج۷، ص۳۸)

حضرت سَیِّدُنا ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جو شخص صبح کے وقت سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے اس دن کی آسانی اسے شام تک عطا کی گئی اور جس شخص نے رات کی ابتداء میں اس کی تلاوت کی اسے صبح تک اس رات کی آسانی دی گئی۔

(درمنثور، ج۷، ص۳۸)

حضرت سَیِّدُنا ابوقِلابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جس نے سورۂ یٰسین کی تلاوت کی اس کی مغفرت ہوجائے گی اور جس نے کھانے کے وقت اس کے کم ہونے کی حالت میں تلاوت کی تو وہ اسے کفایت کرے گا اور جس نے کسی مَرنے والے کے پاس اس کی تلاوت کی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ (اس پر) موت کے وقت نرمی فرمائے گا اور جس نے کسی عورت کے پاس اس کے بچے کی ولادت کی تنگی پر سورۂ یٰسین کی تلاوت کی اس پر آسانی ہوگی اور جس نے اس کی تلاوت کی گویا کہ اس نے گیارہ مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کی اور ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے۔

(درمنثور، ج۷، ص۳۹)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا

یٰسٓ ۝۱ وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۝۲ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝۳ عَلٰی صِرَاطٍ

حکمت والے قرآن کی قسم بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے

مُّسۡتَقِیۡمٍ ۝۴ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۝۵ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ

گئے ہو عزت والے مہربان کا اتارا ہوا تاکہ تم اس قوم کو ڈر سناؤ جس کے

اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ۝۶ لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ لَا

باپ دادا نہ ڈرائے گئے تو وہ بے خبر ہیں بے شک ان میں اکثر پر بات ثابت ہوچکی ہے تو وہ

یُؤۡمِنُوۡنَ ۝۷ اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا فَہِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَہُمۡ

ایمان نہ لائیں گے ہم نے ان کی گردنوں میں طوق کر دیئے ہیں کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اب

مُّقۡمَحُوۡنَ ۝۸ وَ جَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡہِمۡ سَدًّا وَّ مِنۡ خَلۡفِہِمۡ سَدًّا

اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے ایک دیوار

فَاَغۡشَیۡنٰہُمۡ فَہُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ۝۹ وَ سَوَآءٌ عَلَیۡہِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ اَمۡ لَمۡ

اور انھیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انھیں کچھ نہیں سوجھتا اور انھیں ایک سا ہے تم انھیں ڈراؤ یا نہ

تُنۡذِرۡہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝۱۰ اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکۡرَ وَ خَشِیَ

ڈراؤ وہ ایمان لانے کے نہیں تم تو اسی کو ڈر سناتے ہو جو نصیحت پر چلے اور

الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ

رحمٰن سے بے دیکھے ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو بے شک ہم

الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ﳳ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ

مردوں کو جلائیں (زندہ کریں) گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انھوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے

مُّبِیْنٍ۠ ﴿۱۲﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَۚ ﴿۱۳﴾

ایک بتانے والی کتاب میں اور ان سے مثال بیان کرو اس شہر والوں کی جب ان کے پاس فرستادے آئے

اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ

جب ہم نے ان کی طرف دو بھیجے پھر انھوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے سے زور دیا اب ان سب نے کہا کہ بے شک ہم

اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَاۙ وَ مَاۤ اَنْزَلَ

تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی اور رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّاۤ

کچھ نہیں اتارا تم نرے جھوٹے ہو وہ بولے ہمارا رب جانتا ہے کہ بے شک ضرور ہم

اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَا عَلَیْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّا

تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں اور ہمارے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا بولے ہم تمہیں

تَطَیَّرْنَا بِكُمْۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَ لَیَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ

منحوس سمجھتے ہیں بے شک تم اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور بیشک ہمارے ہاتھوں تم پر

اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

دکھ کی مار پڑے گی انھوں نے فرمایا تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے کیا اس پر بدکتے ہو کہ تم سمجھائے گئے بلکہ تم

مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ یٰقَوْمِ

حد سے بڑھنے والے لوگ ہو اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک مرد دوڑتا آیا بولا اے میری قوم

اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ لا اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

بھیجے ہوؤں کی پیروی کرو ایسوں کی پیروی کرو جو تم سے کچھ نیگ (اجر) نہیں مانگتے اور وہ راہ پر ہیں

وَ مَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ

اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے کیا اللہ کے سوا

دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا وَّ

اور خدا ٹھہراؤں کہ اگر رحمٰن میرا کچھ برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور

لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ ج اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ

نہ وہ مجھے بچا سکیں بیشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں مقرر (یقیناً) میں تمہارے رب پر ایمان لایا

فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ ط قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لا بِمَا

تو میری سنو اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو کہا کسی طرح میری قوم جانتی جیسی

غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ

میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ (۲۸) اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً

آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا وہ تو بس ایک

وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ (۲۹) یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ

ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی

رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (۳۰) اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ

رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں کیا انہوں نے نہ دیکھا ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں

الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ (۳۱) وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا

ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر

مُحْضَرُوْنَ ۠ (۳۲) وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚۖ اَحْیَیْنٰهَا وَ اَخْرَجْنَا مِنْهَا

لائے جائیں گے اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج

حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ (۳۳) وَ جَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا

نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے اور ہم نے

فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ۙ (۳۴) لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا

اس میں کچھ چشمے بہائے کہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں

یَشْكُرُوْنَ (۳۵) سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

تو کیا حق نہ مانیں گے پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنھیں زمین اگاتی ہے

وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ

اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جن کی انھیں خبر نہیں اور ان کے لئے ایک نشانی رات ہے ہم اس پر سے دن

النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ

کھینچ لیتے ہیں جبھی وہ اندھیرے میں ہیں اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے یہ

تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ

حکم ہے زبردست علم والے کا اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ پھر ہو گیا جیسے کھجور کی پرانی

الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّيْلُ سَابِقُ

ڈال (ٹہنی) سورج کو نہیں پہنچتا کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن پر

النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي

سبقت لے جائے اور ہر ایک ایک گھیرے میں پیر رہا ہے اور ان کے لئے ایک نشانی یہ ہے کہ انھیں ان کے بزرگوں کی پیٹھ میں ہم

الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَ خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ

نے بھری کشتی میں سوار کیا اور ان کے لئے ویسی ہی کشتیاں بنا دیں جن پر سوار ہوتے ہیں اور ہم چاہیں تو

نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَ مَتَاعًا

انہیں ڈبو دیں تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ وہ بچائے جائیں مگر ہماری طرف کی رحمت اور ایک وقت

اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

تک برتنے دینا اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے ڈرو تم اس سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے اس امید پر

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا

کہ تم پر مہر ہو تو منہ پھیر لیتے ہیں اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو اس سے منہ

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ

ہی پھیر لیتے ہیں اور جب ان سے فرمایا جائے اللہ کے دیئے میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر

كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ

مسلمانوں کے لیے کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا تو کھلا دیتا تم تو نہیں

اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۷﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۸﴾

مگر کھلی گمراہی میں اور کہتے ہیں کب آئے گا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَ هُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا

راہ نہیں دیکھتے مگر ایک چیخ کی کہ انھیں آلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوں گے تو نہ

یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّ لَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَ نُفِخَ فِی الصُّوْرِ

وصیت کرسکیں گے اور نہ اپنے گھر پلٹ کر جائیں اور پھونکا جائے گا صور

فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ

جبھی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف دوڑتے چلیں گے کہیں گے ہائے ہماری خرابی کس نے

بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾

ہمیں سوتے سے جگا دیا یہ ہے وہ جس کا رحمٰن نے وعدہ دیا تھا اور رسولوں نے حق فرمایا

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جبھی وہ سب کے سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کیے کا

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ

بے شک جنت والے آج دل کے بہلاووں میں چین کرتے ہیں وہ اور ان کی بیبیاں

ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾

سایوں میں ہیں تختوں پر تکیہ لگائے ان کے لیے اس میں میوہ ہے اور ان کے لیے ہے اس میں جو مانگیں

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿۵۸﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

ان پر سلام ہوگا مہربان رب کا فرمایا ہوا اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

اے اولادِ آدم کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا بے شک وہ تمہارا کھلا

مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ

دشمن ہے اور میری بندگی کرنا یہ سیدھی راہ ہے اور بے شک اس نے تم میں

مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ

سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے

تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى

وعدہ تھا آج اس میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا آج ہم ان کے مونھوں پر مہر

اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

کردیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے

وَ لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْیُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى یُبْصِرُوْنَ ﴿۶۶﴾ وَ

اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا اور

لَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۶۷﴾ ع

اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے کہ نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے

وَ مَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِؕ اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَ

اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں تو کیا وہ سمجھتے نہیں اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور

مَا یَنْۢبَغِیْ لَهٗؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ ﴿۶۹﴾ لِّیُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَیًّا

نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو

وَّ یَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ

اور کافروں پر بات ثابت ہوجائے اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے

اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ ذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

بنائے ہوئے چوپائے ان کے لیے پیدا کئے تو یہ ان کے مالک ہیں اور انھیں ان کے لیے نرم کردیا تو کسی پر سوار ہوتے ہیں اور

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ

کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے لئے ان میں کئی طرح کے نفع اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا شکر نہ کریں گے اور

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ

انھوں نے اللہ کے سوا اور خدا ٹھہرا لیے کہ شاید ان کی مدد ہو وہ ان کی مدد نہیں کر سکتے

وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ

اور وہ ان کے لشکر سب گرفتار حاضر آئیں گے تو تم ان کی بات کا غم نہ کرو بے شک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں

وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾ اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ

اور ظاہر کرتے ہیں اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح

مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ

جھگڑالو ہے اور ہمارے لیے کہاوت کہتا ہے اور اپنی پیدائش بھول گیا بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے

هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ

جب وہ بالکل گل گئیں تم فرماؤ انھیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اسے ہر پیدائش

عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾ۙ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ

کا علم ہے جس نے تمہارے لئے ہرے پیڑ میں سے آگ پیدا کی جبھی تم اس سے

تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾ اَوَ لَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى

سلگاتے ہو اور کیا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائے ان جیسے

اَنۡ یَّخۡلُقَ مِثۡلَهُمۡ ؕ بَلٰی ٭ وَ هُوَ الۡخَلّٰقُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهٗۤ اِذَاۤ

اور نہیں بنا سکتا کیوں نہیں اور وہی ہے بڑا پیدا کرنے والا سب کچھ جانتا اس کا کام تو یہی ہے کہ جب

اَرَادَ شَیۡئًا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَهٗ كُنۡ فَیَكُوۡنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبۡحٰنَ الَّذِیۡ بِیَدِهٖ

کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے ہو جا وہ فوراً ہو جاتی ہے تو پاکی ہے اسے جس کے ہاتھ

مَلَكُوۡتُ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ اِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۳﴾

ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے۔

دُعا کی قبولیت کا نسخہ

کسی مریض کو شفا نہ ہوتی ہو تو پہلے کچھ خیرات کر دیجئے پھر غیر مکروہ وقت میں دو رکعت نَفْل ادا کر کے گڑ گڑا کر دُعا مانگئے اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ دعا قبول ہو گی۔ فضائلِ دعا صفحہ ۵۹ تا ۶۰ پر ہے: (قبولیت دعا کے آداب میں سے) اَدَب ۵: دعا سے پہلے کوئی عمل صالح (یعنی نیک عمل) کرے کہ خدائے کریم کی رحمت اس (دعا کرنے والے) کی طرف متوجہ ہو، صدقہ خصوصاً پوشیدہ، اس اَمر میں اثر تمام رکھتا ہے (یعنی بالخصوص چھپا کر خیرات کرنا دعا کی قبولیت میں بہت موثر ہے)۔ اَدَب ۹: وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت نماز خلوص قلب سے پڑھے کہ جالب رحمت (یعنی رحمت کا سبب) ہے اور رحمت موجب نعمت۔

(فیضانِ سنت، باب نیکی کی دعوت، ۲/۲۵۴)

سورۂ ملک کے فضائل

حضرت سَیِّدُنا ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا میں تجھے ایک حدیث تحفے کے طور پر نہ دوں جس کے ساتھ تو خوش ہو جائے، اس نے عرض کی بیشک! تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے فرمایا: یہ سورہ پڑھو: "**تَبَارَكَ الَّذِیۡ بِیَدِهِ الۡمُلۡكُ**" اور یہ سورت اپنے اہل وعیال، اپنے تمام بچوں، اپنے گھر کے بچوں اور اپنے پڑوسیوں کو سکھاؤ (اس کی انہیں تعلیم دو) کیونکہ یہ نَجات دلانے والی ہے اور قیامت کے دن اپنے قاری کے لیے اپنے رب کے پاس جھگڑنے والی ہے، اور یہ اسے تلاش کرے گی تاکہ اسے جہنم کے عذاب سے نَجات دلائے اور اس کے سبب اس کا قاری عذاب سے بھی نَجات پا جائے گا۔ (درمنثور، ۸/ ۲۳۱)

حضرت سَیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں: "جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا" تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذاب قبر سے روکتی ہے، توراۃ میں اس کا نام سورۂ ملک ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زیادہ اور اچھا

عمل کرتا ہے۔'' (مستدرك حاكم،۳/۳۲۲،حدیث ۳۸۹۲)

رسول **اللہ** صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے: میری خواہش ہے کہ ''تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ'' ہر مومن کے دل میں ہو۔

(کنز العمال،۱/۲۹۱،حدیث ۲۶۴۵)

چاند دیکھ کر اس سورہ کو پڑھا جائے تو مہینے کے تیس دنوں تک وہ سختیوں سے ان شاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ محفوظ رہے گا، اس لئے کہ یہ تیس آیتیں ہیں اور تیس دن کے لئے کافی ہیں۔

(روح المعانی،سورۃ الملک،۱۵/۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان رحمت والا

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ٘ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُۙ ﴿۱﴾ الَّذِیْ

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضہ میں سارا ملک اور وہ ہر چیز پر قادر ہے وہ جس

خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے اور وہی عزت والا

الْغَفُوْرُۙ ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًاؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ

بخشش والا ہے جس نے سات آسمان بنائے ایک کے اوپر دوسرا تو رحمٰن کے بنانے میں کیا فرق

مِنْ تَفٰوُتٍؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾ ثُمَّ ارْجِعِ

دیکھتا ہے تو نگاہ اٹھا کر دیکھ تجھے کوئی رخنہ (خرابی وعیب) نظر آتا ہے پھر دوبارہ

الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝۴ وَ لَقَدْ زَيَّنَّا

نگاہ اٹھا نظر تیری طرف ناکام پلٹ آئے گی تھکی ماندی اور بے شک ہم نے

السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

نیچے کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور انھیں شیطانوں کے لیے مار کیا اور ان کے لیے بھڑکتی آگ

عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝۵ وَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ

کا عذاب تیار فرمایا اور جنھوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی

الْمَصِيْرُ ۝۶ اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّ هِيَ تَفُوْرُ ۝۷ تَكَادُ

برا انجام جب اس میں ڈالے جائیں گے اس کا رینکنا (چنگھاڑنا) سنیں گے کہ جوش مارتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ

تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

شدتِ غضب میں پھٹ جائے گی جب کبھی کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی ڈر

نَذِيْرٌ ۝۸ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۬ فَكَذَّبْنَا وَ قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ

سنانے والا نہ آیا تھا کہیں گے کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا اللہ نے کچھ

مِنْ شَیْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝۹ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ

نہیں اوتارا تم تو نہیں مگر بڑی گمراہی میں اور کہیں گے اگر ہم سنتے یا

نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْۤ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝۱۰ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا

سمجھتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے اب اپنے گناہ کا اقرار کیا تو پھٹکار

لِاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ

ہو دوزخیوں کو بے شک وہ جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ

ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے وہ تو

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَؕ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾

دلوں کی جانتا ہے کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے ہر باریکی جانتا خبردار

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ

وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام (تابع) کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں

رِّزْقِهٖؕ وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ

سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے کیا تم اس سے نڈر ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ تمہیں زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُۙ ﴿۱۶﴾ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ

دھنسا دے جبھی وہ کانپتی رہے یا تم نڈر ہو گئے اس سے جس کی سلطنت آسمان میں ہے کہ

عَلَیْكُمْ حَاصِبًاؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ

تم پر پتھراؤ بھیجے تو اب جانو گے کیسا تھا میرا ڈرانا اور بیشک ان سے اگلوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ

جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا انکار اور کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندے نہ دیکھے پر پھیلاتے

يَقْبِضْنَ ؔ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾

اور سمیٹتے انہیں کوئی نہیں روکتا سوا رحمٰن کے بیشک وہ سب کچھ دیکھتا ہے

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ

یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے کہ رحمٰن کے مقابل تمہاری مدد کرے

الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ

کافر نہیں مگر دھو کے میں یا کون سا ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر وہ اپنی روزی

رِزْقَهٗ ۚ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ

روک لے بلکہ وہ سرکش اور نفرت میں ڈھیٹ بنے ہوئے ہیں تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے

اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْۤ

زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھا چلے سیدھی راہ پر تم فرماؤ وہی ہے جس نے

اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا

تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے کتنا کم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

حق مانتے ہو تم فرماؤ وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں پھیلایا اور اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ

اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو تم فرماؤ یہ علم

اللّٰهِ ۖ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓـَٔتْ

تو اللہ کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا پھر جب اسے پاس دیکھیں گے

وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ

کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے اور ان سے فرمایا جائے گا یہ ہے جو تم مانگتے تھے تم فرماؤ

اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ

بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کونسا ہے جو کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

دکھ کے عذاب سے بچالے گا تم فرماؤ وہی رحمٰن ہے ہم اس پر ایمان لائے اور اسی پر بھروسہ کیا

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

تو اب جان جاؤ گے کون کھلی گمراہی میں ہے تم فرماؤ بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾

تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں پانی لادے نگاہ کے سامنے بہتا۔

قبر پسلیاں توڑ دیتی ہے

منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۳۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مدنی چینل دیکھتے رہیئے

مجلس تجہیز و تکفین

(دعوتِ اسلامی)

اسلامی بھائیوں کے غُسلِ مَیِّت
کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں

علاقہ : ____________________

نمبر : ____________________

____

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مَدَنی چینل دیکھتے رہیے

مجلس تجہیز و تکفین

(دعوتِ اسلامی)

اسلامی بہنوں کے غُسلِ مَیِّت
کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں

علاقہ : ______________

نمبر : ______________

____

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت اور بھر مار ہے

آہ! ہر لمحہ گُنہ کی کثرت اور بھر مار ہے
غلبۂ شیطان ہے اور نفسِ بداَطوار ہے

مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شعلہ بار ہے
ہر گُنہ قصداً کیا ہے اس کا بھی اِقرار ہے

ہائے! نافرمانیاں بدکاریاں بے باکیاں
آہ! نامے میں گناہوں کی بڑی بھر مار ہے

چھپ کے لوگوں سے گناہوں کا رہا ہے سلسلہ
تیرے آگے یاخدا ہر جرم کا اِظہار ہے

زندگی کی شام ڈھلتی جارہی ہے ہائے نفس
گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے

یاخدا! رحمت تری حاوی ہے تیرے قہر پر
فضل و رحمت کے سہارے جی رہا بدکار ہے

بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں
مغفرت فرما الٰہی! تو بڑا غفّار ہے

موت کے جھٹکوں پہ جھٹکے آرہے ہیں المدد
سخت بے چینی کے عالم میں گھرا بیمار ہے

اب سرِ بالیں خدارا مسکراتے آئیے
جاں بلب شاہ مدینہ طالب دیدار ہے

غسل دینے کے لئے غسال بھی اب آچکا
غسل میت ہو رہا ہے اور کفن تیار ہے

یانبی! پانی سے سارا جسم میرا دُھل گیا
نامۂ اَعمال کو بھی غسل اب درکار ہے

لادکر کندھوں پہ اَحباب آہ! قبرستاں چلے
واسطے تدفین کے گہرا گڑھا تیار ہے

قبر میں مجھ کو لٹا کر اور مٹی ڈال کر
چل دیے ساتھی نہ پاس اب کوئی رشتے دار ہے

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا
جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یارسول اللہ! آکر قبر روشن کیجئے
ذات بے شک آپ کی تو مَنْبَعِ اَنوار ہے

قبر میں شاہ مدینہ آچکے منکر نکیر
ہو کرم! للہ بندہ بیکس و ناچار ہے

یانبی! جنت کی کھڑکی قبر میں کھلوائیے
پھر تو فضلِ رب سے اپنی قبر بھی گلزار ہے

تو نے دنیا میں بھی عیبوں کو چھپایا یاخدا
حشر میں بھی لاج رکھ لینا کہ تو ستّار ہے

نیکیاں پلے نہیں آقا شفاعت کیجئے
آپ کی نظر کرم ہوگی تو بیڑا پار ہے

یانبی! عطارؔ کو جنت میں دے اپنا جِوار
واسطہ صدیق کا جو تیرا یارِ غار ہے

کاش! ہو ایسی مدینے میں کبھی تو حاضری
یہ خبر آئے وطن میں مر گیا عطارؔ ہے

کعبہ کے بدرالدجی تم پہ کروروں درود

کعبہ کے بَدرُالدُّجٰے تم پہ کروروں درود　　طیبہ کے شمسُ الضُّحٰی تم پہ کروروں درود

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود　　دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا　　جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کفِ پا چاند سا　　سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

ذات ہوئی اِنتخاب وصف ہوئے لاجواب　　نام ہوا مصطفےٰ تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مُغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث　　تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج　　کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور　　بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز　　ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس　　بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود

آہ وہ راہِ صراط بندوں کی کتنی بساط　　المدد اے رہنما تم پہ کروروں درود

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ　　طیبہ سے آ کر صبا تم پہ کروروں درود

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم　　بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم رِزق کے قاسم ہو تم　　تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

اِک طرف اَعدائے دیں ایک طرف حاسدیں　　بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروروں درود

گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین　　کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ　　ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں درود

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو　　کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ　　تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

کر دو عدو کو تباہ حاسدوں کو رُو براہ　　اہلِ وِلا کا بھلا تم پہ کروروں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی　　کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود

کام غَضَب کے کیے اس پہ ہے سرکار سے　　بندوں کو چشمِ رضا تم پہ کروروں درود

آنکھ عطا کیجیے اس میں ضِیا دیجیے　　جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے　　ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروروں درود

میّت کا اعلان

فُلان بن فُلاں کا انتقال ہوگیا ہے، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن. اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم/مرحومہ کی نمازِ جنازہ بعد نماز ـــــ فُلاں مقام پر ادا کی جائے گی، شرکت فرما کر ثوابِ دارین حاصل کریں۔

بالِغ کی نمازِ جنازہ سے قَبْل یہ اعلان کیجئے

مرحوم کے عزیز واَحباب توجہ فرمائیں! مرحوم نے اگر زندگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تلفی کی ہو، یا آپ کے مقروض ہوں، تو ان کو رضائے الٰہی کے لیے معاف کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم کا بھی بھلا ہوگا اور آپ کو بھی ثواب ملے گا۔ نمازِ جنازہ کی نیت اور اس کا طریقہ بھی سن لیجئے۔ ''میں نیت کرتا ہوں اس جنازے کی نماز کی، واسطے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے، دعا اس میت کے لیے پیچھے اس امام کے۔'' اگر یہ الفاظ یاد نہ رہیں تو کوئی حرج نہیں، آپ کے دل میں یہ نیت ہونی ضروری ہے کہ ''میں اس میت کی نمازِ جنازہ پڑھ رہا ہوں'' جب امام صاحب '' اَللّٰهُ اَكْبَر '' کہیں تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بعد '' اَللّٰهُ اَكْبَر '' کہتے ہوئے فوراً حسبِ معمول ناف کے نیچے باندھ لیجئے اور ثناء پڑھئے، ثناء میں وَتَعَالٰى جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاءُكَ کا اضافہ کیجئے۔ دوسری بار امام صاحب '' اَللّٰهُ اَكْبَر ''، کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اٹھائے '' اَللّٰهُ اَكْبَر '' کہئے، پھر نماز والا درودِ ابراہیم پڑھئے۔ تیسری بار امام صاحب '' اَللّٰهُ اَكْبَر '' کہیں تو آپ بغیر ہاتھ اٹھائے '' اَللّٰهُ اَكْبَر '' کہئے اور بالغ کے جنازے کی دعا پڑھئے[1]

---

1 ...... اگر نابالغ یا نابالغہ کا جنازہ ہو تو اس کی دعا پڑھنے کا اعلان کیجئے۔

جب چوتھی بار امام صاحب " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہیں تو آپ " اَللّٰہُ اَکْبَر " کہہ کر دونوں ہاتھوں کو کھول کر لٹکا دیجئے اور امام صاحب کے ساتھ قاعدے کے مطابق سلام پھیر دیجئے۔

(نمازِ جنازہ کا طریقہ، ص ۱۹)

تلاوت سے قبل یہ اعلان کیجئے

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب قرآنِ کریم کی سورتیں پڑھی جائیں گی انہیں کان لگا کر خوب توجہ سے سنئے، پھر اذان دی جائے گی، اس کا جواب دیجئے۔ پھر دعا مانگی جائے گی۔ مرحوم (مرحومہ) کی قبر کی پہلی رات ہے، یہ سخت آزمائش کی گھڑی ہوتی ہے، مردود شیطان قبر میں بہکانے کی کوشش کرتا ہے، جب میّت سے سوال ہوتا ہے: مَنْ رَّبُّکَ؟ یعنی تیرا رب کون ہے؟ تو شیطان اپنی طرف اشارہ کرکے کہتا ہے کہ کہہ دے: "یہ میرا رب ہے۔" ایسے موقع پر اذان میّت کے لیے نہایت نفع بخش ہوتی ہے کیونکہ اذان کی برکت سے میّت کو شیطان کے شر سے پناہ ملتی ہے، اذان سے رحمت نازِل ہوتی، میّت کا غم ختم ہوتا، اس کی گھبراہٹ دُور ہوتی، آگ کا عذاب ٹلتا اور عذابِ قبر سے نجات ملتی ہے نیز منکر نکیر کے سوالات کے جوابات یاد آجاتے ہیں۔

غیبت نیکیوں کو جلا دیتی ہے

منقول ہے: آگ بھی خشک لکڑیوں کو اتنی جلدی نہیں جلاتی جتنی جلدی غیبت بندے کی نیکیوں کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ (احیاء العلوم، ۳/۱۸۳)

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر اللّٰہُ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اور اُس کے پیارے حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کے مطابق پُرسکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا مَدَنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فُیُوض و بَرَکات سے مستفید ہونے کے لیے ان سے بیعت ہوجایئے۔ اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا وآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے تَرتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر ”مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّارِیہ، عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)“ کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِن شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

﴿۱﴾ نام و پتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور اِرسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

E.Mail : Attar@dawateislami.net

مآخذ ومراجع

کتب	مصنفین	مطبوعات
قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
درمنثور	امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
مدارک التنزیل	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی متوفی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
تفسیر بغوی	امام ابو محمد الحسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
عجائب القرآن	مولانا عبدالمصطفٰے اعظمی متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
موطاامام مالک	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
مصنف عبدالرزاق	امام ابو بکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی، متوفی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسندامام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ	باب المدینہ کراچی
مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ	دارالمغنی عرب شریف ۱۴۱۹ھ
ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ابوداوٗد	امام ابوداوٗد سلیمان بن اشعث سجستانی متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
مستدرک حاکم	ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
دارقطنی	امام علی بن عمر دارقطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان ۱۴۲۰ھ
معجم کبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ

معجم اوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
فردوس الاخبار	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
الفردوس	حافظ ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۶ھ
مسند بزار	امام ابوبکر احمد عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ ۱۴۲۴ھ
مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
مسند طیالسی	امام سلیمان بن داؤد بن جارود طیالسی، متوفی ۲۰۳ھ	دارالمعرفہ بیروت
الترغیب والترھیب	امام زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابونعیم احمد بن عبد اللّٰہ اصفہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
الادب المفرد	امام ابوعبد اللّٰہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	تاشقند ایران ۱۳۹۰ھ
طبقات کبریٰ	محمد بن سعد بن منیع ھاشمی، متوفی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۷ء
المدخل	علامہ محمد بن محمد ابن الحاج، متوفی ۷۳۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
نوادر الاصول	ابوعبد اللّٰہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ	مکتبہ امام بخاری
الکامل لابن عدی	امام ابواحمد عبداللّٰہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
روض الریاحین	امام عبد اللّٰہ بن اسعد الیافعی، متوفی ۷۶۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فریدالدین عطار، متوفی ۶۳۷ھ	انتشارات گنجیہ ۱۳۷۹ھ
القول البدیع	امام محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی شافعی، متوفی ۹۰۲ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۱۴۰۵ھ

مطالع المسرات	محمد مہدی فاسی، متوفی ۱۱۰۹	نوریہ رضویہ مرکز الاولیاء لاہور ۲۰۰۳ء
کشف المحجوب	علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش، متوفی ۵۰۰ھ	سنگ میل پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۸ھ
المنبہات	امام احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	پشاور
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہلسنّت برکات رضا (ہند)
عیون الحکایات	امام ابو فرج عبد الرحمٰن بن علی ابن جوزی متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور ۲۰۰۰ء
فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرؤف مناوی متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
الاشباہ والنظائر	الشیخ زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
کنز الدقائق	ابو البرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	باب المدینہ، کراچی ۱۳۳۱ھ
بنایہ	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	مدینۃ الاولیاء ملتان
غنیۃ المتملی	محمد ابراہیم بن حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور
منحۃ الخالق	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	کوئٹہ
فتاوی خانیہ	حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
صغیری	مولانا ابراہیم بن محمد حلبی، متوفی ۹۵۶ھ	باب المدینہ کراچی
جوہرہ نیرہ	ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ کراچی

در المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
عالمگیری	مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعۃ من علماء الہند	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
وقار الفتاوی	مولانا مفتی محمد وقار الدین، متوفی ۱۴۱۳ھ	بزم وقار الدین باب المدینہ کراچی ۲۰۰۱ء
فیضان سنت	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
نماز کے احکام	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
قضا نمازوں کا طریقہ	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
فاتحہ کا طریقہ	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
جنت کی تیاری	مرکزی مجلس شوری (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
جنت کے طلبگاروں کے لیے مدنی گلدستہ	شعبہ تخریج، المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
مدنی وصیت نامہ	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
مفتیٔ دعوت اسلامی	شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
محبوب عطار کی ۱۲۲ حکایات	شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
بے قصور کی مدد	شعبہ امیر اہلسنّت، المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
مردہ بول اٹھا	شعبہ امیر اہلسنّت، المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
خوشبودار قبر	شعبہ امیر اہلسنّت، المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
وسائل بخشش	ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ

لاش احباب یوں ہی در پہ پڑی رہنے دو
کچھ تو ارمان نکل جائیں گے بیس ساعت کے

۷۸۶
۹۲

یہ کون کہے گریہ کرے یہ فاتحہ کو آئے
بے کس کے اُٹھائے تری رحمت کے بھرن پھول

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

آہ! مدینہ

کاش! بقیع

سگِ مدینہ محمد الیاس قادری

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

تاریخ میٹھا مدینہ ..... عہد نامہ ..... حوالہ کاش! بقیع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ وَاِنِّیْ لَا اَتَّکِلُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا تُوَفِّیْنِیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ
آہ! بقیع

جزی اللہ عنا سیدنا ومولینا محمدا (صلی اللہ علیہ وسلم) ما ھو اھلہ -

یہ پرچہ میت کے سینے پر نہ رکھیں بلکہ میت کے چہرہ کے سامنے کی دیوارِ قبر میں ذرا بڑا سا سوراخ کر کے اُس میں رکھیں - غسلِ میت کے بعد کفن بند کرنے سے پہلے میت کی پیشانی پر شہادت کی انگلی سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھیں اور سینے پر اسی طرح کلمہ طیبہ لکھیں -

الحمد للہ رب العلمین، اس عہد نامہ وغیرہ کو مدینہ منورہ کی مہکی مہکی فضاؤں میں سبز سبز گنبد کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں میں مدینے کی دھول پر بیٹھ کر وہ بھی عاشورہ کی رات (۱۴۲۰ھ) کے آخری حصہ میں تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی۔

طالب غم مدینہ و بقیع و مغفرت

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ
محرم الحرام ۱۴۲۰ھ

یا صدیق یا عمر یا عثمان یا علی یا حسن یا حسین رضی اللہ عنہم

یا غوث اعظم دستگیر (رضی اللہ عنہ) یا خواجہ غریب نواز یا امام احمد رضا (رحمہم اللہ)

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

شہید مسجد کھارادر کراچی

نہیں حسنِ عمل کوئی مرے اعمال نامے میں
ترا رحمت مری بخشش کا ساماں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

MC 1286
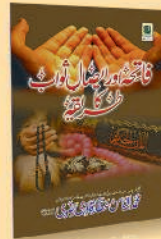
ISBN 978-969-631-679-4
0125429

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net